اردو صرف و نحو



اقتدار حسین خان

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

اردو صرف ونحو

اقتدار حسین خان

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔110025

پہلی اشاعت	:	1985
تیسری طباعت	:	2010
تعداد	:	550
قیمت	:	-/38 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	483

Urdu Sarf-o-Nahw

by

Iqtidar Hussain Khan

ISBN :978-81-7587-395-7

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025

فون نمبر: 49539000، فیکس 49539099

ای۔میل urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ www.urducouncil.nic.in

طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس آفسیٹ پرنٹرس، C-7/5، لارینس روڈ انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔ 110035

اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خداداد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار ورموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جا سکتے تھے۔ حیات وکائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب وتطہیر سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدارسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل وتعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ وترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقۂ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم وفنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انھیں کم سے کم قیمت پر علم وادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور

پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلعزیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم وفنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کردی جائے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
ڈائرکٹر

دیباچہ

لسانیات میں زبان کا سائنسی طور سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ صرف و نحو لسانیات کی دو اہم شاخیں ہیں۔ اس میں ہم زبان کا تلفظ کی سطح (صرف) سے مکمل جملے (نحو) تک مطالعہ کرتے ہیں۔ صرف کے لیے لسانیات میں نئی اصطلاح تشکیلیات بھی استعمال ہونے لگی ہے۔ اگرچہ 'صرف و نحو' قدیم اصطلاحیں ہیں لیکن جدید لسانیات میں بھی ان کو نئے معنی دیکر جدید لسانیاتی تصورات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

جہاں تک ممکن ہو سکا ہے مسائل کی بحث اور تشریح کے لیے اردو زبان سے ہی مثالیں لی گئیں ہیں۔ لیکن لسانیات جتنے مسائل سے بحث کرتی ہے ان سب کی مثالیں اردو میں بلکہ اور کبھی کسی ایک زبان میں پانا ممکن نہیں۔ اس لیے انگریزی اور بعض دوسری زبانوں سے بھی مثالیں لی گئیں ہیں۔ ان مختلف زبانوں میں تلفظ کی اجنبیت کے باعث ضروری ہو جاتا ہے کہ ان مثالوں کو صوتی رسم خط میں لکھا جائے۔ اس لیے مثالوں میں بین الاقوامی صوتی علامتوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ لسانیات کے طالب علم کو ان علامتوں سے واقفیت رکھنا چاہیے۔

مسائل و تصورات کی پیچیدگی کے باوجود زبان کو عام فہم اور آسان رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ طلبار جن کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے، اس کو سمجھ سکیں اور اس سے استفادہ کر سکیں۔ زیر نظر کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اردو میں لسانیات کی یہ پہلی کتاب ہے جس میں صرف و نحو کو ایک Text Book کی شکل میں پیش کیا گیا۔ اس لیے امید ہے کہ یہ کتاب اساتذہ اور طلبار کے لیے بالخصوص مفید ثابت ہوگی۔ اس کے لیے ترقی اردو بیورو مبارکباد اور شکریے کا مستحق ہے۔

آخر میں میں پروفیسر مسعود حسین خان صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ جن کے فیض، رہنمائی اور ہمت افزائی سے یہ کتاب تکمیل کی منزل تک پہنچ سکی۔

ڈاکٹر اقتدار حسین خان۔

مشتملات

باب - ۱

مارفولوجی (تشکیلات) کیا ہے؟

مارفولوجی کی تعریف

مارفولوجی لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں ہم کسی زبان کے چھوٹے سے چھوٹے بامعنی لسانی روپ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

لسانیات میں زبان کے مطالعہ کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا ہے فونیمیات (صوتیات) جس میں زبان کی آوازوں کا انفرادی طور سے مطالعہ کیا جاتا ہے نیز ان آوازوں کا اس زبان میں (جس کی وہ آوازیں ہیں) کیا مقام اور کام ہے۔ دوسرا حصہ ہے قواعد۔ قواعد میں ہم زبان میں استعمال ہونے والی اُن آواز یا آوازوں کے جوڑ کا مطالعہ کرتے ہیں جو بامعنی ہوں۔ ان بامعنی آواز یا آوازوں کے مجموعے کے مطالعہ کو پھر دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلا حصہ: جس میں ہم یہ بامعنی آوازیں لفظ کی سطح تک محدود رکھیں۔ لسانیات کی اس شاخ کو ہم مارفولوجی (تشکیلات) کہتے ہیں! دوسرے حصے میں ہم یہ بامعنی آوازیں دو لفظ یا اس سے زیادہ (جملے تک) حصے میں مطالعہ کریں گے۔ لسانیات کی اس شاخ کو ہم نحو یا Syntax کہتے ہیں۔

لسانیات کی مذکورہ بالا شاخوں کو ذیل کے خاکہ میں یوں دکھا سکتے ہیں

لسانیات

زبان کی انفرادی آوازوں کا مطالعہ
"علم اصوات" یا "فونیمات"

بامعنی آواز یا آوازوں کا مطالعہ
"قواعد"

لفظ کی سطح تک مطالعہ
"مارفولوجی"
(صرف یا تشکیلیات)

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مطالعہ
"نحو"

مثال کے طور پر اردو میں اب ت ک گ ل م خ پ ر د وغیرہ آوازیں ہیں۔ ان آوازوں کا کیا مخرج ہے اور کون کون سی مختلف آوازوں کو پیدا کرنے کے لئے کون سے اعضاء استعمال ہوتے ہیں! ۔ ان میں بہت سے آوازیں اہم ہونگی اور دیگر غیر اہم۔ کونسی اہم آوازیں ہیں اور کون سی آوازیں صرف ذیلی حیثیت رکھتی ہیں؟ نیز کون کون سی آوازیں ایک دوسرے میں جوڑی جا سکتی ہیں اور کن آوازوں کے جوڑ کو زبان کی ساخت اور نوعیت اجازت نہیں دیتی مثلاً اردو میں ب ر اور خ ت کو کسی لفظ کے شروع میں ایک خوشے کے روپ میں استعمال کی اجازت نہیں ہے جبکہ لفظ کے آخر میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ جیسے ساخت۔ ابر، وغیرہ میں۔ یہ تمام سوالات اور مسائل فونیمات میں شامل کئے جائیں گے۔

فونیمات یا علم اصوات میں ہمارا دھیان زبان کی منفرد آوازوں پر ہوتا ہے ہم اس بات سے کوئی سروکار نہیں رکھتے کہ بامعنی ٹکڑے کون سے ہیں۔ جبکہ قواعد میں ہم معنی پر دھیان دیتے ہیں۔ قواعد میں ہمارے مطالعے کا مواد زبان میں استعمال ہونے والی وہ آوازیں یا اُن کے جوڑ ہیں جو بامعنی ہیں۔ کسی زبان میں ایک آواز بھی بامعنی ہو سکتی ہے۔ اس طرح زبان میں بامعنی روپ ایک آواز سے لیکر ایک جملے تک میں ہو سکتا ہے۔ یعنی ایک اکیلی آواز۔ ترکیب۔ فقرہ اور جملہ۔ سب بامعنی

ہو سکتے ہیں اور ان سب کا ہی مطالعہ قواعد کہلاتا ہے۔

مطالعہ کی آسانی کے لئے ہم "قواعد" کو لسانیات میں دو الگ الگ شاخوں میں بانٹ سکتے ہیں۔ ایک مارفولوجی اور دوسری نحو۔

مارفولوجی میں ہم کسی زبان کی ان بامعنی اکائیوں کا مطالعہ کریں گے جو لفظ کی سطح تک محدود ہوں۔ ایک طرح سے الفاظ کی ساخت کی جانچ کی جاتی ہے۔ کون سے معنی کس قسم کی اکائی سے ادا کئے جا رہے ہیں۔ نئے الفاظ کیسے بنائے جاتے ہیں۔ مختلف قواعدی معنی کو ادا کرنے کے لیے **الفاظ کو کیسے تبدیل کیا جاتا ہے اور** کون سے قواعدی روپ اختیار کئے جاتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں ان تمام سوالات کے مختلف جواب ہوں گے۔

نحو یا Syntax میں ہم دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے جوڑنے کے طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ زبان میں مختلف جملے ادا کرتے وقت بولنے والا الفاظ کو کن اصولوں کے ماتحت ترتیب دیتا ہے۔ ان اصولوں کے مطالعہ کو نحو کہتے ہیں۔

مارفولوجی کے حدود

مارفولوجی قواعد کا ایک حصہ ہے۔ اس میں ہم زبان کے مختلف اقسام کے الفاظ کا تجزیہ کرتے ہیں۔ کچھ الفاظ سادے ہوتے ہیں اور کچھ پیچیدہ و مرکب الفاظ کی ساخت کے علاوہ ہم یہ دیکھیں گے کہ ایک ہی لفظ سے متعلق دوسرے الفاظ کن عمل سے بنتے ہیں۔ یہ اعمال مختلف زبانوں میں مختلف ہو سکتے ہیں الفاظ کی ساخت اور مارفیمی ڈھانچہ کے اعتبار سے الفاظ کی درجہ بندی یا گروہ بندی کی جا سکتی ہے۔ جو قواعد کا ایک اہم جزو ہے۔ ذیل میں آنے والے ابواب میں ہم مارفولوجی کے انہیں پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔

مارفیم (تشکیلیہ) اور اسکی تعریف :۔

لسانیات میں مارفیم ایک بنیادی اکائی اور اصطلاح ہے۔ مارفیم زبان کی وہ چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا یا اکائی ہے جو بامعنی ہو۔

مارفیم کی تعریف کے دو اہم حصے ہیں: ایک یہ کہ یہ چھوٹی سی چھوٹی اکائی ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ بامعنی ہے۔ زبان کے کسی بھی روپ کو مارفیم ملننے کے لئے یہ دونوں شرائط پوری ہونا لازمی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی شرط پوری نہ ہو تو یہ مارفیم نہیں ہوگا۔ مثلاً اردو میں ایک لفظ "کتاب" ہے۔ اس میں مذکورہ بالا دونوں شرائط پوری ہو جاتی ہیں۔ یعنی یہ چھوٹے سے چھوٹا روپ ہے۔ اگر اس کو اور چھوٹا کریں تو یہ بے معنی ہو جائیگا۔ "کِتا" یا "تاب" کے کوئی معنی اس لفظ میں نہیں ہیں۔ دوسرے یہ لفظ بامعنی ہے یعنی "ایک ایسی شئے جو پڑھی جاتی ہے" اس کے برخلاف "کتابیں" ایک ایسا لفظ ہے جو بامعنی تو ہے لیکن چھوٹے سے چھوٹا نہیں ہے کیونکہ اس کے مزید حصے کئے جا سکتے ہیں یعنی "کتاب" اور "یں" یہ دونوں مارفیم ہیں۔ اس طرح لفظ "کتابیں" میں دو مارفیم ہیں۔ "یں" کے معنی "جمع" یا "ایک سے زیادہ" کے ہیں۔

مارفیم کی صوتی شکل

لسانیات میں چونکہ ہم بولی جانیوالی زبان کا مطالعہ کرتے ہیں نہ کہ تحریری زبان کا، یہ اہم ہے کہ ہم مارفیم کو بھی بولی جانے والی شکل کے لحاظ سے جانچیں اور اس کا مطالعہ کریں۔ تقریباً ہر زبان میں تحریر اور تقریر میں تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے۔ بعض الفاظ کو لکھتے ایک طرح سے ہیں اور اس کو بولتے دوسرے طریقے سے ہیں یعنی بہت سے حروف ایسے ہیں جو کسی لفظ میں تحریر میں آتے ہیں لیکن تلفظ میں نہیں آتے۔ مثلاً اردو میں "بالفرض" یا "فی الحال" ایسے الفاظ ہیں جن میں 'الف' اور 'ی' کا استعمال تلفظ میں نہیں ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ صرف بولی جانے والی شکل کو اہم سمجھا جاتے۔ اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ جب ہم مارفیم کو تحریر میں دکھائیں تو اس کو ہم عام طور سے مانی ہوئی علامتوں میں ظاہر کریں۔ چنانچہ ہم 'کتاب' اور 'کتابیں' کو بالترتیب /kitab/ اور /kitabẽ/ کی شکل میں لکھیں گے۔

آزاد اور پابند مارفیم

اوپر دی گئی مثال سے ظاہر ہے کہ مارفیم دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ایک " آزاد " اور دوسرا " پابند "۔ " آزاد " مارفیم وہ ہیں جن کو ادا کرنے یا بولنے کے لئے کسی دوسرے مارفیم کا سہارا لینا ضروری نہیں۔ اگرچہ وہ دوسرے مارفیم کے ساتھ استعمال ہو سکتے ہیں۔ جیسے " کتاب " لیکن دوسرے قسم کے مارفیم بغیر کسی دوسرے مارفیم کے سہارے کے استعمال نہیں ہوتے۔ یعنی وہ دوسرے مارفیم کے ساتھ ہی استعمال ہو سکتے ہیں۔ اکیلے نہیں۔ اسی لئے اسکو " پابند " مارفیم کہا گیا ہے۔ مثلاً اوپر کی مثال میں " یں "، جس کا استعمال ' کتاب ' کے ساتھ ہوا ہے۔ ' یں ' بغیر کسی دوسرے مارفیم کے استعمال نہیں ہو گا۔ اس لئے یہ پابند مارفیم ہے۔

مختلف مارفیم میں یہ بنیادی فرق ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم مارفیم کو اس لحاظ سے دیکھیں گے کہ آیا وہ آزاد مارفیم ہے یا پابند۔ پابند مارفیم کو عام طور سے ہم ایک ختمہ کے ذریعہ دکھاتے ہیں۔ ختمہ کو ہم مارفیم کے اس طرف لگائیں گے جس طرف دوسرا مارفیم عام طور سے آئے گا۔ مثلاً " یں " میں چونکہ دوسرا مارفیم " یں " سے پہلے آئے گا اس لئے ختمہ پہلے دکھایا جائے گا یعنی /ẽ-/۔ دوسری کسی مثال میں ختمہ بعد میں آ سکتا ہے۔ جیسے ' نا ' ایک پابند مارفیم ہے " نالائق۔ ناکارہ وغیرہ میں اس کو ہم پاتے ہیں۔ اس کو دکھانے کے لئے ہم /na-/ لکھیں گے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ دوسرا مارفیم بعد میں آئے گا۔

معنی کی قسمیں :-

لسانیات میں معنی کے صرف لغوی معنی نہیں لیے جاتے۔ ایک لسانی ٹکڑا کئی طرح سے جانچا جا سکتا ہے اور اس کے معنی لغوی یا دوسری طرح ہو سکتے ہیں۔ عام طور سے آزاد مارفیم کے معنی تو لغوی معنی ہوتے ہیں یعنی یہ مختلف لغت میں مل جاتے ہیں۔ لیکن پابند مارفیم کے معنی لغت میں نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ دوسری طرح کے ہوتے ہیں۔ اس طرح معنی کی کئی قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(1) لغوی معنی یا لفظی معنی۔ وہ معنی جو عام طور سے لغت میں مل جاتے ہیں۔ یعنی یہاں پر آزاد مارفیم آتے ہیں۔

(2) قواعدی معنی۔ وہ معنی جنکو ہم قواعدی اصطلاح میں بیان کر سکتے ہیں۔ مثلاً 'کتابیں' میں 'کتاب' کے تو لغوی معنی ہیں لیکن 'یں' کے قواعدی معنی ہیں۔ 'یں' کے معنی ہیں "ایک سے زیادہ یا جمع" جو قواعدی لحاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ اسطرح 'جا رہا' میں 'جا' کے لغوی معنی ہیں لیکن 'رہا' کے قواعدی معنی ہیں یعنی "کام کا جاری رہنا یا تسلسل"، جو کہ قواعدی معنی ہیں۔

(3) مارفیمی معنی۔ اگر ہم مختلف الفاظ کا موازنہ کریں تو ان میں معنی کا فرق عیاں ہو جائے گا۔ مثلاً "لائق اور" نالائق" "ذمہ دار" "غیر ذمہ دار" وغیرہ۔ اب یہ ظاہر ہے کہ 'لائق' کے معنی "نالائق" سے مختلف ہیں اور "ذمہ دار" کے "غیر ذمہ دار" سے مختلف ہیں۔ اس طرح "نا" اور "غیر" کے اپنے معنی ہیں ان دونوں کے معنی "نفی۔ نہیں۔ وغیرہ" ہیں چونکہ اس معنی میں یہ دونوں شکلیں آزاد طور سے استعمال نہیں ہوتی ہیں اس لئے یہ پابند مارفیم ہیں اور یہ معنی مارفیمی معنی کہلائیں گے۔

(4) نحوی معنی۔ اس مارفیم کے معنی جو ایک یا ایک سے زیادہ لفظ یا فقرہ کے ساتھ استعمال ہو اس کو نحوی معنی کہیں گے۔ مثلاً انگریزی میں اضافی {S} ایک لفظ یا فقرہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے The King's Hamid's England's daughter وغیرہ۔ اردو میں بھی اضافت ایک یا ایک سے زیادہ لفظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے "بارِ دگر"، حکمتِ عمل۔ شانِ بے نیازی۔ وغیرہ۔

انگریزی میں کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے معنی ان کے جملے میں استعمال

سے ہی صاف ہوں گے۔ اگرچہ یہ الفاظ ہیں یعنی آزاد مارفیم ہیں لیکن ان کے معنی نہ صرف جملے میں ان کے مقام سے بلکہ پڑوس میں کیا الفاظ ہیں اس پر بھی منحصر ہے۔ مثلاً انگریزی میں ایک حرف 'To' ہے۔ اس کے معنی ذیل کے

اور

دونوں جملوں میں مختلف ہیں۔

اور یہ فرق استعمال سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ To ایک لفظ یا آزاد مارفیم سمجھا جاتا ہے یہ اکیلا استعمال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کے معنی بھی نحوی معنی کہلائیں گے۔

(5) **اسلوبیاتی معنی**۔ تقریباً سب ہی زبانوں میں چند ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے معنی میں بلحاظ ہر کوئی فرق نہیں ہوتا ہے۔ لیکن ان کا استعمال باہمی خارجیت کے لئے ہوتا ہے۔ ایسے الفاظ کا استعمال موقع، سماجی طبقہ، عمر یا کیفیت وغیرہ پر منحصر ہوتا ہے۔ مثلاً اردو میں حاضر شخص کے لئے علاوہ اور الفاظ کے "تو، تم، آپ" استعمال ہوتا ہے۔ ان میں سے دراصل کون سا لفظ استعمال ہوگا یہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ بولنے والا کون ہے مخاطب کون ہے۔ اور اس کی سماجی حیثیت کیا ہے۔ یا یہ کہ اس کا بولنے والے (متکلم) سے کس قسم کا تعلق ہے۔ ان الفاظ میں چونکہ قواعدی یا معنوی اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے بلکہ یہ فرق دوسری وجوہات کی بنا پر ہے اس لئے ان میں اسلوبیاتی فرق ہے اور ان کے اسلوبیاتی معنی ہیں۔

اس طرح جب ہم کسی لفظ کا صرفی تجزیہ کریں تو معنی صرف ایک لحاظ سے یعنی لغوی پہلو سے نہ دیکھیں بلکہ اوپر دیئے ہوئے مختلف لحاظ سے دیکھیں اور اگر معنی کا فرق ہے تو وہ مختلف مارفیم ہیں۔

مارفیم اور صوت رکن

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے مارفیم کسی زبان میں چھوٹے سے چھوٹی اور بامعنی

اکائی ہے۔ دوسری طرف صوت رکن کسی لفظ میں آواز یا آوازوں کا وہ مجموعہ ہے جو ایک سانس میں ادا کیا جاتا ہو ان آوازوں کو "یک نفسی مجموعہ" یا صوت رکن کہتے ہیں۔ صوت رکن میں کم از کم ایک مصوتہ ضرور ہوتا ہے۔

مارفیم اور صوت رکن ایک روپ ہی ہو سکتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ کیونکہ صوت رکن تو وہ لسانی قطعہ ہے جو ایک سانس میں ادا ہو سکے۔ ذیل میں چند مثالیں دی جا رہی ہیں جن سے ظاہر ہوگا کہ ایک ہی لسانی روپ ایک صوت رکن اور ایک مارفیم ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔

۱۔ ایک صوت رکن اور ایک مارفیم:

آ ۔ جا ۔ کب ۔ سخت ۔ رات ۔ بات۔

۲۔ ایک مارفیم اور دو صوت رکن:

اکبر۔ اسمیں "اک" اور "بر" دو صوت رکن ہیں۔ اس طرح اکثر۔ ارشد

۳ ۔ ایک مارفیم اور تین صوت رکن:

نکتہ چیں۔ اس میں "نک۔ تہ۔ چیں" تین صوت رکن ہیں۔ لیکن یہ پورا لفظ ایک مارفیم ہے۔ طبیعت ۔ ط ۔ بی ۔ عت ۔ روشنائی ۔ روش ۔ نا ۔ ئی۔

۴۔ مارفیم ایک اور صوت رکن چار:

فرّخ آباد۔ فر۔ رخ ۔ آ۔ باد۔

اردو میں اس کی مثالیں کم ملیں گی کہ صوت رکن ایک ہے اور مارفیم ایک سے زیادہ ہوں۔ حالانکہ ایسا بھی ممکن ہے۔ مثلاً انگریزی میں [illegible] اور [illegible] ایک صوت رکن ہیں لیکن دو دو مارفیم ہیں۔

مارفیم اور لفظ

مارفیم اور لفظ بھی دو الگ الگ تصور ہیں اور اگرچہ ہر زبان میں ایسی مثالیں مل جائیں گی جہاں ایک ہی لسانی روپ بیک وقت مارفیم بھی ہے اور لفظ بھی ہے مگر یہ ضروری نہیں۔

لفظ کی تعریف یہ ہے کہ یہ کم از کم یا اقلی آزاد روپ ہے۔ یعنی آزاد
طور سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا استعمال دوسرے کسی روپ کا پابند نہیں ہے۔
اس طرح ایک لفظ میں تین خصوصیت کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ یہ اقلی روپ رکھتا ہے۔ اگر اس شکل سے زیادہ ہو تو یہ ایک لفظ سے زیادہ ہوگا۔ اس سے کم ہو تو ایک لفظ سے کم ہوگا یعنی لفظ نہیں ہوگا۔

۲۔ یہ آزاد روپ ہے۔ اس کا استعمال کسی دوسرے لفظ مارفیم یا روپ کا محتاج نہیں ہے۔

۳۔ یہ با معنی ہوتا ہے۔

صوتیاتی رو سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ لسانیات کی وہ اکائی ہے جس کے بولنے سے پہلے اور بعد میں وقفہ ممکن ہو سکے۔ عام طور سے لکھائی میں لفظ کے آس پاس کا یہ وقفہ جگہ چھوڑ کر یا خالی رکھ کر دکھایا جاتا ہے۔

"لفظ" کے برخلاف مارفیم کا آزاد ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ یہ پابند بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کبھی ایک روپ مارفیم اور لفظ دونوں ہو سکتے ہیں اور کبھی نہیں۔ مثلاً اردو میں 'کرسی' ایک لفظ ہے اور ایک مارفیم بھی۔ لیکن 'کرسیاں' ایک لفظ ہوتے ہوئے بھی دو مارفیم رکھتا ہے :۔ ایک 'کرسی' اور دوسرا 'اں'۔ اس طرح ایک لفظ میں تین مارفیم یا اس سے بھی زیادہ مارفیم ہو سکتے ہیں۔

ہر لفظ میں کم از کم ایک مارفیم ضرور ہوگا کیونکہ لفظ تعریف کے مطابق آزاد ہوتا ہے۔ نیچے دی ہوئی فہرست میں سب ہی الفاظ میں صرف ایک مارفیم ہے : قلم۔ کرسی۔ لفظ۔ ہاتھ۔ کتاب۔ دل۔ دعا۔ علاج۔ خبر۔ استاد شاگرد۔ حال۔ شام۔ وغیرہ۔

ایک لفظ میں دو مارفیم والے الفاظ :۔

کتابیں ۔ کتاب ۔ یں

ناراض ۔ نا ۔ راض

بے وقت ۔ بے ۔ وقت

حیادار ۔ حیا ۔ دار...... وغیرہ۔

وہ الفاظ جن میں تین تین مارفیم ہوتے ہیں :-

ناراضگی :- نا ۔ راض ۔ گی ۔

رشتہ داری :- رشتہ ۔ دار ۔ ی ۔

بے حیائی :- بے ۔ حیا ۔ ئی ۔

بدلی :- بد ۔ دل ۔ ی ۔

لاعلمی :- لا ۔ علم ۔ ی ۔

دوراندیشی :- دور ۔ اندیش ۔ ی ۔

وہ الفاظ جن میں چار یا چار سے زیادہ مارفیم ہیں :-

بے سروسامانی :- بے ۔ سر ۔ و ۔ سامان ۔ ی

حوالہ جات :-

۱۔ ہاکٹ (Hockett) مارفولوجی کی تعریف یوں کرتا ہے :

Morphology includes the stock of segmental morphemes, and the ways in which words are built out of them _ A course in modern linguistics, ch 20, p 177

2۔ نحو کی تعریف ہاکٹ نے اس طرح کی ہے ۔

"Syntax includes the ways in which words and supra-segmental morphemes, are arranged relative to each other in utterances." A course in modern linguistics, ch. 20, p 177

3۔ ہاکٹ نے مارفیم کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"Morphemes are the smallest individually meaningful elements in the utterance of a language". ch. 14, p. 123

باب۔ 2

مارفیم اور اس کی قسمیں

مارف (تشکیلیہ) اور مارفیم

جب ہم مارفیم کی اصطلاح کا استعمال کرتے ہیں تو ہمارا یہ مقصد ہوتا ہے کہ دیا ہوا لسانی روپ چھوٹے سے چھوٹا ہے اور بامعنی ہے۔ لیکن اس شکل یعنی فونیمی روپ کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہوتا۔ مارف کی اصطلاح اس کمی کو پوری کرتی ہے۔ مارف سے کسی مارفیم کی فونیمی شکل کی طرف اشارہ ہوتا ہے کسی مارفیم میں کیا کیا فونیم ہیں یہ اس کی مارف ہے۔ بعض وقت یہ اہم ہوتا ہے کہ ہم کسی مارف کی فونیمی روپ کو سمجھیں اور اس کا مقابلہ ہم دوسرے مارفیم یا اسی مارفیم کی دوسری شکل (مارف) سے کریں:-

اس طرح مارف سے ہماری مراد کسی مارفیم کی فونیمی شکل سے ہوتی ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ہم ایک ہی مارفیم کی مختلف شکلوں کا تقابلی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ کچھ مارفیم اپنے ہر استعمال میں ایک ہی شکل یا روپ لئے رہتے ہیں لیکن کچھ ایسے مارفیم بھی ہوتے ہیں جن کی شکل مختلف موقع پر بدل جاتی ہے۔ مثلاً اردو میں زیادہ تر افعال کے ماضی روپ ہیں /ـہ-/آ یا /ـہ-/ لگانا ہوتا ہے۔ جیسے کھا۔ کھایا۔ ہنس۔ ہنسا = رو۔ رویا = پی۔ پیا = ان سب میں فعل کی شکل ایک ہی رہتی ہے چاہے وہ حال میں استعمال ہو یا ماضی میں۔ یعنی کھا /Kha/ حال میں بھی اور ماضی میں بھی ایک ہی شکل رکھتی ہے۔ لیکن 'جانا' کا ماضی روپ 'گیا' ہے۔ جس میں فعل کا روپ 'جا' /ja/ سے /-ge/ ہو گیا۔ اس طرح ایک مارفیم کے دو روپ ہیں۔ جن کو ہم مارف کہیں گے یعنی دو مارف ہیں۔

ایک ہی مارفیم کی مختلف شکلیں جن کو مارف کہا جاتا ہے وہ اس مارفیم کے الو مارف یا ذیلی مارفیم کہلاتے ہیں ۔ کسی بھی دو مارف کو الگ الگ سمجھنا چاہئے اگر ان کی شکل یعنی فونیم میں

فرق ہے۔ جیسے کہ اوپر "جا۔ گیا" کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔

کسی بھی دو مارفیم کو ایک اور صورت میں بھی الگ الگ سمجھنا چاہئے اور وہ صورت یہ ہے کہ اگرچہ دو مارف ایک فونیمی روپ رکھتے ہوں یعنی ان کے فونیم میں کوئی فرق نہ ہو لیکن وہ دو مختلف مارفیم کے رکن ہوں۔ مثلاً "بار" /baːr/ ایک ہی شکل میں دو مختلف معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اوّل، وزن ۔ بھاری، وغیرہ اور دوئم ۔ ایک بار ۔ دو بار ۔ تین بار وغیرہ اس طرح یہ دو مختلف مارفیم کے ممبر ہوں گے اور دو مختلف مارف کہلائیں گے۔

ایک ہی مارفیم کے مختلف روپ مارف کہلاتے ہیں اور ان کے مطالعہ کو مارفو فونیمیات کہتے ہیں۔ اس میں ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کون کون سے روپ ایک مارفیم کے ہی مختلف شکلیں ہیں۔ اس میں ہم بھی یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ مختلف مارف کے درمیان آپس میں کس قسم کا رشتہ ہیں۔

انگریزی میں زمانہ ماضی کا مارفیم عام طور سے /-t/ یا /-d/ ہے۔ جو کہ فعل میں جوڑا جاتا ہے۔ لیکن بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کا زمانہ ماضی بنانے کے لئے اندرونی تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً sing - sang ; sold - sell اس طرح [illegible] جو کہ زمانہ حال میں ایک لفظ ہے زمانہ ماضی میں اس کی مختلف شکل ہوتی ہے اگر ہم اس میں سے زمانہ ماضی کا مارفیم نکال لیں۔ بعض [illegible] میں دو مارفیم ہیں ایک /[illegible]/ اور دوسرا انفلئی /[illegible]/ جو زمانہ ماضی کو ظاہر کرتا ہے۔ اب [illegible] کے دو نمائندہ شکلیں یا مارف ہیں ایک /[illegible]/ اور دوسری /[illegible]/ مارفو فونیمیات میں ہم یہ دیکھیں گے کہ یہ دونوں شکلیں ایک طرح سے ایک ہی ہیں لیکن ان کا آپسی رشتہ کیا ہے اس کا مطالعہ کیا جائے گا۔ یہاں ہم کہہ سکتے ہیں کہ /[illegible]/ زمانہ حال میں استعمال ہوتا ہے اور /[illegible]/ زمانہ ماضی میں استعمال ہوگا۔

مارفو فونیمیات میں ہم ایک مارفیم کی مختلف شکلیں اور ان میں فرق کی وجہ یا شرائط کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کسی لفظ میں اگر کوئی اندرونی تبدیلی ہو جاتی ہے تو اسے ہم اندرونی سندھی کہتے ہیں لیکن اگر دو الفاظ کے ملنے سے کسی ایک یا دونوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو اس کو ہم بیرونی سندھی کہتے ہیں۔ مثلاً اردو میں "ڈاک" اور "گھر" ملکر "ڈاک گھر" بولا جاتا ہے۔ یا "بھاگ" اور "کر" کو ملا کر "بھاک کر" بولا جاتا ہے۔ چونکہ دو الفاظ کو ملانے سے تبدیلی آتی ہے اس لئے اس کو بیرونی سندھی کہتے ہیں۔

اندرونی سندھی کی مثال اردو میں نہیں ملتی۔ لیکن دنیا کی بہت سی زبانوں میں یہ عمل

ملتا ہے۔ امریکہ کی ایک ویڈ انڈین زبان فاکس میں ہر وہ مارفیم جو /t/ میں ختم ہوتا ہے اس کا ایک الومارف /ɛ/ میں بھی ختم ہوتا ہے آخری الذکر اس حالت میں ملتا ہے جب لفظ میں آخری آواز /i/ ہو۔ جیسے /pla·te/ "اگر وہ آتا ہے" اور /iɛ...p/ "کہ وہ آتا ہے"۔ چونکہ یہ تبدیلی ایک ہی لفظ کے اندر واقع ہوتی ہے اس لئے اس کو اندرونی سندھی کہیں گے۔

خودکار اور غیر خودکار تبدل

مارفیم میں وہ تبدل جو اپنے آپ ہو اور اگر جس کو نہ کیا جائے تو زبان کا فونیمی ڈھانچہ کی خلاف ورزی ہوگی ایسی تبدل کو خودکار تبدل کہتے ہیں۔

مثلاً انگریزی میں جمع مارفیم کے تبادلے خودکار تبدل میں ہیں۔ یعنی /-iz, -z, -s/ اپنے آپ ہی مناسب موقع پر استعمال ہوں گے۔ اگر ان کو مناسب موقع پر استعمال نہ کیا گیا تو یہ انگریزی کے فونیمی ساخت کے خلاف ہوگا لیکن جمع کے دوسرے متبادلے غیر خودکار ہیں یعنی ان کو استعمال کے لئے ان کا علم میں ہونا ضروری ہے اور اگر ان کا مناسب موقع پر استعمال نہیں ہوتا تو اس سے زبان کی فونیمی ڈھانچہ کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ مثلاً child کے ساتھ en کی بجائے اگر -z کا استعمال جمع کے لئے کیا جائے تو اگرچہ یہ انگریزی میں غلط ہوگا لیکن کسی فونیمی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔

باقاعدہ اور بے قاعدہ تبادل

تبادل کی قسموں کو ایک اور طرح سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ یعنی وہ جو عام طور سے زبان میں پائے جائیں اور دوسرے وہ جو عام قاعدہ سے ہٹ کر ہوں۔ مثلاً اردو میں زمانہ ماضی کا مارفیم عام طور پر -a ہوتا ہے۔ جیسے کھایا۔ سیا۔ رویا۔ وغیرہ۔ یعنی مادہ ویسا ہی رہتا ہے۔ اور صرف ماضی کا مارفیم جوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن لفظ "گیا" میں مادہ بھی تبدیل ہوگیا: جا۔ گیا۔ یہ صورت بہت سے الفاظ میں نہیں پائی جاتی ہے اس لئے یہ ایک بے قاعدہ تبادل ہے۔

باقاعدگی یا بے قاعدگی کا معاملہ درجہ کا ہے۔ کچھ مثالوں میں بہت زیادہ بے قاعدگی پائی جاتی ہے کچھ میں کم۔ مثلاً انگریزی میں جمع کے متبادل زیادہ بے قاعدہ نہیں ہیں۔ زیادہ تر -z, -s یا -iz کا استعمال ہے۔ صرف چند میں -en استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ go کا ماضی بنانے میں پورا مارفیم ہی تبدیل ہوجاتا ہے۔ یہ بے قاعدگی کی تحدیدی مثال ہے۔ چند اور الفاظ میں یہ بے قاعدگی درمیانی درجہ کی ہے۔ مثلاً buy, bought. bring, brought وغیرہ میں

مارفیمی عمل اور مارفیم کی قسمیں:۔

پابند مارفیم استعمال ہونے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ کسی بھی زبان میں ان میں سے کچھ عمل زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور کچھ کم۔ مارفیمی عمل کے فرق کے لحاظ سے ان مارفیم کو مختلف نام سے پکارا جاتا ہے۔ زبانوں میں ان تمام قسموں کو ذیل میں درجہ بند کی کی جاتی ہے۔

(ا) الحاقیانہ :۔ کسی لفظ کے شروع، درمیان یا آخر میں مارفیم کے جوڑنے کو الحاقیانہ کہتے ہیں ۔ مقام کے لحاظ سے یہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔

ا۔ سابقہ :۔ وہ مارفیم جو لفظ یا دوسرے مارفیم کے شروع میں آئے ۔ جیسے نا۔ با۔ بے وغیرہ۔ ان کی مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

نا: نالائق ۔ ناشائستہ ۔ نادان ۔ نازیبا ۔ وغیرہ۔

با۔ باقاعدہ ۔ باذوق ۔ باادب ۔ باضابطہ ۔ باشعور ۔ وغیرہ ۔

بے ۔ بے قاعدہ ۔ بے مزہ ۔ بے رحم ۔ بے جان وغیرہ۔

(ب) لاحقہ۔ جو لفظ یا مارفیم کے آخر میں آئے۔ جیسے دار ۔ یں ۔ پن ۔ باز وغیرہ۔ ان کی مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

دار ۔ مزے دار ۔ نادار ۔ حصے دار ۔ وفادار ۔ دغیرہ۔

یں ۔ کتابیں ۔ میزیں ۔ قاشیں ۔ باتیں ۔ وغیرہ ۔

پن ۔ اپناپن ۔ نیاپن ۔ وغیرہ ۔

باز ۔ دغاباز ۔ وغیرہ۔

(ج) وسطیہ ۔ یہ وہ مارفیم ہے جو کسی لفظ یا دوسرے مارفیم کے بیچ میں آتا ہے۔ اس کی مثالیں اردو اور انگریزی میں بہت کم پائی جاتی ہیں۔ لیکن چند دوسری زبانوں میں اس قسم کے مارفیم عام ہیں۔ اردو میں ہم ذیل کی چند مثالیں لے سکتے ہیں جن میں جمع کا مارفیم وسطیہ ہے:

سطر۔/satr/ ۔ سطور /satu:r/ اس میں /- u -/ ایک وسطیہ ہے۔ جو جمع کا مارفیم ہے۔

ایک انڈونیشی زبان ٹاگالوگ میں وسطیہ عام طور سے پایا جاتا ہے۔ مثلاً۔

/pi:lit/ کوشش۔ طاقت۔

/pu m i: ɛi t/ /طاقت لگانے والا۔

اس طرح ہے - m n - ایک دسطیہ جس کے معنی ہیں "کام کرنے والا" یا "agent"
یا تعلیقیے کو دکھانے کے لئے اس کے ساتھ الحاقی نشان لگانا چاہئے۔
تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ وہ سابقہ ہے۔ لاحقہ ہے یا دسطیہ ہے۔ سابقہ کے بعد یہ نشان لگانا چاہئے
مثلاً نالائق کا نا - na - لاحقہ کے شروع میں ہونا چاہئے مثلاً عزت دار کے دار کو اس طرح
/-da r/ دکھانا چاہئے اور دسطیہ کے دونوں طرف یہ الحاقی نشان ہونا چاہئے۔ جیسے کہ
سطور کی جمع کا مارفیم - u - ۔

(۳) زیر سطحی۔ یا تفریقی یہ عمل اوپر بیان کئے گئے عمل کا ٹھیک الٹا ہے الحاقیانہ
کے عمل کو اضافی کہتے ہیں کیونکہ اس میں کسی مارفیم کے ساتھ شروع یا آخر میں کچھ اضافہ کیا جاتا ہے۔
اس طرح زیر سطحی یا تفریقی عمل میں کچھ گھٹایا یا کم کیا جاتا ہے۔

بعض زبانوں میں الفاظ کے مختلف جوڑوں کے آپس کے رشتہ کو زیر سطحی عمل سے زیادہ
بہتر بیان کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً فرانسیسی میں بہت سے مذکر اور مؤنث الفاظ میں یہ فرق ہے کہ مؤنث الفاظ
کے آخر میں ایک مصمتہ ہوتا ہے جو مذکر میں نہیں ہوتا چونکہ یہ مصمتے جو مؤنث الفاظ کے آخر میں ہوتے ہیں
وہ مختلف ہوتے ہیں اس لئے مذکر الفاظ سے مؤنث بنانے کے لئے یہ مسئلہ ہے کہ کون سے مصمتہ کا
اضافہ کیا جائے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم یہ کہیں کہ مؤنث الفاظ سے مذکر الفاظ بنائے جاتے ہیں
کیونکہ اس طرح ہمیں صرف یہ کہنا ہے کہ آخری مصمتہ کو گھٹا دیا جائے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ مثلاً
فرانسیسی کے ذیل کے الفاظ دیکھئے:۔

مؤنث	مذکر
'plate' /plat/ 'چپٹا'	'plat' /pla/
'laide' /lɛd/ 'بدصورت'	'laid' /lɛ/

ان میں اگر ہم یہ کہیں کہ مؤنث الفاظ سے مذکر بنائے جاتے ہیں تو ہمیں مؤنث الفاظ کے
آخری مصمتے کو زیر سطحی کہنا ہوگا یعنی ان کو کم کر کے ہمیں مذکر الفاظ مل جاتے ہیں۔ اس کے بر
خلاف اگر ہم مذکر الفاظ سے مؤنث بناتے ہیں تو ہر لفظ کے آخر میں ایک مصمتے کا اضافہ کرنا ہوگا
لیکن یہ مصمتہ چونکہ ہر لفظ میں مختلف ہے اس لئے یہ طریقہ دقت طلب ہے۔ چنانچہ یہی زیادہ مؤثر
اور سچا طریقہ ہے کہ ہم مؤنث الفاظ سے مذکر بنائیں اور یہ کہیں کہ اس کا آخری مصمتہ زیر سطحی ہے۔

(۳) مبدل :۔ بہت سی زبانوں میں ایک مارفیم یا لفظ سے دوسرا مارفیم بنانے کے لئے اس کے ایک یا ایک سے زیادہ فونیم کی جگہ دوسرا فونیم آتا ہے۔ یہ انگریزی اور اردو میں خاصی تعداد میں ملتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں man : men , foot : feet وغیرہ میں جمع کا مارفیم مبدل ہے اس کو ہم بالترتیب /u → i/ اور /æ → e/ سے دکھا سکتے ہیں۔ پہلے کا مطلب ہے کہ /i/ فونیم /u/ فونیم کے بدلے بولا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے میں /e/ فونیم /æ/ فونیم کے بدلے بولا جاتا ہے۔

اردو میں بھی کچھ مارفیم اسی طرح بنتے ہیں۔ مثلاً "فعل۔ فاعل، شعر۔ شاعر" وغیرہ۔ ان کو ہم /a → ə/ سے دکھا سکتے ہیں۔ اس مارفیم کے معنی یہاں "کرنے والا" ہوں گے۔

(۴) تکراری۔ بعض زبانوں میں چند ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کو بنانے کے لئے کسی لفظ یا مارفیم کو یا اس کے ایک حصے کو دہرایا جاتا ہے۔ مثلاً اردو میں 'ذرا' سے 'ذرا ذرا' دوسری مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں:۔

بار ۔ بار بار ۔
تار ۔ تار تار ۔
آہستہ ۔ آہستہ آہستہ ۔
کون ۔ کون کون ۔
کیسے ۔ کیسے کیسے ۔
ٹال ۔ ٹال مٹول ۔

انگریزی میں بھی اس طرح کے الفاظ ملتے ہیں۔ مثلاً zig zag ; dilly-dallying ; shilly shally لیکن انگریزی میں یہ نہ اہم ہے اور نہ باقاعدہ۔ کیونکہ یہ پورے کے پورے ایسے ہی استعمال ہوتے ہیں ان کا کوئی حصہ الگ اور آزاد روپ سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

لیکن کچھ زبانوں میں یہ عمل باقاعدگی سے پایا جاتا ہے۔ مثلاً ٹاگالاگ tagalog میں ذیل کی مثالیں پائی جاتی ہیں:۔

/isa/ 'ایک' /iisa/ 'صرف ایک'
/dalawa/ 'دو' /dadalawa/ 'صرف دو'

یہاں چونکہ مختلف الفاظ میں مختلف آوازوں کو دہرایا گیا ہے اس لئے کسی ایک شکل کو 'صرف' کا مارفیم نہیں بتا سکتے۔ بلکہ صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ 'صرف' کا مارفیم تکراری ہے۔ جیسا لفظ اور اس کے فونیم ہوں گے ویسا ہی "صرف" کے لئے مارفیم ہوگا۔

تکراری کے معنی ہیں "دہرانا"۔ یعنی کسی لفظ کا کچھ حصہ دہرایا جاتا ہے۔ بعض وقت پورا لفظ ہی دہرایا جاتا ہے۔

(۵) غصبی مارفیم یہ وہ مارفیم ہے جو کسی دوسرے مارفیم کو پوری طرح ہٹا کر بنتا ہے۔ مثلاً اردو میں زمانہ ماضی کو عام طور سے 'یا' / ya/ سے ظاہر کیا جاتا ہے:

کھا　کھایا

سو　سویا

رو　رویا

پا　پایا

یعنی جس لفظ یا مادہ کو زمانہ ماضی میں دکھانا ہوتا ہے اس میں 'یا' کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ لیکن 'جا' کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ یعنی 'جایا' نہیں بنتا۔ بلکہ "گیا" کہا جاتا ہے۔ اس طرح مادہ 'جا' "گ" میں تبدیل ہو گیا۔ "گ" کے استعمال کے لئے "جا" ہٹایا جاتا ہے۔ یعنی گ۔ جا' کو غصب کر لیتا ہے۔ اس طرح 'گ' ایک غصبی مارفیم ہے۔

اب انگریزی کی چند مثالیں لیجئے۔

Walk /wɔk/ → Walked /wɔkt/

look /luk/ → looked /lukt/

Sip /sip/ → Sipped /sipt/

go /gou/ → went /went/

مندرجہ بالا مثالوں میں ماضی کا مارفیم / t / اساس میں اضافہ ہوتا ہے لیکن 'go' میں پورے ساق کی جگہ پر 'went' آئے گا یعنی 'went' میں / t / ماضی کا مارفیم ہے اور wen۔ یہاں پر 'go' کا متبادلہ ہے جو صرف ماضی کے مارفیم کے ساتھ آتا ہے۔ اس طرح wen غصبی مارفیم ہے

(۶) صفر مارفیم انگریزی اردو اور دوسری زبانوں میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں

جن میں قواعدی زمرہ بدل نے پر بھی شکل کی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً واحد اور جمع یا حال اور ماضی کے زمرے کی تبدیلی شکل میں کوئی تبدیلی نہیں کرتی۔ انگریزی میں ایسے الفاظ جن کی واحد جمع ایک ہیں sheep, deer وغیرہ انگریزی کے الفاظ جن کی۔ حال۔ ماضی کی شکل ایک ہے۔ hit, cut, put وغیرہ۔ ان سب مثالوں میں جمع کا اور ماضی کا مارفیم صفر یا zero سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح اردو میں بعض موقعوں پر واحد اور جمع الفاظ کی شکل ایک ہی ہوتی ہے۔ مثلاً نیچے کے دو جملوں میں اسکول کی شکل ایک ہی ہے:۔ یہاں ایک اسکول ہے: اس شہر میں بہت سے اسکول ہیں۔ یعنی جمع اور واحد دونوں کی شکلیں ایک ہیں۔ یہاں جمع کا مارفیم صفر سمجھا جائے گا۔

(۷) غیر مسلسل مارفیم: بعض الفاظ کے مارفیمی تجزیہ کرنے پر ہمیں غیر مسلسل مارفیم بھی ملتے ہیں۔ مثلاً اردو کے لفظ "سطور" میں دو مارفیم ہیں۔ ایک لفظ 'سطر' اور دوسرا جمع کا مارفیم۔ اب لفظ 'سطور' اگر ہم مارفیمی تجزیہ کریں تو وہ اس طرح ہوگا: satur → sat...r + -u-

'سطر' کا مارفیم ایک غیر مسلسل مارفیم ہے۔ انگریزی میں بھی بہت سے الفاظ میں مارفیم غیر مسلسل ہوتے ہیں۔ مثلاً لفظ 'sung' میں دو مارفیم ہیں ایک / s....ŋ / اور دوسرا ماضی کا مارفیم: / u / جو مبدل ہے۔

(۸) خالی مارفیم: الفاظ کے تجزیہ میں بعض وقت یہ مسئلہ آتا ہے کہ کچھ لسانی مادہ کو کسی مارفیم میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً انگریزی میں ایک لفظ 'children' ہے۔ اور جیسا کہ انگریزی کے چند الفاظ میں ہے اس میں بھی جمع کا مارفیم 'en' کا اضافہ جمع بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ مثلاً oxen لیکن 'child' کی جمع 'children' ہے اس میں بیچ میں 'r' خواہ مخواہ ٹپک پڑتا ہے۔ اب اس 'r' کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس لئے اس کو خالی مارف کہیں گے۔

اردو میں بھی اس طرح کی مثالیں مل جائیں گی۔

(۹) دو پٹا مارف۔ یہ مارف اس طرح سے ہوتا ہے کہ معنی کے لحاظ سے یہ بیک وقت دو مارفیم کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کی ایک اچھی مثال فرانسیسی زبان میں ملتی ہے۔ فرانسیسی زبان میں حرف تعریف کے استعمال میں جنسی بنیاد بھی ہے۔ جس کی مثال ذیل میں دی جاتی ہے:۔

le masculine The

la feminine The

a la classe 'to the class'

au garcon 'to the boy'

یہاں پر au دو مارفیم le a کے لیے استعمال ہوا ہے۔ چونکہ ہم au/o/ کو دو میں تقسیم نہیں کر سکتے یہ بیک وقت a اور le دونوں مارفیم کا حصہ ہے۔ اس لیے یہ دو پیٹ مارف کہلائے گا۔

مارفیم کی تقسیم۔ مارفیم تعریف کے لحاظ سے چھوٹے سے چھوٹا بامعنی لسانی ٹکڑا ہے اس طرح مارفیم کو الگ پہچان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے معنی کو پہچانا جائے۔ اور اسی بنیاد پر ہم کسی زبان کے مارفیم کی درجہ بندی کرتے ہیں۔ لیکن بعض وقت کسی مارفیم کے صحیح معنی متعین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اردو میں لفظ 'نے' ہے 'نے' کے لغت کے معنی بتانا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن 'نے' کا ایک خاص کام ہے۔ جس کے بغیر بعض جملے مکمل نہیں ہوتے۔ مثلاً حامد نے کہا 'نے' کے بغیر یہ جملہ نامکمل رہے گا۔ اس قسم کے مارفیم کے معنی دراصل اس کا استعمال یا اس کی مخصوص تقسیم ہے جہاں یہ استعمال ہوتا ہے اور وہ حالت یا سیاق جہاں یہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً ذیل کے جملوں کو دیکھئے۔

حامد نے کہا۔	حامد نے مارا۔	حامد نے سنا۔
حامد نے کھایا۔	حامد نے کھلایا۔	حامد نے کھولا۔

لیکن یہ جملے نہیں بولے جاتے ×حامد نے بیٹھا ×حامد نے گیا۔
×حامد نے سویا۔ ×حامد نے رویا۔ ×حامد نے اٹھا۔

اب اگر ہم ان دونوں قسموں کے جملوں کا جائزہ لیں تو ہمیں یہ اندازہ ہوگا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ اوّل الذکر جملے وہ ہیں جن میں فعل متعدی ہے۔ دوسرے قسم کے جملے وہ ہیں جن میں فعل لازم ہے۔ پہلے قسم کے جملوں میں 'کیا' یا 'کسے' کا جواب مل جائے گا جبکہ دوسرے قسموں کے جملوں میں یہ سوال غیر ضروری ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ 'نے' کا استعمال فعل متعدی الفاظ کے ساتھ ہے۔ یہ 'نے' کی مخصوص تقسیم ہے۔

اگرچہ ہم نے یہاں لفظ 'نے' جو غیر لچکدار لفظ ہے کی تقسیم بتائی ہے۔ سب ہی الفاظ اپنی ایک مخصوص تقسیم رکھتے ہیں چاہے وہ لچکدار ہوں یا غیر لچکدار۔ فرق یہ ہے کہ لچکدار

مارفیم کو ہم آسانی سے پہچان سکتے ہیں کیونکہ ہم صرف یہ دیکھیں گے کہ وہ کون سے پابند مارفیم ہیں جو ان کے ساتھ استعمال ہوں گے۔ یہ فرق ہم آئندہ کے باب میں بالتفصیل دیں گے۔ یہاں اتنا اشارہ کافی ہے کہ آزاد مارفیم جو لچکدار ہیں ان کی بھی مخصوص تقسیم ہوتی ہے مثلاً لفظ "بکری" اس جملے میں "حامد کے پاس ایک . . . . . . ہے" تو آسکتا ہے لیکن اس جملے میں "وہ اسکول ہے" میں استعمال نہیں ہوگا۔ دوسرے جملے میں لفظ "جاتا" تو آسکتا ہے لیکن "بکری" نہیں آئے گا۔

کسی بھی لفظ میں جو مارفیم موجود ہوتے ہیں وہ ایک خاص ترتیب میں ہوتے ہیں۔ ان کی یہ ترتیب اگر بدل دی جائے تو معنی خبط ہو جائیں گے۔ مثلاً لفظ "لاپرواہی" میں تین مارفیم ہیں: لا۔ پرواہ۔ ی۔ اور یہ اسی ترتیب میں پائے جائیں گے۔ "ی پرواہ لا" یا "پرواہ۔ لا۔ ی" وغیرہ ممکن نہیں ہیں۔ اس طرح کسی لفظ کے معنی نہ صرف اس لفظ میں موجود مارفیم پر منحصر ہے بلکہ اس بات پر بھی منحصر ہے کہ وہ مارفیم اس لفظ میں کسی ترتیب میں رکھے گئے ہیں یہی زبان کی قواعد ہے۔ ماہر لسانیات کا یہی کام ہے کہ وہ کسی زبان کے نہ صرف مارفیم کا تعین کرے بلکہ یہ بھی کہ یہ مارفیم کسی ترکیب میں، چاہے وہ ترکیب لفظی ہو، یا جملے اور محاورے کی ہو، کس ترتیب اور قاعدے سے استعمال ہوتے ہیں۔

باب۔ 3

مارفیم اور ذیلی مارفیم

کچھ مارفیم ہر لسانی ماحول میں ایک ہی شکل رکھتے ہیں ۔ زبان میں جہاں بھی ان کا استعمال ہوتا ہے وہاں ایک ہی فونیمی شکل ہوتی ہے ۔ مثال کے طور پر آزاد مارفیم "میز" "شکر" "مکان" وغیرہ اور پابند مارفیم 'نا' (نالائق ۔ نادان ۔ ناکارہ وغیرہ) بے (بے جان ۔ بے کار ۔ بے ایمان وغیرہ) ۔ میں ۔ لیکن بعض ایسے مارفیم بھی ہیں جن کی فونیمی شکل بدلتی رہتی ہے ۔ مثلاً انگریزی اور اردو دونوں میں جمع کی مارفیم کی فونیمی شکل مختلف موقعوں پر مختلف ہو جاتی ہے۔ انگریزی میں جمع کے مارفیم کی شکل کو عام طور سے {-z} سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض جگہ /-s/ کے علاوہ /-z/ اور /-ɪz/ بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ الفاظ میں جمع کی شکل /-ən/ اور صفر /-ø/ بھی ہوتی ہے ۔ اسی طرح اردو میں بھی جمع کی کئی شکلیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً /-ẽ/ /-e/ /-õ/ اور /-āt/ وغیرہ۔

جب کسی مارفیم کی زبان میں کئی شکلیں پائی جاتی ہیں تو ماہرین لسانیات ان میں سے کسی ایک شکل کو بنیادی مان کر اس کو مارفیم قرار دیتے ہیں اور تمام شکلوں کو اس مارفیم کے ذیلی مارفیم یا ممبر کہتے ہیں۔ اس طرح کسی مارفیم کے سارے ممبر کو اس مارفیم کے الومارف یا ذیلی مارفیم کہتے ہیں۔ مثلاً اوپر دی گئی انگریزی کی مثال میں ہم کہہ سکتے ہیں {-s} جمع کا مارفیم ہے اور /-s/, /-z/, /-ɪz/, /-ən/ اور /-ø/ اس کے الومارف یا ذیلی مارفیم ہیں۔ اسی طرح اردو میں {-ẽ} جمع کا مارفیم ہے اور دوسری شکلیں اس کے ذیلی مارفیم یا الوما رف ہیں۔

ذیلی مارفیم کی شرائط

ذیلی مارفیم ایک مارفیم کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ جب ایک مارفیم کی ایک سے زیادہ شکلیں ہوں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مختلف شکلیں کن شرائط میں سامنے آئیں گی۔ تعریف کے لحاظ سے سب ہی ذیلی مارفیم کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فونیمی شکلیں مختلف ہوتی ہیں۔ یہ مختلف شکلیں مختلف لسانی ماحول میں آتی ہیں۔ جن لسانی ماحول میں کوئی ایک ذیلی مارفیم استعمال ہوتا ہے وہ ماحول اسی ذیلی مارفیم کے لئے "شرط" کہلاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی ذیلی مارفیم کو ہم مشروط کہیں گے اگر وہ ایک خاص لسانی ماحول جس کو بیان کیا جا سکے میں استعمال ہو۔ مثال کے طور پر اوپر دی گئی انگریزی کے جمع کے ذیلی مارفیم کو لیجئے۔ جمع کے مارفیم {-s} کے کئی ذیلی مارفیم ہیں اور ان میں سے ہر ایک خاص لسانی ماحول میں استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ استعمال ہونے والے ذیلی مارفیم تین ہیں /-s, -z, -iz/ ان کا لسانی ماحول ذیل میں دیا گیا ہے اور جس قسم کے الفاظ کے ساتھ یہ آتے ہیں ان کی مثالیں دی گئی ہیں: /-s/

book, lock, cups, lip, rat, hat ۔ ان الفاظ کا جائزہ لینے پر ہم کو معلوم ہوگا کہ ان سب میں آخری صوت غیر مسموع ہے۔

/-z/ : tub, rib, head, lid, log, mug وغیرہ۔

یہ سب ہی الفاظ ایسے ہیں جن کی آخری آواز مسموع ہے۔

/-iz/ : bush, horse, judge, church وغیرہ۔ ان الفاظ کے آخری آواز یں افریکیٹ اور sibilants ہیں چاہے یہ مسموع ہوں یا غیر مسموع۔ اس طرح جمع کے ذیلی مارفیم اپنی اپنی شرط کے مطابق استعمال ہوں گے۔ چونکہ ہمیں یہ شرائط صوتی اعتبار سے بیان کرنا پڑتی ہیں اس لئے یہ کہا جائے گا کہ جمع کے ذیلی مارفیم صوتی روپ سے مشروط ہیں۔

اب اردو کے جمع کے ذیلی مارفیم لیجئے۔ عام طور سے یہ ذیلی مارفیم یا الومارف یہ ہوتے ہیں: /-e, -õ, -ẽ, -ã/ اب ان کی استعمال کی شرائط کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے:

/-e/: لڑکے۔ حادثے۔ مرغے۔ چیلے۔ چہرے۔ تارے۔ وغیرہ۔

/-õ/: لڑکوں۔ لڑکیوں۔ حادثوں۔ مرغوں۔ چیلوں۔ چہروں۔ تاروں۔ وغیرہ۔

/-ẽ/: میزیں۔ کاریں۔ عورتیں۔ بہاریں۔ ریلیں۔ دالیں۔ باتیں۔ راتیں۔ وغیرہ۔

/-ã/: لڑکیاں۔ مرغیاں۔ بلیاں۔ ڈالیاں۔ تالیاں۔ جالیاں۔ وغیرہ اوپر کی

مثالوں سے کوئی صوتی قاعدہ ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن قواعدی اصول نظر آتا ہے۔ /e/ ان اسم کے ساتھ آتا ہے جو قواعدی طور سے مذکر استعمال ہوں اور فاعلی حالت میں ہوں۔ /õ/ مذکر اور مؤنث دونوں اسموں کے ساتھ آتا ہے نیز یہ صرف غیر فاعلی حالت میں ہوں اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ کسی جار موخر جیسے نے کو وغیرہ کے پہلے آتا ہے:۔ لڑکوں نے کہا۔ لڑکیوں نے کھایا۔ تاروں کو دیکھو وغیرہ ۔

/ã/ یہ صرف مؤنث اسموں (قواعدی مونث) کے ساتھ فاعلی حالت میں آتا ہے۔ نیز یہ الومارف /ã/ کے ساتھ آزاد تغیر میں ہے یعنی بعض الفاظ (اسم) میں /ã/ یا /ẽ/ کوئی سا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بہت سے الفاظ میں ان دونوں میں سے صرف ایک استعمال ہوگا دوسرا نہیں۔ مثلاً ریل میں صرف /ẽ/ استعمال ہوگا /ã/ نہیں۔ لیکن لڑکی میں دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اردو میں جمع کے مارفیم کے ذیلی مارفیم قواعدی روپ سے مشروط ہیں۔

مارف، مارفیم اور ذیلی مارفیم کا باہمی رشتہ:۔

مارف کسی بھی فونیمی شکل کو کہتے ہیں۔ یہ عام اصطلاح ہے جو کسی مارفیم یا کسی بھی لفظ کے کسی حصے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس طرح یہ اردو کے جمع کے مارفیم /ẽ/ کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے اور اس کے ہر الومارف کے لئے بھی۔ مارف کے معنی صرف شکل، یا فونیمی شکل کے ہیں۔ چنانچہ یہ لفظ کے ایسے حصے کو بھی کہا جائے گا۔ جو بذات خود مارفیم نہیں ہے مثلاً انگریزی لفظ میں دو مارفیم ہیں: child اور en ۔ لیکن r ۔ کا کوئی مارفیمی درجہ نہیں ہے پھر بھی یہ r ۔ مارف کہلائے گا کیونکہ یہ ایک فونیمی شکل ہے اور اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ غرض یہ کہ مارف ایک ایسی ہی اصطلاح ہے جیسے صوت۔ یعنی جیسے زبان کی کسی بھی آواز کو صوت کہتے ہیں۔ چاہے وہ فونیم ہو یا نہ ہو اس کو صوت کہہ سکتے ہیں اس طرح زبان میں کسی بھی شکل کو چاہے وہ مارفیم ہو یا نہ ہو اس کو مارف کہہ سکتے ہیں۔

'الومارف' کسی مارفیم کا ذیلی مارفیم یا ممبر ہوتا ہے۔ یعنی ہم کسی مارف کے لئے الومارف کی اصطلاح اس وقت استعمال کریں گے جب ہمیں اس مارف کی کسی مارفیم کی ممبرشپ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ مثلاً /ẽ/ اردو میں ایک مارفیم ہے کیونکہ اس کی فونیمی شکل ہے اور یہ با معنی ہے اس لئے اہم ہے۔ اس کے معنی جمع کے ہیں۔ اور یہ الومارف بھی ہے {-ẽ}

مارفیم کا اس طرح مارف، مارفیم اور ذیلی مارفیم آپس میں ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ دراصل یہ مختلف اصطلاحیں ایک ہی چیز کو مختلف رخ سے دیکھنا ہے۔ اردو میں /ا/ e , e / دونوں مارف ہیں مگر دونوں مارفیم نہیں ہیں۔ مارفیم تو ہم خود مختلف شکلوں میں سے ایک کو چن کر قائم کریں گے۔ اس میں /ا/ ے۔ اگر ہم نے مارفیم قائم کیا ہے اور باقی تمام مختلف شکلوں کو جن کے معنی جمع کے ہیں وہ اس کے الومارف یا ذیلی مارفیم کہلائیں گے۔

ذیلی مارفیم کے شرائط کی مختلف قسمیں۔

ذیلی مارفیم جن شرائط کے تحت پایا جاتا ہے یا استعمال ہوتا ہے وہ اس ذیلی مارفیم کی شرائط ہیں۔ یہ شرائط مختلف قسم کی ہو سکتی ہیں جو ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) صوتی مشروط ذیلی مارفیم۔ جن ذیلی مارفیم کے استعمال کی شرائط کو ہم آوازوں کے لحاظ سے بیان کرتے ہیں ان کو ہم صوتی طور سے مشروط الومارف کہتے ہیں۔ انگریزی میں جمع کے مارفیم کے ذیلی مارفیم /-z/ /-s/ اور /-iz/ صوتی مشروط ہیں کیونکہ ان کی استعمال کی شرائط کو ہم صوتی لحاظ سے بیان کرتے ہیں۔ ایک دوسری مثال بھی انگریزی کے ماضی کے مارفیم کے ذیلی مارفیم کی ہے۔ ماضی کا مارفیم کو ہم {-d} سے پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے ذیلی مارفیم یا الومارف اور ان کی استعمال کی شرائط ذیل میں دی جاتی ہے۔

/-t/: الفاظ جن میں اس کا استعمال ہے: rip, tip, talk, walk, pick, kick وغیرہ۔

/-d/ وہ الفاظ جن میں ان کا استعمال ہے۔ rig, beg, rob, rub, club, clod وغیرہ۔

/-id/ الفاظ جن میں اس کا استعمال ہے۔ wade, want, raid, good, food, hood, gut, side وغیرہ۔

اوپر دی ہوئی مثالوں کے مطالعہ سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان میں صرف صوتی ماحول کارِ بند ہے۔ جن الفاظ میں /-t/ کا استعمال ہے ان سب میں آخری آواز [p] یا [k] ہے جو غیر مسموع بندشیے ہیں۔ لیکن ان میں وہ الفاظ شامل نہیں ہیں جن میں آخری آواز /t/ ہو جب کہ /t/ ابھی غیر مسموع بندشیہ ہے۔

/-d/ ان الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جن میں آخری آواز مسموع بندشیہ ہے

جیسے [ɛ] اور [o] ۔ ان میں بھی وہ الفاظ شامل نہیں ہیں جن میں آخری آواز [ɛ-] ہو جب کہ [ɛ] ایک مسموع بندشیہ ہے۔ یہاں دونوں قسم کے الفاظ یعنی [t] اور [ə] جن کے آخر میں ہو [ɛ] ایسے ہیں جو کہ تیسرا ذیلی مارفیم ہے۔

چونکہ تینوں ذیلی مارفیم کے استعمال کی شرائط ہم نے صوتی لحاظ سے دی ہے۔ یہ تینوں ذیلی مارفیم صوتی مشروط ہیں۔

انگریزی میں آرٹیکل a اور an کا استعمال بھی صوتی مشروط ہے۔ a مصمتے کے پہلے اور n مصوتے سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

(۲) قواعدی مشروط ذیلی مارفیم۔ وہ ذیلی مارفیم جن کے استعمال کی شرائط قواعدی طور سے بیان کی جائیں وہ قواعدی مشروط کہلائیں گے۔ اردو میں جمع کے مارفیم [ẽ-] کے جو ذیلی مارفیم ہیں وہ قواعدی طور سے مشروط ہیں جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

اردو میں ماضی کا مارفیم [a-] ہے اس کے بھی کئی ذیلی مارفیم ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل کے خاکے میں دکھائی گئی ہے۔

اختتامیہ ذیلی مارفیم	مادۂ لفظ مثال	مثال لفظ	مثال استعمال	
۱۔ ya- / a-	سن	سنا	گانا سنا	مذکر واحد
	کھا	کھایا	آم کھایا	
۲۔ e-	سنے		گانے سنے	مذکر جمع
	کھائے		آم کھائے	
۳ i-	سنی		بات سنی	مونث واحد
	کھائی		روٹی کھائی	
۴ ĩ	سنیں		باتیں سنیں	مونث جمع
	کھائیں		روٹیاں کھائیں	

اوپر کی تختی سے ظاہر ہے کہ اردو میں دو قسم کے فعلی الفاظ ہیں ایک وہ جن کے مادے a- ایں ختم ہوتے ہیں اور دوسرے باقی تمام الفاظ پہلی قسم کے الفاظ میں کھا۔ لا۔ پا

چھا۔ وبا وغیرہ آتے ہیں اور دوسرے قسم کے الفاظ ہیں پی بُن ۔ چل ۔ اٹھ وغیرہ۔ اس بات کا فرق پہلے کالم میں ظاہر ہے۔ جہاں 'سن' کا 'سنا' لیکن 'کھا' میں ؟ 'کھایا' بنتا ہے۔ باقی ذیلی مارفیم کا استعمال واحد / جمع اور مذکر / مؤنث کی وجہ سے ہے۔ اس طرح یہ بات ظاہر ہے کہ اردو میں ماضی کا ذیلی مارفیم قواعدی طور سے مشروط ہے کیونکہ ہم نے ان کا استعمال قواعدی رو سے بیان کیا ہے۔

(۳) مارفیمی مشروط ذیلی مارفیم۔ بعض ایسے ذیلی مارفیم بھی ہیں جو صرف خاص مارفیم کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو مارفیمی مشروط ذیلی مارفیم کہا جاتا ہے۔

اردو میں چند ایسے الفاظ ہیں جن کے اصل (stem) کسی دوسرے مارفیم کے استعمال ہونے پر اپنی فونیمی شکل تبدیل کر لیتے ہیں۔ چند مثالیں لیجئے: عورت : عورتیں خوبصورت : خوبصورتی ۔ شرارت : شرارتیں۔ ان مثالوں کو بالترتیب ذیل میں فونیمی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ /ɔurət/ /ɔurtẽ/, /xubsurti/ /xubsurət/

/ʃərarət/, /ʃərartẽ/ :

ان جوڑوں میں اگر ہم (اصل stem) کی فونیمی شکل کا جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ اس میں سے دوسری اکائی میں ایک /ə/ غائب ہو گیا۔ جیسے پہلی مثال میں عورت کی واحد میں /r/ اور /t/ کے بیچ ایک /ə/ ہے جو جمع میں نہیں ہے۔ اسی طرح صفت 'خوبصورت' میں جو /ə/ ہے وہ اس کے اسم میں نہیں ہے۔ اب اگر ہم ان جوڑوں میں سے دوسری اکائی کی مارفیمی تجزیہ کریں تو ذیل کے نتائج ملیں گے۔

ɔurtẽ ⟶ ɔurt + ẽ

اس میں پہلا (stem) ہے اور دوسرا جمع کا مارفیم ہے۔ لیکن اگر یہ (stem) اکیلا استعمال ہو تو اس کی شکل /ɔurət/ ہے اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی مارفیم کی دو شکلیں ہیں۔ ہم ان کو ذیلی مارفیم کہیں گے اور ان کے استعمال کی شرائط ذیل دکھا سکتے ہیں۔

{ɔurət} ⟶ /ɔurət/
{ɔurət} ⟶ /ɔurt/

جب اکیلا استعمال ہوتا ہے /ɔurət/

جب جمع کی مارفیم کے ساتھ استعمال ہو۔ /ɔurt/ — چونکہ زبان میں ہم کو یہ دونوں شکلیں ملتی ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہیں اس لئے یہ دونوں ایک ہی مارفیم کے الومارف ہیں اور

چونکہ ان کا استعمال دوسرے مارفیم (یہاں جمع کا مارفیم) کا پابند ہے اس لئے اس کو ہم مارفیمی مشروط ذیلی مارفیم کہیں گے۔

ہم ایک مثال انگریزی سے بھی لے سکتے ہیں کیونکہ اس میں بھی اس طرح کے ذیلی مارفیم پائے جاتے ہیں۔ نیچے کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

life, lives; wife, wives; knife, knives

calf, calves; half, halves وغیرہ

اس میں سے کسی ایک جوڑے کو لیجئے۔ knife , knives اب اگر ہم knives کی مارفیمی تجزیہ کریں تو ذیل کے نتیجہ ملے گا۔

/naivz/ → /naiv-/ , /-z/

چونکہ /-z/ ایک عام جمع کا (ذیلی) مارفیم ہے اس لئے اس کو ہم الگ کر لیں گے۔ اب /naiv-/ معنی میں knife /naif/ کے برابر ہے۔ یعنی /naif/ جمع کے لئے مارفو۔فونیمی شکل تبدیل کرتا ہے۔ اس کی دو شکلیں ہیں۔۔۔ ایک /naif/ اور دوسری /naiv-/ جن کا استعمال ذیل میں دکھایا گیا ہے

جب اکیلا استعمال ہو /naif/

جب جمع کے مارفیم کے ساتھ ہو۔ /naiv-/

یہاں بھی چونکہ ہم نے ایک (stem) کے دو فونیمی شکلوں کا استعمال مارفیمی طور سے بتایا ہے اس لئے یہ بھی ذیلی مارفیم یا الومارف ایک مارفیم کے ہیں اور مارفیمی طور سے مشروط ہیں۔ یہ مارفیمی مشروط ذیلی مارفیم کہلائیں گے۔ اسی طرح اوپر کی دوسری مثالوں کا تجزیہ ہوگا۔

(۴) لفظی مشروط ذیلی مارفیم:۔ اگر کوئی ذیلی مارفیم چند الفاظ کے ساتھ استعمال ہو یعنی اس کی تقسیم محدود ہو نیز ان الفاظ میں اس ذیلی مارفیم کے استعمال کی کوئی صوتی یا قواعدی صورت ظاہر نہ ہوتی تو ایسے ذیلی مارفیم کے استعمال اور تقسیم کو لفظی مشروط کہیں گے۔ یعنی عام طور سے ایسے ذیلی مارفیم بہت کم الفاظ میں آتے ہیں اسی لئے ایسے الفاظ کی فہرست پیش کرنا زیادہ آسان ہے بجائے اس کے کہ ہم صوتی یا قوادی اصول کی کھوج کریں۔ مثلاً انگریزی میں

کو جمع کا مارفیم {-S} ہے جس کے عام ذیلی مارفیم (جو زبان کے زیادہ تر الفاظ کے ساتھ آتے ہیں) /-z/ ، /-s/ اور /-iz/ ہیں لیکن چند الفاظ میں ایک ذیلی مارفیم /-ən/ بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ox ، child ، brother ان تین کے علاوہ انگریزی میں چند ایک الفاظ شاید اور بھی ہوں جن میں /-ən/ جمع کا ذیلی مارفیم استعمال ہوتا ہو۔ چونکہ یہ فہرست بہت چھوٹی ہے اور آسانی سے دی جا سکتی ہے اس لئے اس ذیلی مارفیم کے استعمال کی شرط بھی دی جاتی ہے کہ ان الفاظ میں استعمال ہوتا ہے اور چونکہ یہاں الفاظ کی فہرست دی جاتی ہے اس لئے اس کے استعمال کی شرط کو لفظی مشروط کہتے ہیں۔

(5) نحوی مشروط ذیلی مارفیم۔ بعض ذیلی مارفیم ایسے ہوتے ہیں جو کسی لفظ کے ساتھ کسی فقرے اور محاورے کے ساتھ پابند سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً انگریزی میں لفظ 'of' کے معنی apostrophe's بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً لڑکے کا نام The name of the boy یا The boy's name کلکتہ بندرگاہ The port of Calcutta یا Calcutta's port اب چونکہ of اور 's کے معنی تقریباً ایک ہی ہیں اس لئے دونوں کسی ایک کے ذیلی مارفیم سمجھے جا سکتے ہیں۔ اب چونکہ 's کسی ایک لفظ جیسے Calcutta اور کسی ایک فقرے جیسے The boy دونوں کے ساتھ استعمال ہو سکتا ہے اس لئے اس کو phrasally bound کہتے ہیں یہ ایک بڑے فقرے کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مثلاً The king's daughter اور The king of England's daughter دونوں ہی قابل قبول فقرے ہیں۔ چونکہ اس apostrophe's کی فقرے میں ایک خاص مقام ہے دوسرے فقرے میں king کے ساتھ نہ لگ کر یہ England کے ساتھ استعمال ہوا ہے اس لئے اس کو نحوی طور سے مشروط بھی کہتے ہیں۔

اردو میں بھی اضافت 'کے کا' کے معنی میں استعمال ہوتی ہے جیسے 'حالتِ دل' 'مارِ آستین' شانِ صدر۔ قابلِ قبول۔ وغیرہ چونکہ یہاں بھی یہ صرف ایک لفظ کے ساتھ استعمال نہیں ہے بلکہ فقرے میں استعمال ہے اس لئے اس کو بھی فقرے کا پابند کہیں گے۔ یہاں بھی یہ نحوی مشروط کہلائے گا کیونکہ فقرے میں ایک خاص مقام پر پہلے لفظ کے بعد استعمال ہوگا۔

باب - ۰

مارفیم کی شناخت کے اُصول

کسی زبان میں کون کون سے آزاد اور کون کون سے پابند مارفیم ہیں یہ معلوم کرنے کے لئے کچھ اصول واضع کئے گئے ہیں۔ ویسے اوپر کے چند ابواب میں بھی اس طرح کے کچھ اصول زیر بحث آچکے ہیں لیکن یہاں ان کو اور چند دوسرے اصولوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ کسی زبان کا جو مواد (data) جمع کیا جائے اس پر یہ اصول ایک ایک کر کے لاگو کئے جاتے ہیں۔ چونکہ کسی ایک زبان میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر طرح کے مارفیم موجود ہوں اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ سارے اصولوں کا کسی ایک زبان پر اطلاق ہو سکے۔ اس وجہ سے مختلف اصولوں کے بحث اور بیان کے سلسلے میں دوسری زبانوں سے بھی مثالیں دی جا رہی ہیں۔

اصول نمبر ۱۔

اگر کچھ روپوں (morphs) کے ایک ہی معنی ہوں اور وہ ہر جگہ زبان میں ایک فونیمی روپ میں استعمال ہوں تو وہ سب ایک ہی مارفیم ہیں۔

اردو میں 'نا' ایک سابقے کے طور پر استعمال ہوتا ہے جس کے معنی 'نفی' یا 'نہیں' کے ہیں۔ مثلاً نااہل ۔ نالائق ۔ ناچار ۔ ناراض ۔ ناشائستہ ۔ ناکارہ ۔ نااُمید ۔ وغیرہ ۔ اب یہ پابند سابقہ ایک ایسی لسانی شکل ہے جو ہر جگہ ایک ہی معنی اور ایک ہی فونیمی شکل میں استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کے سلسلہ میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ہر جگہ وہی ایک مارفیم ہے۔ اس لئے بھی کہ اس مارفیم کے معنی زبان میں دوسرے تمام مارفیم سے مختلف ہیں اور دوسرے کسی بھی مارفیم سے اس کو قطعی طور سے معنی کے لحاظ سے مختلف پاتے ہیں۔ اس طرح {na-} اردو میں ایک مارفیم ہے۔

انگریزی میں ایک لاحقہ /ər-/ بمعنی 'کام کرنے والا' کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے reader
seller، maker، dancer وغیرہ
چونکہ یہ سب ہی میں ایک ہی شکل اور ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے /ər-/ ایک ہی
مارفیم ہے۔ یہی شکل دوسرے الفاظ میں مختلف معنی میں استعمال ہوتی ہے مثلاً higher
lower، greater وغیرہ لیکن چونکہ یہاں معنی مختلف ہیں اس لئے یہ
پہلے والے مارفیم سے مختلف مارفیم ہے۔ یہاں معنی ہیں 'زیادہ' کے۔ جبکہ اول الذکر کے معنی ہیں
"کرنے والا یا کام کرنے والا"۔

اس اصول کے ماتحت ہم زبان میں موجود ایسے الفاظ کو جن میں کسی ایک مارفیم کی ہمیں
معلومات کرنا ہیں ایک جگہ رکھ کر ان کا آپس میں مقابلہ اور تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اگر ہر جگہ وہ ایک فونیمی
شکل میں ہے اور ایک ہی معنی میں استعمال ہو رہا ہے تو اس کو ہم ایک الگ مارفیم مان لیں گے۔
اگر کسی جگہ وہ فونیمی شکل مختلف معنی میں استعمال ہوتی ہے تو اس کو ہم ایک مختلف مارفیم مانیں گے۔

یہ اصول سب سے آسان ہے کیونکہ ہمیں اس کے تحت صرف دو باتیں رکھنی ہیں ایک یہ کہ فونیمی
شکل بالکل ایک ہو اور دوسرے یہ کہ معنی ایک ہی ہوں۔ اس طرح کے سب ہی لسانی روپ ایک ہی
مارفیم ہوں گے۔ اَب اردو کی ایک اور مثال لیجئے۔

بےچین	becain	بےخوف	bexof
بےحد	behad	بےکار	bekar
بےجان	bejan	بےایمان	beiman
بےکل	bekal	بےجا	beja
بےرحم	beraham	بےشمار	bešumar

اوپر دیئے ہوئے الفاظ میں ہمیں /be-/ ایک الگ سابقہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ سب ہی الفاظ
میں ایک ہی معنی (بغیر۔ یا نفی) اور ایک شکل میں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سابقہ /be-/ کو
ایک مارفیم کا درجہ دینا اس لئے بھی آسان ہے کیونکہ جن مادہ (stem) کے ساتھ یہ استعمال
ہوا ہے وہ سب اکیلے، آزاد طور سے استعمال ہوتے ہیں۔

بقایا کا مسئلہ:۔

جب کسی زبان کے دیئے ہوئے مواد کا مکمل تجزیہ ہو چکے اور اس کے بعد کچھ اور لسانی

ٹکڑے یا مواد بچ جائے تو اس کے لئے کیا کیا جائے؟ یہ بچے ہوئے ٹکڑے یا مواد دو طرح ہو سکتے ہیں ایک وہ جو نیا لاحقہ جوڑنے کی وجہ سے بنتا ہے۔ دوسرے وہ جو نیا ساق بناتے وقت ابھر کر آتے ہیں پہلی قسم میں ایک انگریزی کی مثال لیجئے child, brother, ox میں جب جمع کا مارفیم جوڑا جاتا ہے تو پہلا اور دوسرا تو صرف /ən/ لیتے ہیں لیکن child کے ساتھ بیچ میں ایک r اور آجاتا ہے یعنی children ۔ ماہرین لسانیات نے اس کو خالی مارف کہا ہے۔

اب دوسری قسم کے بقایا کو لیجئے۔ انگریزی میں تھرمومیٹر، مانولوجی، سائیکلوجی وغیرہ میں دو دو مادّے ہیں اور ایک نیا ساق بنانے کے لئے /o/ کو استعمال کیا گیا ہے۔ یہ /o/ نہ تو ماقبل مارفیم اور نہ مابعد مارفیم کا حِصّہ ہیں بلکہ صرف ایک نیا ساق بنانے کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو ساق سازیہ کہتے ہیں۔

اَب ایک مثال اردو سے لیجئے۔ اردو میں بہت سے صفت کے الفاظ دوسرے کے ساق بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً بے زار ۔ بےزاری، بے خوف ۔ بے خوفی، خراب ۔ خرابی، آزاد ۔ آزادی ایمان دار ۔ ایمانداری یعنی صفت سے اسم بنانے کے لئے /ی/ لاحقہ کا اضافہ کرنا ہوگا۔ دونوں ہی ساق ہیں کیونکہ ساق ہر اس لسانی شکل کو کہتے ہیں جس میں ہم تصریفیہ کا اضافہ کر سکیں۔ ہم دونوں اسم اور صفت میں جمع کا تصریفیہ جوڑ سکتے ہیں۔ ایمانداروں ۔ ایمانداریوں؛ بیوقوفوں۔ بے وقوفیوں وغیرہ۔

اردو میں چند دوسرے الفاظ میں صرف 'ی' کے جوڑنے سے اسم کی شکل نہیں بنتی بلکہ 'گ' کو بھی استعمال کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً : زندہ ۔ زندگی؛ شائستہ ۔ شائستگی؛ ناراض ۔ ناراضگی؛ گندہ ۔ گندگی؛ بندہ ۔ بندگی؛ وغیرہ۔ ان مثالوں میں ۔گ۔ کے الگ سے کوئی معنی نہیں ہیں بلکہ ۔گ۔ کو ہم صرف ساق سازیہ ہی کہیں گے۔

یہ بات اہم ہے کہ زبان کے کسی مواد پر ایک اصول کے اطلاق کے بعد اسی مواد پر دوسرے اصول بھی یکے بعد دیگرے لاگو کر کے اپنے تجزیئے کی تصدیق کر لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ دوسرے اصولوں کی وجہ سے تجزیئے میں کسی قسم کا فرق پڑ جائے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ بعض مشکوک حالات میں زبان کا مزید مواد اکٹھا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(۲) اصول نمبر ۲۔

اگر کچھ لسانی روپ معنی کے اعتبار سے ایک ہوں لیکن ان کی فونیمی شکلیں اس طرح سے مختلف ہوں کہ ان کے فونیمی فرق کو صوتی طور سے بیان کیا جا سکے تو یہ مختلف لسانی روپ ایک مارفیم کے مختلف الو مارف یا ذیلی مارفیم ہیں۔

اس اصول کے مطابق اگر کچھ لسانی روپوں میں فونیمی شکل میں فرق بھی ہو تو بھی ان کو کچھ شرائط کے پورا ہونے پر ایک ہی مارفیم کے ماتحت جمع کیا جا سکتا ہے۔ یعنی وہ ایک ہی مارفیم کے ذیلی مارفیم سمجھے جائیں گے۔ یہاں پر یہ شرائط ہیں: (ا) ان سب کے ایک ہی معنی ہوں۔ (ب) ان کا انفرادی استعمال صوتی روپ سے مشروط ہو۔

انگریزی میں اس کی بہت سی مثالیں مل جاتی ہیں۔ یہاں ایک نفی کا سابقہ /-in/ استعمال ہوتا ہے جیسے intolerable , indecent , وغیرہ

لیکن /-im/ بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا مثلاً impossible , impolite

اس مثال میں یہ دونوں ایک ہی مارفیم کے دو ذیلی مارفیم ہیں، کیونکہ یہ صوتی طور سے مشروط ہیں۔ /-in/ غشائی بندشیہ سے پہلے آتا ہے۔ /-im/ دولبی بندشیہ سے پہلے۔

اس کے علاوہ دوسری مثالیں پچھلے باب میں انگریزی کی جمع کی مارفیم اور ماضی کے مارفیم کی دی گئی ہیں جو اس کے اصول کو بیان کرتی ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ ذیلی مارفیم کے فونیم ایک ہی ہوں لیکن ان کی ترتیب مختلف ہو۔ مثلاً سوڈانی عربی میں مؤنث حاضر ضمیر کی دو صورتیں ہیں۔ ایک /-ik/ ہے اور دوسری /-ki/ پہلی صورت ایسے ساق کے ساتھ ہوتی ہے جس کا آخری صوت مصمتہ ہو جیسے کتابک /kitaabik/ "تمہاری کتاب" دوسری صورت ایسے ساق میں آتی ہے جس کا آخری صوت مصوتہ ہو۔ مثلاً axuuki "تمہارا بھائی" چونکہ یہ تقسیم بھی صوتی ہے اس لئے یہ دونوں صوتی مشروط ذیلی مارفیم ہیں۔ اس اصول کے اطلاق کے وقت ذیل کے سوالات کا جواب حاصل کرنا چاہئے:۔

(ا) کون کون سے مارفیم ایک ہی فونیمی شکل رکھتے ہیں؟

(ب) کون سے مارفیم ایک سے زیادہ فونیمی شکل رکھتے ہیں؟ یعنی اس کے ذیلی مارفیم کون سے ہیں۔

(ج) ان ذیلی مارفیم کے صوتی ماحول میں کیا فرق ہے؟

(د) کیا کوئی دوسرے مارفیم بھی ایسے ہیں جن کے ایک سے زیادہ فونیمی شکلیں ہیں۔

(ی) کیا ان دوسرے ذیلی مارفیم کے بھی صوتی ماحول میں بھی فرق ہے۔

اگر مختلف ذیلی مارفیم لگاتار ہر جگہ ایک ہی انفرادی صوتی ماحول میں آتے ہیں تو وہ اس اصول کے ماتحت ایک ہی مارفیم کے ذیلی مارفیم ہوں گے۔

صوتی ماحول کی قسمیں:۔

اس اصول میں ہم صوتی ماحول کا مطالعہ کرتے ہیں لیکن یہ صوتی ماحول کتنی اقسام کے ہو سکتے ہیں۔ ان اقسام کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

(۱) ادغام یہ ایک ایسا صوتی عمل ہے جس سے پڑوسی فونیم ایک سے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس لحاظ سے اصلی فونیم کو پہچاننا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کس فونیم کی وجہ سے کون سا فونیم متاثر ہوا۔ مثلاً انگریزی میں جو نفی کا مارفیم ہے /in/ اس کے ذیلی مارفیم ادغام کی وجہ سے ایک سے ہو جاتے ہیں۔ /in-/ میں چونکہ /n/ غشائی ہے اس لئے یہ غشائی آوازوں t اور d کے ساتھ ایسی رہتا ہے لیکن دو لبی /m/ اور /p/ آوازوں کی وجہ سے خود بھی دو لبی /m/ ہو جاتا ہے جیسے

میں *immaterial* اور *impossible*

اردو میں بھی ادغام کا عمل عام ہے مثلاً نیچے دیئے گئے الفاظ میں جب ساتھ میں بولے جاتے ہیں تو وہ پڑوسی فونیم سے متاثر ہو کر مسموع سے غیر مسموع یا غیر مسموع سے مسموع ہو جاتا ہے۔

ڈاک /dak/ + /ghar/ گھر → ڈاگ گھر Dagghar

آج /Aj/ + /kal/ کل → /ackal/ آج کل

بھاگ bhag + kar کر → /bhakkar/ بھاک کر

سات /sat/ + /din/ دن → saddin/ ساد دن

اب اگر کوئی شخص اردو زبان سے واقف نہیں ہے اور اس کے پاس صرف مرکب الفاظ "ڈاگ گھر آج کل بھاک کر" وغیرہ ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ادغام کے عمل کو سمجھتے ہوئے اس مواد کی تشریح و مطالعہ کرے۔

اسی طرح ایک مارفیم "عبدل" ہے جو بہت سے ناموں سے پہلے استعمال ہوتا ہے لیکن ناموں میں آوازوں کے لحاظ سے اس کی آخری آواز بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً عبدالستار عبدالصمد عبدالرحمٰن۔ عبدالحق۔ وغیرہ جن کو ہم بالترتیب فونیمی روپ میں ایسے دکھا سکتے ہیں۔

əbdussəttar, əbdussəməd,
əbdurrəhman, əbdul həq

اس مثال میں ہم {əbdul} کو مارفیم اور دوسری فونیمی شکلیں ذیلی مارفیم مان سکتے ہیں۔ یہ ذیلی مارفیم اپنے سامنے والے مارفیم کے پہلے صوت سے متاثر ہو کر ہم صوت بن جاتی ہیں اس لئے یہ سب صوتی طور سے مشروط ہیں اور ادغام کے عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۲) مغائرت بعض حالات میں ایک فونیم کے اثر سے دوسرا پڑوسی فونیم بجائے ایک سے ہونے کے زیادہ مختلف ہو جاتا ہے اس کو مغائرت کہتے ہیں۔ انگریزی اور دوسری زبانوں میں اس کی بہت سی مثالیں مل جاتی ہیں اردو میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ انگریزی کی مثال لیجئے۔ یہ ایک لفظ initiate ہے اس میں اگر ہم اسم بنانے کا مارفیم لگائیں تو اس میں دو بار "ش" کی آواز آنا چاہئے۔ جیسے ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

iniʃiet + ən → *iniʃieʃən

لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا دو "ش" آوازوں کی بجائے ایک ہی "ش" آواز رہتی ہے۔ پہلی آواز "س" میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جبکہ دو آوازیں بالکل ایک سی ہوتیں پہلی آواز دوسری کی وجہ سے بدل کر مختلف ہو گئی یعنی اس لفظ کا تلفظ /inisieʃən/ ہوگا اسی طرح کا لفظ negotiation ہے۔

زبان کے تجزیہ کے وقت اس عمل کو بھی دھیان میں رکھنا ہوگا۔

(۳) انحراف مصمتہ دو مارفیم کو ملایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں بعض وقت کسی ایک کا یا دونوں کے کوئی مصمتہ حذف ہو جاتا ہے۔ اگر کسی ایک کا مصمتہ حذف ہوتا ہے تو یہ پہلے مارفیم کا اختتامی یا دوسری مارفیم کا ابتدائی مصمتہ ہوتا ہے۔ انگریزی، اردو اور دوسری زبانوں میں یہ عمل عام ہے۔

انگریزی میں دو الفاظ میں آپس میں جوڑے جانے پر جو تبدیلی آتی ہے وہ نیچے کی مثالوں میں دکھائی گئی ہے:۔

mention + not → /men...../

last + time → /las taim/

good + night → /gu nait/

اسی طرح اردو میں بھی کئی موقعوں پر دو الفاظ کے ایک جگہ آنے پر ان میں سے کسی ایک یا دونوں میں سے کوئی مصمتہ حذف ہو جائے گا۔

بش	×	شرٹ	بوشرٹ
بس	×	شکریہ	بشکریہ
بھاگ	×	گیا	بھاگیا

تاریخی اعتبار سے بھی یہ عمل بہت سی زبانوں میں بہت اہم ہے مثلاً یونانی زبان میں جب دو ہمکاری صوت رکن ایک ساتھ آتے تھے تو ان میں سے ایک کی ہمکاریت کا خاتمہ ہو جاتا تھا۔

(۴) انحراف مصوتہ بعض وقت دو مارفیم کے قریب آنے سے پہلے مارفیم میں کوئی ایک مصوتہ حذف ہو جاتا ہے۔ یہ عمل انگریزی اور اردو میں بہت عام ہے۔ مثلاً انگریزی سے

That + is → Thats

is + not → isn't

could + not → couldn't

اردو میں بھی اس طرح کا عمل عام ہے۔

halət + ō → haltō

pagəl + ō → paglō

ǰəngəl + o → ǰəŋglo

(۵) تالویانہ۔ اس عمل میں مارفیم یا لفظ میں کوئی مصمتہ زیادہ حنکی یا تالوئی ہو جاتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس مصمتہ کے سامنے اگلا مصوتہ یا /y/ مصمتہ ہوتا ہے۔

یہ عمل بھی انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں عام ہے۔ انگریزی میں یہ مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

don't + you → /dountʃu/

اس میں /t/ جو کہ لثوی ہے /tʃ/ میں بدل جاتی ہے جو کہ حنکی یا تالوئی ہے۔

did + you → /dɪ ǰu:/

اس میں بھی /d/ لثوی ہے مگر وہ /ǰ/ میں جو حنکی ہے بدل جاتا ہے اب اردو کی کچھ مثالیں لیجئے:۔

lat + cit → laccit

lad + zat → lazzat

kis + šan → kiššan

اس میں /c/ اور /š/ تو حنکی آوازیں ہیں لیکن /z/ لثوی حنکی آواز ہے۔ یعنی مثال میں /d/ کے مقابلے میں جو دنتی ہے /z/ زیادہ حنکی آواز ہے۔

اب ایک پردیسی زبان (exotic language) کی مثال لیجئے جس میں تالویانے کا عمل بہت عام ہے۔ یہ مغربی افریقہ کی زبان 'ہاسا' (Hausa) ہے۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

šaat	کنگھا کرنا
mašaačii	کنگھا
baat	خراب کرنا
yaa baači	وہ خراب ہوا
gid-	گھر میں رکھنا
gijii	گھر

اس مثال میں یہ بات ظاہر ہے کہ فعل سے اسم بنانے کے لئے طویل مصوتہ /i/ کا لاحقہ جوڑنا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے جوڑنے سے ساق کا آخری مصمتہ حنکی یا تالوی ہو جاتا ہے یعنی t سے č اور d سے j ہو جاتا ہے۔

اصول نمبر ۳

وہ تمام صوتی روپ جو معنی کے لحاظ سے ایک ہوں لیکن جن کی فونیمی ساخت اس طرح مختلف ہو کہ ان کی تقسیم کو صوتی طور سے بیان نہ کیا جا سکے تو بھی یہ سب ایک ہی مارفیم کے ذیلی مارفیم کہلا سکتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ یہ سب صوتی روپ ذیل کی شرائط کے لحاظ سے تکمیلی بٹوارے میں ہوں:۔

(۱) مارفیمی حیثیت ہونے کے لئے مختلف صوتی روپوں کا مختلف ساختی سلسلوں structural series کی بنسبت ایک ساختی سلسلے میں ہونا بہتر ہے۔

(۲) اگر دو مختلف ساختی سلسلوں میں مختلف صوتی روپ ہوں تو بھی ہم ان کو ایک مارفیم کے ذیلی مارفیم مان سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ چند شرائط پوری ہوں:۔ پہلی یہ کہ وہ سب آپس میں تکمیلی بٹوارے میں ہوں۔ دوسرے یہ کہ ان مختلف کڑیوں میں کم از کم ایک ایسا مارف ہو جو دونوں میں بعینہ موجود ہو۔ اور اگر ایسا کوئی مارف نہ ہو تو ان سلسلوں یا کڑیوں میں کم از کم ایک ایسا مارف ہو جو صوتی طور سے تکمیلی بٹوارے میں ہو۔

(۳) قریبی صوتی ماحول کو غیر قریبی ماحول پر ترجیح دی جانی چاہئے۔ تاکہ مارف کو مارفیمی حیثیت دینے میں صحیح طور سے مدد ملے۔

(۴) اگر کسی دو یا دو سے زیادہ مختلف مارف کے معنی میں یکساں ماحول identical environment میں فرق پایا جائے تو اس کو غیر مارفیمی فرق سمجھنا چاہئے کیونکہ ذیلی مارفیم کے معنی میں جو بھی فرق ہے اس کو تقسیم کے اختلاف کی بنیاد پر بیان کیا جا سکتا ہے۔

اصول نمبر ۳ کی تشریح:۔

یہ اصول ذرا پیچیدہ ہے اس لئے اس کا تفصیلی بیان و تشریح دی جاتی ہے۔

یہ بات تو طے ہے کہ جن لسانی روپوں کو ہم ایک مارفیم کے ذیلی مارفیم ثابت کرنا چاہیں ان سب کے معنی ایک ہونا چاہئیں۔ اب چونکہ مختلف لسانی روپوں کو ایک ہی مارفیم کے ذیلی مارفیم دو طرح سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ ایک صوتی طور سے اور دوسرے غیر صوتی طور سے۔

صوتی طور سے ثابت کرنے کے لئے جو حالات ہونے چاہئیں ان کا بیان اصول نمبر ۲ کے تحت ہو چکا ہے۔ غیر صوتی طور سے مختلف لسانی روپوں یا مارفوں کو ایک مارفیم کے ممبر یا الومارف قائم کرنے کے لئے ذیل کی باتوں کا خیال رکھنا پڑے گا۔

پہلی پابندی یا شرط یہ ہے کہ مارفیمی تجزیہ میں ایک ساختی سلسلہ یا ساختی کڑی structural series دو یا دو سے زیادہ ایسے سلسلوں سے بہتر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اصول مارفیمی تجزیہ کے لئے ہی اہم نہیں بلکہ سائنس میں عام طور سے اس کو اصول کفایت (principle of economy) کہتے ہیں۔ اب اگر ایک مثال انگریزی کے جمع کے مارف کی لیجئے تو اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ انگریزی میں تین مارف تو صوتی طور سے مشروط ہیں۔ /-s, -z, -iz/ لیکن دو مارف اور ہیں جو صوتی طور سے مشروط نہیں ہیں بلکہ لفظی طور سے مشروط ہیں۔ یہ ہیں ø اور /-ən/ کیونکہ یہ دونوں چند گنے چنے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ صفر sheep, deer وغیرہ کے ساتھ اور /-ən/ brother, ox وغیرہ کے ساتھ۔ اب چونکہ یہاں دو مختلف قسم کے ذیلی مارفیم ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ جمع کے مارفیم دو مختلف ساختی سلسلے بنیں گے۔ لیکن زیر بحث اصول کفایت کے ماتحت ہم دونوں کو ایک کڑی میں رکھیں گے۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ان کی تقسیم کے فرق کو دکھانے کے لئے مختلف نشانوں کا استعمال کریں۔ مثلاً صوتی طور سے مشروط ذیلی مارفیم کو ~ سے اور غیر صوتی مشروط کو ∝ سے دکھائیں یعنی انگریزی جمع کے مارفیم کو ہم اس طرح سے دکھا سکتے ہیں:۔

{-S} /-s ~ -z ~ -iz ∝ -ən ∝ -ø/

اس طرح بجائے دو کے ہم ایک ہی ساختی سلسلے سے آسانی سے کام چلا سکتے ہیں۔

اردو میں بھی اسی طرح کی مثال مل جاتی ہے۔ مثلاً اردو میں جمع کی مارفیم {ē} کے جو عام ذیلی مارفیم ہیں وہ قواعدی طور مشروط ہیں۔ لیکن چند ایسے ذیلی مارفیم بھی ہیں جو لفظی طور سے پابند ہیں۔ مثلاً شعر۔ اشعار، فکر۔ افکار، شجر۔ اشجار، قول۔ اقوال وغیرہ۔ ان تمام مثالوں میں دو طرح کی تبدیلیاں ہیں۔ ایک لاحقہ آ ہمزہ کا جوڑ اور دوسرے آخری مصمتے سے پہلے مبدل وسطیہ /-ā-/ ان سب کو ہم ایک ساختی سلسلے میں شامل کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اس طرح دکھا سکتے ہیں۔

/ ـہ ... ـہـ ـھ ـھـ ـھ ـہـ ـہ ـہـ ـہ / {ـھـ}

مختصر یہ کہ ایک معنی کے جتنے بھی مارف ہوں ان سب کو حتی الامکان ایک ہی ساختی سلسلے میں رکھنا چاہئے۔

اب دوسری پابندی جو اس اصول میں عائد کی گئی ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

اس میں ایسی دو کڑیاں تصور کی گئی ہیں جن کے مارف تکمیلی بٹوارے میں مانے جاسکتے ہیں بشرطیکہ ان میں سے کوئی ایک مارف بجنسہ دونوں میں موجود ہو یا کم از کم صوتی طور سے مشروط ہو۔ اردو سے ہم ایک مثال شخصی ضمیروں کی لے سکتے ہیں۔ یہ شخصی ضمیریں دو صورتوں میں پائی جاتی ہیں ایک فاعلی مقام پر اور دوسری مفعولی مقام پر جیسا کہ نیچے دکھایا گیا ہے۔

	فاعلی صورت	مفعولی صورت
متکلم	میں	مجھے
غائب	وہ	اُسے

سوال یہ ہے کہ کیا ہم دو ذیلی مارفیم والے تین مارفیم "میں" مجھے "تم۔ تمہیں" اور "وہ۔ اُسے" قائم کر سکتے ہیں یا نہیں کیونکہ عام طور سے یہ تکمیلی بٹوارے میں بھی ہیں۔ جس مقام پر "میں" آسکتا ہے وہاں "مجھے" نہیں آسکتا۔ مثلاً

میں جاتا ہوں۔

مجھے آم دو۔

اس اصول میں پابندی کے تحت ہم ان کو ایک مارفیم نہیں مان سکتے کیونکہ ان دو سلسلوں میں کوئی ایک مثال ایسی نہیں ہے جو دونوں میں بعینہ ایک ہوں۔ اور نہ کوئی صوتی طور سے مشروط مثال ہے۔

اگر یہی مثال ہم انگریزی کی لیں تو صورت ذرا مختلف ہو سکتی ہے:۔

مفعولی حالت	فاعلی حالت
me	I
you	you
him / her	he / she

اس میں ایک آئٹم ایسا ہے جو دونوں سلسلوں میں یکساں ہے یعنی you اس

طرح اس پابندی کی ایک شرط پوری ہوگئی اور ہم اس اصول کے ماتحت دو۔ ذیلی مارفیم والے تین مارفیم بنا سکتے ہیں یعنی

I : I or me

You : You

he : he or him

she : she or her

تیسری پابندی یہ ہے کہ قریبی صوتی ماحول کو غیر قریبی ماحول پر ترجیح دی جانا چاہیے۔ یہ پابندی اس لئے عائد کی گئی ہے تاکہ چلے ہیں اگر دو مارف تکمیلی بٹوارے میں ہوں تو اس بات کو اتنی اہمیت نہیں دی جانا چاہئے جتنی کی ان مارف والے الفاظ کی جن میں ان کا استعمال ہوا ہے۔ مثلاً اوپر دی گئی مثال میں I اور me غیر قریبی ماحول میں تکمیلی بٹوارے میں ہیں لیکن قریبی اہم ماحول میں یہ تکمیلی بٹوارے میں نہیں ہیں۔ چنانچہ اس تیسری پابندی کی رو سے ہم I اور me اور دوسرے جوڑے جو اوپر کی مثال میں دیئے ہیں کو ہم ایک ہی مارفیم کے دو ذیلی مارفیم نہ مان کر الگ الگ دو مارفیم رکھیں گے۔ اس ایک پابندی سے اس بات کا مظاہرہ ہو گیا ہے کہ کسی ایک پابندی یا اصول کے اطلاق کے بعد ہمیں رکنا نہیں چاہئے بلکہ سارے اصول ایک ایک کر کے لاگو کرنے چاہئے اس کے بعد ہی کسی صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

چوتھی اور آخری پابندی یہ ہے کہ اگر یکساں ماحولی تقسیم میں دو مارف میں اختلاف ہے تو بعض وقت یہ اختلاف غیر مارفیمی قرار دیا جا سکتا ہے "یکساں ماحولی تقسیم" میں موجود ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ایک ہی ماحول میں دو مارف استعمال ہو سکتے ہیں۔ عام طور سے اس کو اختلافی تقسیم کہتے ہیں اور یہ دو مختلف مارفیم ہونے کا ثبوت ہوتا ہے لیکن اس اصول کے ماتحت ہمیں ان دونوں کے دوسرے تقسیمی ماحول کا بھی جائزہ لینا ہوگا اور دیکھنا ہوگا کہ آیا ہر جگہ ایسا ہے یا ایسے بھی مواقع ہیں جہاں یہ تکمیلی بٹوارے میں ہیں۔

انگریزی میں حالیہ تمام کے کچھ افعال کی دو شکلیں ہیں۔ مثلاً showed کی showed اور shown دونوں حالیہ تمام (past participle) کی شکلیں ہیں

He has showed it اور He has shown it

اسی طرح ایک ہی ماحول میں دونوں کا استعمال ہوا ہے اور یہ اختلافی ماحول میں ہیں اور showed
اور shown دو مختلف شکلیں ہیں۔ اس اصول کے رو سے ان دونوں روپوں کا یہ اختلاف
ان کو الگ الگ مارفیم ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دوسرے ماحول میں تکمیلی ہوتے
میں ہیں اور دوسرے اسی طرح کے افعال اس طرح کے دونوں روپوں کے متوازی ہیں مثلاً
[illegible] showed میں shown استعمال نہیں ہوگا۔

اردو میں 'بے تعلق' اور 'لاتعلق' دونوں ہی استعمال ہوتے ہیں اور ایک ہی ماحول میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً "وہ بے تعلق ہوگیا" اور "وہ لاتعلق ہوگیا" یہاں پر معنی میں کوئی فرق نہیں ہوا اور 'بے' اور 'لا' دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور یہ آزاد تغیر free variation میں ہیں۔ لیکن دوسرے بہت سے ایسے الفاظ ہیں جہاں 'بے' استعمال ہوتا ہے وہاں 'لا' اور 'نا' کا استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً

بے کار ۔ بے جان ۔ بے ایمان ۔ بے بس ۔ بے وفا ۔ بے چین ۔
لاچار ۔ لاوارث ۔ لاتعداد ۔ لاابالی ۔ لاعلم ۔
ناکارہ ۔ ناراض ۔ نادان ۔ ناچاقی ۔ ناشائستہ ۔ نالائق ۔

اس طرح 'نا'، 'بے' اور 'لا' تینوں تکمیلی بٹوارے میں ہیں اور یہ صوتی روپ سے نہیں بلکہ لفظی طور سے مشروط ہیں۔ جن الفاظ میں 'لا' لگ سکتا ہے ان میں عام طور سے 'نا' اور 'بے' استعمال نہیں ہوتا ہے۔ اور چونکہ تینوں کے معنی قریب قریب ایک ہیں اس لئے یہ ایک ہی مارفیم کے تین ذیلی مارفیم ہیں۔ غرض یہ کہ اگرچہ بعض جگہ یہ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو سکتے ہیں لیکن ان کا یہ استعمال اختلافی ماحول میں ہونے کے باوجود ان کو الگ الگ مارفیم ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

بنیادی اور غیر بنیادی ذیلی مارفیم

جب ایک مارفیم کے ایک سے زیادہ ذیلی مارفیم ہوں تو ان میں کسی ایک کو بنیادی ذیلی مارفیم مان کر اس کو ہم مارفیم کی توسین میں دکھاتے ہیں۔ اس کو اور باقی سب کو ہم ذیلی مارفیم دکھائیں گے۔ مثلاً اردو کے جمع کے کئی ذیلی مارفیم ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اردو جمع مارفیم کو کیسے دکھائیں۔ اس کے لئے ہم تمام مارفیم کا جائزہ لیتے ہیں اور وہ مارفیم جو سب سے آسان ہو (شکل میں) اور سب سے زیادہ زبان میں استعمال ہوتا ہو۔ اردو میں جمع کے مارفیم کو ہم

{ez-} سے دکھاتے ہیں کیونکہ یہ بظاہر سب سے آسان اور سب سے زیادہ استعمال ہونے والا روپ ہے۔ اس کو ہم بنیادی ذیلی مارفیم خیال کرتے ہیں۔ اس کو اور باقی سب روپ اس کے ذیلی مارفیم تصور کئے جائیں گے۔

اسی طرح انگریزی کے جمع کے مارفیم کے لئے ہم عام طور سے { s- } کو لیتے ہیں کیونکہ سب سے آسان ہے اور سب سے زیادہ زبان میں ملتا ہے (اس کے علاوہ لکھائی میں بھی یہی حرف جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے) اور باقی دوسرے معہ اس کے ذیلی مارفیم ہیں۔

اصول نمبر۳ کے ماتحت ہم نے ایسی مثالوں کو لیا ہے جس میں ایک ہی معنی رکھنے والے مختلف صوتی روپوں کو ہم ایک مارفیم میں شامل کر سکتے ہیں۔ یہ مختلف صوتی روپ صوتی طور سے مشروط نہیں ہیں کیونکہ صوتی طور سے مشروط ذیلی مارفیم کا ہم اصول نمبر۲ کے ماتحت جائزہ لے چکے ہیں۔

اصول نمبر۴

کسی ساختی سلسلے میں اگر کسی رکن میں کوئی ظاہری صوتی فرق ہے اور اگر صرف یہی فرق یا ایک صفر فرق ہی اس رکن کو دوسرے رکن سے صوتی۔ معنیاتی امتیاز دیتا ہے تو اس فرق کو ایک مارفیم سمجھنا چاہئے۔

اس اصول میں وہ اکائیاں لی گئی ہیں جو صوتی طور سے مشروط نہیں ہیں۔ یہ وہ اکائیاں بھی ہیں جو کسی ساختی سلسلے میں اپنی صرفی شکل کے لحاظ سے دوسرے ارکان سے مختلف ہیں۔

ظاہری صوتی فرق سے مراد وہ فرق ہے جو کسی اکائی کی فونیمی شکل کو دوسری اکائیوں سے الگ کرتا ہے۔ اب مثلاً انگریزی کی جمع کے مارفیم کو ہم {s-} سے ظاہر کرتے ہیں اور اس کے دوسرے ذیلی مارفیم ہم نے /ez-/ , /z-/ , /s-/ اور /ϕ-/ اور /en-/ رکھے ہیں۔ لیکن ساختی سلسلے میں بہت سی دوسری جمع کی شکلیں شامل نہیں ہیں۔ مثلاً tooth کا feet اور man کا men ان مثالوں میں جمع کا مارفیم ہے وہ اوپر دی گئی ساختی سلسلے کی کسی بھی ذیلی مارفیم سے مختلف ہے۔ اصول نمبر۴ کے تحت ہم یہاں پر دیکھیں گے کہ واحد اور جمع کے الفاظ کے جو فونیمی روپ ہیں ان کا بظاہر فرق کیا ہے۔ اگر ان میں بظاہر کوئی فرق ہے تو یہ فرق یہاں پر جمع کا مارفیم ہے۔ tooth اور teeth میں فرق یہ ہے کہ u اوّل الذکر لفظ میں i کو بدل دیتا ہے اس طرح یہ مبدل جمع کا مارفیم ہے۔ عام طور سے اس مارفیم کو /u ← i/

سے دکھاتے ہیں جس کے معنی ہیں i u کا مبدل ہے اسی طرح man - men میں جمع کا مارفیم e ← a ہے۔ یہ مبدل جمع کے مارفیم ہیں کیونکہ ان الفاظ کے واحد اور جمع میں یہی فرق ہے۔

اردو میں بھی عام طور سے جمع کے مارفیم کو (تے) سے دکھاتے ہیں لیکن بہت سے الفاظ میں اندرونی تبدیلی سے جمع بنائی جاتی ہے۔ اس لئے یہاں بھی اصول لاگو ہوگا۔ مثلاً لفظ۔ الفاظ، فکر۔ افکار، مرض۔ امراض۔ ان سب میں ایک سابقہ ـہ کا جوڑ ہے اور دوسرے ایک اندرونی تبدیلی ہے۔ یہی دو ظاہری فونیمی فرق ہے جو یہاں پر جمع کا مارفیم ہے۔ مثلاً لفظ۔ الفاظ ہم ذیل میں دی گئی صورت سے جمع کا مارفیم دکھاتیں گے:۔ /ا ۔ ـہ .. ـہ ۔ ہ/

اسی طرح کے الفاظ کے واحد اور جمع کی شکلوں کو برابر برابر رکھنے سے ان میں فونیمی فرق صاف ظاہر ہو جائے گا اور وہ ہی یہاں جمع کا مارفیم ہوگا۔ مثلاً چند الفاظ کو فونیمی روپ سے یہاں دکھایا گیا ہے۔

واحد	جمع
لفظ	الفاظ
فکر	افکار
مرض	امراض
شجر	اشجار
قول	اقوال
شعر	اشعار
حال	احوال

ان سب ہی مثالوں میں تقریباً دو تبدیلیاں ہیں ایک شروع میں -ہ کا جوڑ یعنی سابقہ اور دوسرے آخری مصمتے سے پہلے -a- کا داخلہ۔ یہ دونوں تبدیلیاں مل کر جمع کا مارفیم بناتی ہیں۔ کیونکہ یہی بظاہر فونیمی فرق overt formal defference ہے۔

اصول نمبر ۵:۔

ہم صوت لسانی روپوں (homophonous forms) کو ہم ذیل کے حالات کی بنیاد پر ایک ہی مارفیم یا مختلف مارفیم مان سکتے ہیں۔

(۱) وہ ہم صوت لسانی روپ جن کے معنی بالکل مختلف ہوں وہ مختلف مارفیم ہیں۔

(۲) اگر ہم صوت لسانی روپوں کے معنی کچھ آپس میں تعلق رکھتے ہوں تو وہ ایک ہی مارفیم ہوں گے بشرطیکہ ان کے معنی کا فرق ان کے تقسیم کے فرق کے متوازی ہو۔ لیکن اگر ان کے معنی کا فرق ان کی تقسیم کے متوازی نہ ہو تو یہ مختلف مارفیم ہوں گے۔

ہم صوت لسانی روپ وہ مارفیم یا الفاظ ہوتے ہیں جن کا تلفظ بالکل ایک ہو۔ اس طرح کے الفاظ تقریباً ہر زبان میں ہوتے ہیں۔ اردو میں چند مثالیں یہ ہیں: بار (بوجھ) بار (دفعہ موقع) فعل (کام) خیل (ناکام)، دام (قیمت) دام (دھوکہ) زیر بحث اصول کے تحت یہ سب الفاظ مختلف مارفیم ہیں کیونکہ ان کے بالکل مختلف معنی ہیں اور ان کے معنی میں آپس میں کسی طرح کا تعلق نہیں ہے۔

اب دوسرے قسم کے ہم صوت الفاظ کا جائزہ لیجئے جن کے معنی میں آپس میں کچھ تعلق معلوم ہوتا ہے۔ چند الفاظ تو ایسے ہیں جن میں آپس میں تعلق بالکل صاف ہے۔ جیسے 'دوڑ' یہ اسم اور فعل دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ 'وہ دوڑ رہا ہے'، 'وہ دوڑ میں اول رہا'۔ ایک اور مثال 'کھانا' کی ہے۔ 'کھانا اچھا ہے'، 'مجھے روٹی کھانا ہے'۔ یہ اس قسم کے الفاظ ہیں جو کہ صاف طور سے آپس میں متعلق ہیں اور جن کے معنی کا فرق ان کے تقسیم یا استعمال سے صاف ظاہر ہے۔ اس لئے یہ تکمیلی بٹوارے میں ہیں۔ یہ الفاظ ایک ہی مارفیم ہیں۔

ہم صوت الفاظ کے مسئلہ کو ان کی تقسیم یا بٹوارے کا جائزہ لینے سے ہمیں فیصلہ کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ تکمیلی بٹوارے میں ہیں تو یہ ایک ہی مارفیم ہیں لیکن اگر یہ تخالفی بٹوارے میں ہیں تو یہ مختلف مارفیم ہیں۔

اصول نمبر 6

کسی بھی لسانی روپ کو ہم ذیل کے حالات میں ایک الگ مارفیم مان سکتے ہیں:۔

(۱) اگر وہ اکیلا استعمال ہوتا ہے۔

(۲) اگر یہ لسانی روپ کثیر جوڑوں (multiple combination) میں استعمال ہوتا ہے جن میں سے کم سے کم کسی ایک جوڑ میں جس اکائی کے ساتھ اس کو جوڑا گیا ہو وہ اکیلا استعمال ہوتا ہے یا دوسرے جوڑ میں استعمال ہوتا ہو۔

(۳) اگر یہ صرف ایک جوڑ یا ترکیب میں استعمال ہوتا ہو بشرطیکہ جس اکائی کے ساتھ یہ

جوڑا گیا ہو وہ اکیلا استعمال ہوتا ہو یا دوسرے جوڑوں میں استعمال ہوتا ہو۔

اصول کی تشریح

اس اصول کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں وہ سب ہی مارفیم ہیں جو اکیلے استعمال ہوتے ہیں ظاہر ہے یہ مارفیم آزاد مارفیم یا بذات خود پورے الفاظ ہوں گے۔ اس طرح یہ بہت آسانی سے پہچان لئے جائیں گے۔ مثلاً لڑکا۔ دوڑ۔ پتنگ۔ وہ۔ اُوپر۔ نیچے۔ کتاب۔ قلم۔ وغیرہ۔

دوسرے حصے میں وہ تمام مارفیم آتے ہیں جو خود کبھی اکیلے یا آزاد استعمال نہیں ہوتے۔ یہ دوسرے مارفیم کے پابند ہوتے ہیں۔ مثلاً اردو میں جمع کا مارفیم۔ لیکن چونکہ جس مارفیم کے ساتھ جمع کا مارفیم استعمال ہوتا ہے وہ مارفیم خود اکیلے استعمال ہو سکتے ہیں اس لئے جمع کے مارفیم الگ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چند مارفیم ایسے بھی ہیں جو ایسے مارفیم کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں جو خود اکیلے نہیں آتے۔ مثلاً نیچے کے الفاظ دیکھئے:۔

اناڑی ۔ بھکاری ۔ مداری ۔ وغیرہ

ان میں سوال 'ی' کا ہے کہ آیا یہ ایک مارفیم کی حیثیت رکھتا ہے یا نہیں ی کے ساتھ جو حصے ہیں وہ اکیلے استعمال نہیں ہوتے۔ یعنی "اناڑ"۔ "بھکار" اور "مدار" وغیرہ اکیلے استعمال نہیں ہوتے۔ اب اگر ہمیں چند یا ایک ایسی مثالیں ملیں جس میں 'ی' آتا ہو اور جس کا دوسرا حصہ آزاد استعمال ہوتا ہو تو 'ی' کو ہم ایک الگ مارفیم مان سکتے ہیں۔ یہ مثالیں ہیں شکاری؛ کباڑی وغیرہ۔ ان میں ہم 'شکار' اور 'کباڑ' الگ کر سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے کی مثالوں میں بھی 'ی' الگ کر سکتے ہیں اور اس کے معنی ہوں گے "والا" یا "کرنے والا"۔

اس طرح کی ایک اور مثال ذیل میں دی جاتی ہے: عام طور سے ہم ذیل کے الفاظ میں ایک ہی مارفیم سمجھتے ہیں کیونکہ ان کو توڑا نہیں جاتا ہے:

حیرت ۔ شہرت ۔ سیرت ۔ قدرت ۔ وغیرہ

ان میں ہم 'ت' الگ کر سکتے ہیں اگر ہمیں کچھ ایسی مثالیں مل جائیں جہاں 'ت' الگ کرنے سے باقی ماندہ بھی بامعنی معلوم ہوں۔ ایسی چند مثالیں ہیں: سلامت ؛ غیرت ۔ لعنت۔ یہاں ہم 'سلام'، 'غیر'، 'لعن'، الگ اور 'ت'، دوسرا مارفیم مان سکتے ہیں۔ 'ت' کے معنی "اسمیانہ" کے ہوں گے۔

اب تیسرے قسم کی مثال لیجئے۔ اس میں وہ لسانی روپ شامل ہیں جو صرف ـــــ

ایک ہی روپ کے ساتھ آتا ہے۔ اگر یہ لسانی روپ کسی ایسے مارفیم کے ساتھ آتا ہے جو خود آزاد روپ سے استعمال ہوتا ہو یا خود دوسرے کسی مارفیم کے ساتھ آتا ہو تو یہ لسانی روپ ایک مارفیم سمجھا جاسکتا ہے۔ انگریزی میں اس کی کئی مثالیں ہیں۔ مثلاً crayfish
cranberry وغیرہ۔ ان میں سوال یہ ہے کہ cray
اور -cran مارفیم ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ جس کے استعمال ہوئے ہیں (یعنی fish
اور berry وہ خود آزادانہ روپ سے استعمال ہوتے ہیں اس لئے cray اور
-cran بھی مارفیم ہیں۔

مندرجہ بالا وہ چند اصول ہیں جن کی مدد سے ہم کسی بھی زبان کے مارفیم کا تجزیہ کر سکتے ہیں اور ان کو الگ الگ کر کے پہچان سکتے ہیں۔ اس بات کا اعادہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی زبان میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ان سب اصولوں کا اطلاق ہوسکے لیکن ہمیں کرنا یہی چاہئے کہ ایک ایک کر کے ان سب اصولوں کا اطلاق اس زبان کے مواد پر کریں۔

باب۔ 5

تصریف اور اشتقاق

تصریف کیا ہے ؟

کسی ساق کے ساتھ استعمال ہونے والے ایسے پابند مارفیم جو قواعدی طور سے اہم ہوں ان کو تصریف کہتے ہیں۔ ساق (stem) کسی لفظ کا بنیادی حصہ ہوتا ہے۔ اس بنیادی حصہ میں مختلف پابند مارفیم جوڑے جا سکتے ہیں۔ جو لفظ میں کچھ تبدیلیاں کر کے مختلف قواعدی طور سے اہم الفاظ بناتے ہیں۔ ان پابند مارفیم کو تصریفی تعلیقیے (inflectional affixes) کہتے ہیں۔ لفظ کے وہ تمام روپ جو مختلف تصریفی علیقیوں سے مل کر بنتے ہیں مع اس بنیادی روپ کے اس لفظ کی گردان۔ (paradigm) کہلاتے ہیں۔

کسی ایک لفظ کی بنیادی شکل (ساق) میں جو مختلف تصریفی تعلیقیے جوڑے جا سکتے ہیں ان کی تعداد لفظ پر منحصر ہے۔ مختلف الفاظ میں ان کی تعداد مختلف ہو سکتی ہے۔ یہ بات ہم چند الفاظ کے گردان کا جائزہ کر سکتے ہیں:۔

لڑکا	تعلیقیے	جا	تعلیقیے	ہو
لڑکا	-a	جا	-a	ہونا
لڑکے	-e	جانا	-na	ہے
لڑکوں	-õ	جاتا	-ta	ہیں
		جارہا	-raha	تھا
		گیا	-gaya	تھے
		جائیگا	-ega	تھیں

جائیں گے	-ẽge-
جاؤں گا	-ũga-
جائے گی	-egi-
جاؤں گی	-ũgi-

اوپر دی ہوئی مثالوں میں مختلف الفاظ کی گردانوں (paradigm) میں تعلیقیوں کی تعداد مختلف ہے۔ آخری ساق 'ہو' کی مختلف روپ غصبی مارفیم ہیں۔ یہاں یہ سب تعلیقیے (morpheme) تصریفی تعلیقیے ہیں کیونکہ کسی جملے میں ان کی قواعدی اہمیت ہے۔

تصریف مارفولوجی کا وہ حصہ ہے جس میں ہم تصریفی تعلیقیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مارفولوجی کا باقی حصہ اشتقاق، مارفولوجی میں ہم الفاظ کی سطح تک زبان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ الفاظ میں دو طرح سے پابند مارفیم ہو سکتے۔ ایک وہ جو ساق کا حصہ ہیں یہ اشتقاقی تعلیقیے کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو ساق کا حصہ نہیں ہیں یہ تصریفی تعلیقیے کہلاتے ہیں۔ یعنی کسی لفظ میں سے اگر سب تصریفی تعلیقیے الگ کر دیے جائیں تو جو باقی بچے گا وہ ساق ہوگا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کسی لفظ کے وہ مختلف روپ جو مختلف تصریفی تعلیقیوں کے جوڑنے سے بنتے ہیں وہ مع ساق کے اس ساق کی گردان (paradigm) کہلاتے ہیں۔ لیکن زبان میں کچھ ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں جو غیر لچکدار ہوتے ہیں یعنی جن کا صرف ایک روپ ہوتا ہے اور جن میں کوئی تصریفی تعلیقیہ جوڑا نہیں جا سکتا۔ مثلاً اردو میں 'مگر۔ لیکن' بلکہ۔ پر۔ نہیں۔ وغیرہ۔ ایسے الفاظ کو لفظ اور ساق دونوں ہی کہا جائے گا اور ان کی گردان میں صرف وہ ہی ایک لفظ ہوگا۔

تصریف میں وہ تعلیقیے شامل ہیں جو کسی ساق میں جوڑنے پر قواعدی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

تصریف اور اشتقاق

کسی مادہ پر جو مختلف پابند مارفیم جوڑے جا سکتے ہیں وہ دو طرح کے ہو سکتے ہیں ایک وہ جو مادہ (morph) کو ساق یا بنیاد (stem) بناتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو ساق میں قواعدی تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ اول الذکر قسم کے پابند مارفیم اشتقاقی مارفیم اور دوسری قسم کے تصریفی مارفیم کہلاتے ہیں۔ مثلاً خوش میں جم 'نا' سابقہ جوڑیں تو 'ناخوش' بنتا ہے۔ 'خوش'

اور ناخوش دونوں ساق کی حیثیت رکھتے ہیں اور جملے میں ان کا استعمال کوئی قواعدی تبدیلی پیدا نہیں کرتا مثلاً وہ خوش ہے۔ وہ ناخوش ہے۔ لیکن تصریفی مارفیم قواعدی اہمیت رکھتا ہے اور تصریفی مارفیم کی تبدیلی قواعدی تبدیلی پیدا کرے گا۔ مثلاً "کتاب" میں اگر ہم "وں" جوڑیں تو قواعدی تبدیلی ہوگی۔ "کتاب" ساق ہے لیکن "کتابوں" ساق نہیں ہے بلکہ اس میں کتاب ساق ہے اور "وں" ایک تصریفی مارفیم ہے۔ ایک ہی جملے میں دونوں استعمال نہیں ہو سکتے۔ "یہ کتاب ہے" لیکن "یہ کتابوں ہے" نہیں ہو سکتا۔ اس طرح تصریف اور اشتقاق میں ایک فرق یہی ہے کہ تصریف ساق میں جوڑے جاتے ہیں اور قواعدی اہمیت رکھتے ہیں جبکہ اشتقاق بناتے ہیں اور ان کی قواعدی اہمیت نہیں ہوتی۔

تصریف اور اشتقاق میں فرق

تصریف اور اشتقاق میں ایک فرق اوپر بتایا جا چکا ہے۔ بعض وقت ان دونوں میں فرق مشکل ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے اس لئے کہ مختلف زبانوں میں تصریف اور اشتقاق کے اصول مختلف ہوتے ہیں۔ عمومی طور سے ہم ان دونوں میں ذیل کے اصولوں سے فرق کر سکتے ہیں۔

(۱) اگر ساق (مثلاً) اور تعلیقیہ کا جوڑ وہی تقسیم اور استعمال رکھتا ہو جو ایک واحد مارفیم کا ہو تو یہ تعلیقیہ اشتقاقی ہے اور یہ جوڑ اشتقاقی ساق ہوگا۔ مثلاً اردو میں "خوش" ایک ساق ہے۔ اس میں ہم ایک تعلیقیہ "ی" جوڑیں تو "خوشی" ایک نیا لفظ ملتا ہے۔ اس لفظ کا وہی استعمال ہے جو ایک مارفیم والے کسی لفظ کا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ذیل کے جملوں میں ان کا استعمال دیکھئے:۔

<u>مجھے خوشی ہے</u> — <u>مجھے اطمینان ہے</u>

"خوشی" میں دو مارفیم ہیں جبکہ "اطمینان" میں ایک مارفیم ہے۔ اسی طرح انگریزی کے لفظ teach میں ہم ایک er جوڑیں تو نیا لفظ ملتا ہے اس لفظ کا وہی استعمال اور تقسیم ہے جو کسی ایک مارفیم والے لفظ کی ہو سکتی ہے مثلاً۔ He is a good boy

He is a teacher اس کے برخلاف تصریفی جوڑ میں یہ صورت نہیں پائی جاتی۔ اگر کسی ساق میں کوئی تصریفی تعلیقیہ جوڑا جائے تو اس نئے لفظ کی جگہ کوئی ایک مارفیم والا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا ہے۔ مثلاً انگریزی میں teach میں s جوڑا جائے

تو plays ایک تصریفی جوڑ ہے جس کی بجائے کوئی ایک مارفیم کا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا He plays well وغیرہ
اس لئے play ایک تصریفی جوڑ ہے اور s- ایک تصریفی لاحقہ ہے۔
اردو میں 'کتابیں' ایک تصریفی جوڑ ہے۔ کیونکہ اس کی جگہ ایک مارفیمی لفظ استعمال نہیں ہوسکتا:۔

یہ کتابیں ہیں۔ *یہ کتاب ہیں۔ *یہ کرسی ہیں۔

اوپر بیان کیا گیا تصریفی اور اشتقاقی فرق یہ بھی معنی رکھتا ہے کہ جبکہ تصریفی تعلیقیہ جوڑنے پر ساق کا جو بڑا روپ درجہ تھا وہی قائم رہتا ہے۔ جبکہ اشتقاقی تعلیقیہ جوڑنے پر وہ روپ درجہ نہیں رہتا جو ساق کا تھا۔ مثلاً اوپر دی گئی مثال میں 'کتاب' کا درجہ 'اسم' کا ہے اور 'کتابیں' کا درجہ بھی وہی ہے یعنی 'اسم'۔ اس لئے 'ایں' ایک تصریفی لاحقہ ہے۔ دوسری مثال میں 'خوشی' اسم ہے جبکہ خوش صفت ہے۔ یعنی 'ی' کے جوڑنے سے لفظ کا روپ درجہ (form class) بدل گیا۔ اس لئے 'ی' یہاں پر ایک اشتقاقی لاحقہ ہے۔

(۲) ایک ہی روپ درجہ اور معنی کے اشتقاقی لاحقے عام طور سے بہت سے مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں جبکہ تصریفی لاحقے عام طور سے ایک ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً اردو میں چھوٹے، ناپ (diminutive) کی چیزوں کے لئے مختلف تصغیری لاحقے استعمال ہوتے ہیں۔ کتاب۔ کتابچہ ؛ ڈبہ۔ ڈبیہ ؛ بابو۔ ببوا۔ اسی طرح صفت یا اسم سے اسم بنانے کے لئے بھی جو اشتقاقی لاحقہ اردو میں استعمال ہوتے ہیں وہ بھی مختلف (varied) ہوتے ہیں۔ مثلاً نیک۔ نیکی ؛ بچہ۔ بچپن ؛ اس کے برخلاف تصریفی لاحقہ عام طور سے ایک ہی ہوتے ہیں جمع کا لاحقہ ایں / اوں' ہی ہوگا۔ اور ماضی کا 'یا / ئی' ہوگا۔ یہی صورت انگریزی اور دوسری زبانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ انگریزی میں جمع کا مارفیم جو کہ تصریفی لاحقہ ہے وہی /s = iz/ رہتا ہے جبکہ اشتقاقی لاحقے مختلف ہوتے ہیں مثلاً اسم سے دوسرے اسم بنانے کے لئے مختلف لاحقے استعمال ہوتے ہیں جیسے king kingdom
boy boyhood, high height broad breadth
head, headship ہر ایک میں ایک مختلف اشتقاقی لاحقہ ہے جبکہ

ان سب کے معنی ایک ہیں۔

اس طرح تصریفی لاحقے تعداد میں کم اور زیادہ یکسانیت والے ہوتے ہیں۔ جبکہ اشتقاقی تعلیقے تعداد میں زیادہ اور مختلف ہوتے ہیں۔

انگریزی اور اردو میں سابقے صرف اشتقاقی ہوتے ہیں جبکہ لاحقے اشتقاقی اور تصریفی دونوں طرح کے ہو سکتے ہیں۔ اردو میں نا ۔ لا ۔ بے ۔ غیر ۔ با ۔ وغیرہ سابقے اشتقاقی ہیں جیسے ان الفاظ میں: نالائق ۔ لاتعداد ۔ بےصبر ۔ غیرارادی ۔ باقاعدہ وغیرہ۔ جمع کا لاحقہ تصریفی ہے۔ جبکہ اسمیانہ کا لاحقہ 'ی' (جیسے خوشی۔ بےچینی وغیرہ میں) اشتقاقی ہے۔ انگریزی میں سابقے un- , in- , re- وغیرہ اشتقاقی ہیں: مثلاً regain unable indirect وغیرہ میں جمع کا لاحقہ تصریفی اور اسمیانہ کا لاحقہ ness اشتقاقی ہے جیسے goodness وغیرہ میں

(۳) تصریفی لاحقے عام طور سے ساق نہیں بناتے ہیں۔ اگر کسی مادہ root میں کوئی تصریفی لاحقہ جوڑ دیا جائے تو اس کے بعد کوئی اور لاحقہ نہیں جوڑا جا سکتا۔ یعنی کسی لفظ میں آخری مارفیم تصریفی ہوگا۔ مثلاً 'خوشی' میں ہم 'وں' جوڑ دیں جو ایک تصریفی لاحقہ ہے تو 'خوشیوں' ملے گا جس میں اب کوئی دوسرا لاحقہ جوڑا نہیں جا سکتا۔ لیکن اشتقاقی تعلیقے کے بعد دوسرا اشتقاقی تعلیقہ یا تصریفی لاحقہ جوڑا جا سکتا ہے۔ جیسے خوش میں 'ی' جوڑنے کے بعد بھی جمع کا لاحقہ 'وں' جوڑا جا سکتا ہے اور 'خوشیوں' کا لفظ بنتا ہے۔ انگریزی میں بھی یہی صورتِ حال ہے۔ friends میں تصریفی لاحقہ جمع کا مارفیم جوڑنے کے بعد کوئی دوسرا لاحقہ نہیں بڑھایا جا سکتا یعنی friends کے بعد کوئی اور اضافہ ممکن نہیں۔ لیکن friend میں ship جو اشتقاقی لاحقہ ہے جوڑنے کے بعد بھی s- بڑھایا جا سکتا ہے۔ ایک اشتقاقی لاحقہ یا سابقہ جوڑنے کے بعد دوسرا اشتقاقی لاحقہ یا سابقہ بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً friend میں ly- بڑھانے کے بعد ness- کا اضافہ کیا جا سکتا ہے اور friendliness حاصل ہوگا۔ یا سابقہ کی مثال ہے anti international جس میں anti اور inter دونوں اشتقاقی سابقے ہیں۔

کسی بھی زبان میں کسی ایک لفظ میں جتنے بھی تصریفی یا اشتقاقی مارفیم استعمال ہو سکتے ہیں ان کو ایک خاص ترتیب میں ہی استعمال کیا جا سکتا ہے یعنی لفظ میں اس بات کی آزادی نہیں

ہوتی کہ مختلف مارفیم کو جو چاہے جگہ دیدی جائے بلکہ وہ ایک ہی ترتیب میں استعمال ہو سکتے ہیں مثلاً اردو میں لفظ خوشیاں میں تین مارفیم ہیں :۔ خوش۔ ی۔ آں۔ یہ تینوں سی ترتیب میں استعمال ہوں گے کوئی دوسری ترتیب جیسے 'ی خوش آں' یا خوش آں ی' وغیرہ کا استعمال نہیں ہوگا۔

تصریفی درجہ بندی

زبان میں معنی کا اظہار دو طرح کے مارفیم کے استعمال سے کیا جاتا ہے۔ ایک آزاد مارفیم اور دوسرے پابند۔ پابند مارفیم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک اشتقاقی اور دوسرے تصریفی۔ اشتقاقی مارفیم کا کوئی قواعدی رتبہ یا اہمیت نہیں ہوتی۔ جبکہ تصریفی مارفیم کی قواعدی اہمیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ کوئی ایک معنی جو ایک زبان میں اشتقاقی طور سے بیان کئے جائیں ضروری نہیں کہ ہر زبان میں اشتقاقی طور سے اس کا اظہار ہو۔ ہر زبان کا اپنا ایک نظام ہوتا ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ جو معنی کسی ایک زبان میں تصریفی طور سے بیان کیا جائے وہ دوسری زبان میں اشتقاقی طور سے کیا جائے۔

تصریفی طور سے جن معنی کا اظہار کیا جا سکتا ہے ان کو مختلف زمروں (categories) میں درجہ بند کر سکتے ہیں۔ اور ان کو ہم تصریفی زمرے (inflectional categories) کہتے ہیں۔ مختلف قواعدی معنی جن کا اظہار تصریف کے ذریعہ ہوتا ہے ان کو ہم اس لحاظ سے درجہ بند کر سکتے ہیں کہ وہ کس قسم کے کلمہ (part of speech) کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً کچھ ایسے تصریفی زمرے ہیں جو اسم کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں ان کو ہم اسمی تصریفی زمرے کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ تصریفی زمرے جو فعل کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں ان کو فعلی تصریفی زمرے کہتے ہیں۔ اس طرح کسی زبان میں استعمال ہونے والے تمام تصریفی تعلیقیوں کو ہم اسمی تصریفی۔ فعل تصریفی زمرے وغیرہ میں درجہ بند کرتے ہیں۔ مثلاً اسم کے ساتھ جو تصریفی زمرے استعمال ہوتے ہیں وہ عدد۔ شخص۔ جنس، نادر، حالت" ہیں۔

عدد نہ صرف اسمی تصریفی زمرہ ہے بلکہ یہ فعل کے ساتھ بھی ہے۔ اردو میں تو یہ زمرہ صفت کے ساتھ بھی پایا جاتا ہے۔ انگریزی میں صفت کے ساتھ یہ زمرہ نہیں پایا جاتا۔

لیکن انگریزی میں اسم ۔ فعل اور ضمیروں کے ساتھ عدد پایا جاتا ہے۔

اردو میں عدد کے دو زمرے ہیں: واحد اور جمع۔ اسم میں یہ لاحقے سے ظاہر کیا جاتا ہے: لڑکے ؛ کتاب ۔ کتابیں ۔ فعل میں یہ معاون یا امدادی فعل میں بھی دکھا یا جاتا ہے ۔ جیسے" ہے ۔ ہیں ؛ تھا ۔ تھے ۔ وغیرہ ۔ اسی طرح صفت میں اچھا ۔ اچھے کالا ۔ کالے وغیرہ ۔ ضمیروں میں بھی اس کا اظہار ہوتا ہے : مثلا میں ۔ہم ؛ مجھے ۔ ہمیں وغیرہ ۔

اردو میں واحد کے لئے بھی کسی وقت صفت اور فعل میں جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اس کو احترامی حالت honorific کہتے ہیں مثلا کسی شخص کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ" وہ بہت اچھے آدمی ہیں"۔

انگریزی میں عدد کا زمرہ اسم میں تو پایا ہی جاتا ہے مثلاً boy boys لیکن یہ فعل میں بھی پایا جاتا ہے۔ فعل خاص میں is are امدادی فعل میں was were وغیرہ۔ ضمیروں میں he they وغیرہ

ہسپانوی Spanish زبان میں بھی عدد ایک اہم زمرہ ہے ۔ یہاں اسم ۔ فعل اور "صفت" کے علاوہ تعکیر (article) میں بھی پایا جاتا ہے ۔ مثلاً: سفید فاختہ la paloma blanca دو سفید فاختے : las palomas blancas ۔ یہی حال جرمن زبان کا ہے ۔ جس میں تعداد کا زمرہ اسم ۔ فعل اور تعکیروں میں بھی پایا جاتا ہے ۔ مثلاً

(و :) بھائی محبت کرتا ہے — Der Bruder liebt

(ود) بھائی محبت کرتے ہیں — Die Brüder lieben

کچھ زبانوں میں عدد کے دو کے بجائے تین زمرے پائے جاتے ہیں: واحد تثنیہ ۔ اور جمع۔ یعنی دو کے لئے بھی فرق کیا جاتا ہے ۔ مثلاً عبرانی (Hebrew) اور عربی میں ۔ عربی میں تین الفاظ مسلم ۔ مسلمان ۔ مسلمون پائے جاتے ہیں ۔ پہلا ایک کے لئے دوسرا دو کے لئے اور تیسرا دو سے زیادہ کے لئے ۔

شخص (person) ایک ایسا زمرہ ہے جو اسم فعل ضمیروں وغیرہ کے ساتھ آتا ہے ۔ انگریزی اردو میں ضمیروں میں تو شخص کو بتانے کے لئے شخصی مارفیم کا استعمال ہوتا ہے جیسے: میں تم وہ ۔ فعل میں بھی انگریزی میں صرف واحد غائب کے لئے s کا استعمال ہے۔

باقی کے پہچان کے لئے ہمیں ضمیروں یا اسم کی جانچ کرنا ہوگی۔ اردو میں بھی ویسے تو تین صیغے ہیں، متکلم۔ مخاطب اور غائب لیکن اس کا صحیح اندازہ اسم اور ضمیروں سے نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً آدمی جاتا ہے۔ آدمی جاتے ہیں۔ ان دو جملوں میں 'آدمی' واحد اور جمع کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔ دوسرے اردو میں احترامی صیغہ ہونے کی وجہ سے واحد کو بھی جمع کے طور سے بولا جاتا ہے اس لئے 'فعل' سے 'شخص' کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔

ایک امریکی انڈین زبان۔ کری (Cree) میں شمولی متکلم (inclusive (first person)) اور اخراجی متکلم exclusive first person (میں بھی فرق کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس زبان میں بعید ضمیر غائب (Third person obviate) اور قریب ضمیر غائب (Third person proximate) میں بھی فرق کیا جاتا ہے۔

بہت سی زبانوں میں جنس gender بھی ایک تصریفی زمرہ ہوتا ہے۔ انگریزی میں یہ قواعدی زمرہ نہیں ہے کیونکہ اس کا اظہار صرف شخصی ضمیروں سے ہوتا ہے اور اس کے بدلنے سے جملے میں کوئی قواعدی فرق نہیں پڑتا ہے۔ لیکن دوسری زبانوں میں یہ قواعدی اہمیت رکھتا ہے مثلاً اردو میں۔ جرمن ۔ اسپینش وغیرہ میں اس کی اہمیت قواعدی ہے۔ اردو میں جنس کی دو قسمیں ہیں مذکر و مؤنث ہر 'اسم' چاہے تو وہ جاندار ہو یا بے جان مذکر کے طور پر استعمال ہوگا یا مؤنث کے طور پر۔ کوئی بھی اسم ناوابستہ یا مشترک (neuter) نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً میز رکھی ہے۔ کرسی اچھی ہے۔ قلم بڑا ہے۔ یعنی میز۔ کرسی قواعدی مؤنث ہیں اور قلم قواعدی مذکر ہے۔ جنس کا زمرہ اردو افعال اور صفت میں ہوتا ہے۔ جیسے یہاں اوپر کی مثالوں میں 'ی' مؤنث اور 'ا' مذکر کو ظاہر کرتا ہے۔

جرمن زبان میں تینوں قسمیں جنس کی پائی جاتی ہیں یعنی مذکر۔ مؤنث اور ناوابستہ۔ اور یہ فرق افعال۔ تنکیر (article) اور ضمیروں میں پایا جاتا ہے۔ ایک خاص بات جرمن زبان کے جنس کی یہ ہے۔ کہ جاندار چیزوں کے قواعدی جنس ضروری نہیں کہ وہ قدرتی جنس کے عین مطابق ہوں۔ مثلاً لڑکی madchen اور عورت weib دونوں کے لئے ناوابستہ تنکیر کا استعمال ہوتا ہے۔ یعنی das madchen اور das weib

اسی طرح بے جان چیزوں میں کچھ مذکر ہیں کچھ مؤنث اور کچھ ناوابستہ۔ گاڑی یا کار مذکر ہے

یعنی اس میں مذکر تعکیر کا استعمال ہوگا der wagen دیوار مؤنث ہے یعنی die wand کتاب نا وابستہ ہے یعنی das Buch 'اسم' کی چونکہ ایک اپنی مخصوص اندرونی جنس ہوتی ہے اس لئے اس میں جنس کے لئے تصریفی یا کوئی اور تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن 'صفت' کی اپنی کوئی جنس نہیں ہوتی اس لئے اس میں 'اسم' کے لحاظ سے تبدیلی ہوتی ہے۔ صفت میں یہ تبدیلی اردو جرمن اور اسپینش وغیرہ زبانوں میں ہوتی ہے۔ اسپینش اور جرمن میں تعکیروں میں بھی جنس کی بنیاد پر تبدیلی ہوتی ہے۔ جرمن کے تعکیروں کی مثال اوپر دی جا چکی ہے۔ اسپینش میں مثال یہ ہے:

میز	مؤنث	la mesa
کتاب	مذکر	el libro

اسم سے متعلق ایک اور قواعدی زمرہ حالت case کا ہے۔ بہت سی زبانوں میں حالت کے مطابق اسم میں تصریفی تبدیلی ہوتی ہے۔ کچھ زبانوں میں حالت کو ترتیب الفاظ سے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ حالت سے مراد ہے کہ فاعل اور مفعول میں کس قسم کا رشتہ ہے۔ اس رشتہ کو مختلف زبانوں میں مختلف طریقوں سے دکھایا جاتا ہے۔ انگریزی میں زیادہ تر یہ رشتہ ترتیب الفاظ سے دکھایا جاتا ہے۔ مثلاً ان دو جملوں میں Jack killed The lion The lion killed Jack فعل اور مفعول کی جگہ مقرر ہے۔ فعل سے جو پہلے ہے وہ فاعل اور مفعول فعل کے بعد ہے۔ اس طرح انگریزی میں اسم (فاعل) کی شکل میں 'حالت' کی وجہ سے تبدیلی نہیں ہے۔

اردو میں حالت کی وجہ سے فاعل میں تھوڑی بہت تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً 'لڑکا' واحد تعداد میں دو صورتوں میں استعمال ہو سکتا ہے: لڑکا جاتا ہے۔ لڑکے نے کہا۔ یہ فرق 'حالت' کی وجہ سے ہے۔ 'لڑکا' حالت فاعلی nominative case میں ہے۔ اور 'لڑکے' غیر فاعلی حالت oblique case میں ہے۔ اسی طرح 'لڑکوں' بھی دو شکلوں میں استعمال ہوتا ہے:۔ لڑکے جاتے ہیں۔ لڑکوں نے کہا۔ پہلا حالتِ فاعلی اور دوسرا حالتِ غیر فاعلی میں ہے۔ اس طرح اردو میں دو اہم حالتیں ہیں۔ سنسکرت اور لاطینی زبان میں حالت case کی کئی قسمیں ہیں۔ سنسکرت میں یہ آٹھ ہیں یعنی کوئی اسم آٹھ شکلیں حالت کے مطابق رکھ سکتا ہے۔ لاطینی میں سات حالتیں بتائی جاتی ہیں۔ ہر حالت

کے لئے اسم ایک مختلف لاحقہ لے تا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لاطینی میں ترتیب الفاظ کی اتنی اہمیت نہیں ہے کیونکہ اسم کا فعل سے رشتہ اسم کے ساتھ استعمال ہوئے لاحقہ سے واضح ہو جاتا ہے۔

انگریزی میں حالت صرف ضمیروں (pronouns) میں پایا جاتا ہے۔ اور ان سے صرف دو حالتوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ فاعلی حالت کے لئے they we she he اور مفعولی حالت کے لئے بالترتیب me us her him باقی حالتوں کو ترتیب الفاظ اور دوسرے الفاظ مثلاً الفاظ جار کی مدد سے دکھایا جاتا ہے۔

فعل کے ساتھ بھی کئی تصریفی زمرے منسلک ہیں۔ یہ زمرے ہیں: زمانہ (tense) کیفیت (aspect) طور (mood)، طور (voice) زمانہ فعل کا وقت سے رشتہ بتاتا ہے۔ انگریزی میں فعل زمانہ حال اور ماضی کے لئے تصریفی تبدیلی کرتا ہے۔ مستقبل کے لئے دوسرے امدادی الفاظ کا سہارا لیا جاتا ہے۔

اردو میں تینوں زمانے ماضی۔ حال۔ مستقبل تصریفی عمل سے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً کھاتا کھا رہا۔ کھایا۔ کھائے گا۔ وغیرہ۔ کچھ زبانوں میں مذکورہ بالا زمانے کی تفریق کے علاوہ دوسرے قسم سے بھی تفریق کی جاتی ہے۔ مثلاً جرمن زبان میں ماضی اور غیر ماضی۔ رومانس زبانوں میں تین طرح کی تفریق کی جاتی ہے:۔ ماضی۔ غیر ماضی۔ اور لاوقتی (Time less)

کیفیت کا تعلق زمانے سے نہیں ہے بلکہ وقتی تقسیم Temporal distribution سے ہے۔ یعنی آیا کام مکمل ہوا یعنی تمامی کیفیت perfective aspect ہے یا کام نامکمل ہے یعنی ناتمامی کیفیت (imperfective aspect) ہے۔
اردو اور انگریزی میں بھی یہ دونوں کیفیتیں تصریفی ہیں۔ اردو میں رہا۔ رہی وغیرہ نامکمل یا ناتمامی کیفیت ظاہر کرتا ہے اور ہوا۔ چکا وغیرہ تمامی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔

لاطینی میں ہر طور اور تینوں زبانوں کے لئے الگ الگ کیفیت کے دونوں قسموں کو مختلف تصریفی لاحقوں سے دکھایا جاتا ہے۔

طور mood بھی فعلی الفاظ کے ساتھ ہی ایک زمرہ ہے لیکن ہر زبان میں یہ تصریفی زمرہ نہیں ہے۔ بلکہ بہت سی زبانوں میں طور کو مختلف الفاظ سے دکھایا جاتا ہے۔ طور سے مطلب

ہے کہ بولنے والے کا کسی کام یا واقعہ کی طرف کیا رجحان یا رویہ ہے۔ مثلاً بولنے والا واقعہ کو اصلی اور واقعی سمجھتا ہے اس کو اشاری طور (indicative mood) کہتے ہیں۔ بولنے والا کسی خواہش کا اظہار کرتا ہو تو اس کو تمنائی طور optative mood کہتے ہیں۔ اگر بولنے والا کسی کو کچھ کرنے کے لئے کہتا ہو تو اس کو ترغیبی طور (hortatory mood) کہتے ہیں۔ اگر بولنے والا کسی کام کسی اور سے پابند یا مشروط سمجھتا ہے تو اس طور کو احتمالی طور subjunctive mood کہتے ہیں۔

انگریزی اور اردو میں طور mood تصریفی زمرہ نہیں ہے۔ ان زبانوں میں مختلف مخصوص الفاظ کے استعمال سے مختلف طور کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے لاطینی میں تینوں زمانے اور کیفیت کے لئے مختلف طور کے لئے تصریفی زمرے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ایک اور تصریفی زمرہ جو فعل سے متعلق ہے وہ ہے طور (voice) اس طور کے ذریعہ فعل اور فاعل کے رشتہ کو ظاہر کیا جاتا ہے خاص طور سے یہ مفعول سے کس طرح متعلق ہیں۔ طور دو طرح کے ہوتے ہیں: طور معروف (active voice) اور طور مجہول (passive voice) طور معروف میں فاعل یعنی قواعدی فاعل یا مبتدا کام کرنے والا ہے۔ طور مجہول میں جو قواعدی فاعل یا مبتدا ہے اس پر کام کیے جانے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ انگریزی اور اردو میں طور کا یہ فرق نحوی اعتبار سے دکھایا جاتا ہے یعنی چند مخصوص الفاظ کی مدد سے اور جملے میں الفاظ کی ترتیب سے۔ اس لئے ان زبانوں میں معروف و مجہول معنی تصریفی زمرے سے نہیں دکھائے جاتے ہیں۔ لیکن اور زبانوں میں یہ تصریفی زمرے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً لاطینی میں۔ اس طرح لاطینی وہ زبان ہے جس میں ایک طرف طور mood اور voice اور دوسری طرف زمانہ اور کیفیت aspect کے لحاظ سے مختلف تصریفی زمرے سے ایک لفظ کے معنی میں فرق کیا جاتا ہے۔ لاطینی میں ان سب زمروں کے فرق کو ہم ایک مثال سے واضح کر سکتے ہیں۔ ایک لفظ لاطینی میں regere ہے جس کے معنی ہیں 'حکومت کرنا' اس کے مختلف زمروں کے لحاظ سے ذیل میں یہ تختی دی گئی ہے۔

زمانہ/کیفیت		(mood) طور اشاری معروف	اشاری مجہول	احتمالی معروف	احتمالی مجہول	امر معروف	امر مجہول
ناتمام	حال	regis	regeris	regas	regaris	rege	regere
	ماضی	regebas	regebaris	regeres	regereris	—	—
	مستقبل	reges	regeris	—	—	regito	regitor
تمام	حال	rexisti	rectus es	rexeris	rectus sis	—	—
	ماضی	rexeras	rectus eras	rexisses	rectus esses	—	—
	مستقبل	rexeris	rectus eris	—	—	—	—

جیساکہ اس تختی سے ظاہر ہے لاطینی ۳۶ ممکن اکائیوں میں سے واقعتاً ۲۴ اکائیاں ہی استعمال کرتی ہے ۔ ان میں ۱۹ مارفولوجی ترکیبیں ہیں ۔ اور ۵ نحوی ترکیبیں ہیں ۔اس ایک مثال سے ہم فعل کی مختلف تصریفی زمروں کو دیکھ سکتے ہیں۔

ہر زبان میں اس کی اپنی ساخت کے مطابق تصریفی زمرے ہوتے ہیں۔ کوئی ایک تصریفی زمرہ عام طور سے کسی ایک قسم کلمہ (parts of speech) سے منسلک سمجھا جاتا ہے۔ جیسے عدد number کا زمرہ اسم سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بہت سی زبانوں میں تعداد کا فرق تصریفی طور سے اسم اور فعل دونوں میں کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی زبانوں میں اردو اور انگریزی دونوں شامل ہیں ۔ جہاں واحد اور جمع کی تفریق اسم اور فعل دونوں میں کی جاتا ہے۔

ایک بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ایک مارف ایک سے زیادہ تصریفی زمرے کی نمائندگی کرسکتا ہے ۔ مثلاً اردو لفظ "لڑکے" ۔ جو جملہ "لڑکے جا رہے تھے" میں استعمال ہوا ہے ۔ میں ے /e/ عدد جمع اور حالت (case) دونوں کو ظاہر کرتا ہے۔

اوپر دیئے گئے اسم اور فعل کے تصریفی زمرے بہت اہم ہیں۔ چند دوسرے تصریفی زمرے صفت اور دوسرے اقسام کلمہ کے متعلق بھی ہیں جو اتنے اہم نہیں ہیں۔

اشتقاقی درجہ بندی

اگر الفاظ میں سے سارے تصریفی لاحقے الگ کر لئے جائیں تو جو کچھ بچے گا وہ ساق کہلائیں گے۔ یہ ساق ایک مارفیم کے یا ایک سے زیادہ مارفیم کے ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی ساق ایک سے زیادہ مارفیم سے بنا ہو تو اس کو اشتقاقی ترکیب کہیں گے۔ مثلاً نالائقوں میں سے اگر تصریفی لاحقے 'وں' نکال دیں تو 'نالائق' بچا جس میں ایک سے زیادہ مارفیم ہیں اس لئے 'نالائق' ایک اشتقاقی ترکیب ہے۔ اشتقاقی ترکیبیں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ مارفیمی ساخت کے اعتبار سے اشتقاقی تراکیب کو ذیل میں درجہ بند کر کے دکھایا گیا ہے۔

(۱) سادے ساق simple stem یہ ایک مارفیم کے ساق ہوتے ہیں۔

مثلاً آپ۔ شام۔ بہادر۔ وغیرہ۔

(۲) اشتقاقی ساق۔ یا اشتقاق۔ اس میں ایک سے زیادہ مارفیم ہوتے ہیں۔ ان کو دو خاص درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (الف) ثانوی اشتقاقی ساق۔ اس میں کم از کم ایک حصہ خود ایک ساق ہوتا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) ثانوی اشتقاق۔ اس میں کم از کم ایک ساق اور دوسرا ایک اشتقاقی لاحقہ ہوتا ہے۔ مثلاً:

ضرورت مند۔ ضرورت۔ مند
ٹھنڈک۔ ٹھنڈ۔ ک
خطرناک۔ خطر۔ ناک

(۲) ساق مرکب۔ اس میں کم از کم دو ورنہ دو سے زیادہ ساق ہوتے ہیں۔ مثلاً

خوشحال:۔ خوش۔ حال
خوش گو:۔ خوش۔ گو
کم بخت۔ کم۔ بخت
بدتمیز۔ بد۔ تمیز

(ب) ابتدائی اشتقاقی ساق۔ اس میں کوئی بھی مارفیم ایک مکمل ساق نہیں ہوتا۔ یہ بھی دو طرح کے ہو سکتے ہیں:۔

(۱) ابتدائی اشتقاق۔ اس میں ایک مارفیم تو اشتقاقی تعلیقیہ derivational

(affix) ہوتا ہے اور دوسرا مادہ (stem) ہوتا ہے۔ مثلاً اردو میں

آہٹ۔ 'آ' مادہ۔ اور 'ہٹ' اشتقاق تعلیقیہ ہے۔

نوخیز۔ 'نو' مادہ۔ اور 'خیز' اشتقاق تعلیقیہ ہے۔

(۲) مادہ مرکب (root compound) اس میں کوئی بھی مارفیم اشتقاق تعلیقیہ نہیں ہوتا۔ بلکہ دو یا دو سے زیادہ مادّہ ہوتے ہیں۔ مثلاً خوشامد۔ درگاہ۔ برملا۔ وغیرہ

اشتقاقی ترکیبوں کو ان میں اقسامِ کلمہ (part of speech) کے لحاظ سے بھی درجہ بند کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہم اشتقاقی تراکیب کو دو بڑے گروپ میں بانٹ سکتے ہیں۔ ایک وہ جن میں کم از کم ایک مارفیم بنیادی لفظ ہے۔ دوسرے وہ جن میں بنیادی لفظ صاف طور سے نمایاں نہیں ہے۔

I جن میں بنیادی لفظ نمایاں ہے۔ ان کو بھی قسمِ کلمہ کے لحاظ سے کئی درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) بنیادی مارفیم اسم ہو اور کل اشتقاقی ترکیب ایک اور اسم ہو۔ مثلاً بادشاہت۔

اشتقاقی ترکیب ایک صفت اور بنیادی لفظ اسم:

دلفریب۔ دلکش۔ اشکبار۔ بارآور۔ وغیرہ

(۲) بنیادی مارفیم ایک صفت ہو۔ اور اشتقاقی ترکیب ایک اسم۔

ہریالی — 'ہرا' صفت ہے اور 'ہریالی' اسم ہے۔

ٹھنڈک۔ 'ٹھنڈا' صفت ہے اور 'ٹھنڈک' اسم ہے۔

(۳) بنیادی مارفیم فعل ہو اور اشتقاقی ترکیب ایک اسم۔

گھبراہٹ۔ 'گھبرانا' فعل ہے اور 'گھبراہٹ' اسم ہے۔

رہائش۔ 'رہنا' فعل ہے اور 'رہائش' اسم ہے۔

پیاس۔ 'پینا' فعل ہے 'پیاس' اسم ہے۔

'بکواس'۔ 'بکنا' فعل ہے اور 'بکواس' اسم ہے۔

(۴) بنیادی مارفیم ایک فعل متعلق (adverb) اور اشتقاقی ترکیب ایک صفت ہو۔ مثلاً:۔

"اوپری": 'اوپر' ایک فعل متعلق ہے اور 'اوپری' ایک صفت ہے۔
"نچلی":۔ میں 'نیچے' ایک فعل متعلق ہے اور "نچلی" صفت ہے۔
II وہ ترکیبیں جن کے مارفیم شکل کے لحاظ سے کسی خاص قسم کلمہ سے متعلق نہ ہوں۔
مثلاً: کھوّا (پیٹو)۔ 'کھانا' اور 'کام کرنے والا' مارفیم سے بنا ہے۔ لیکن 'کھانا' فعل اور اسم دونوں ہے۔
بھگوڑے۔ 'بھاگنا' اور 'والا' مارفیم سے بنا ہے۔ 'بھاگنا' فعل اور اسم کوئی بھی ہو سکتا ہے۔

باب ۔ ۵

نحو کیا ہے؟

نحو SYNTAX کی تعریف

ایسی تراکیب کا تجزیہ اور مطالعہ جن میں صرف آزاد روپ شامل ہوں اس کو (نحو) کہتے ہیں۔ نحو کی تعریف ہم یوں بھی کر سکتے ہیں کہ یہ ان اصولوں کا مطالعہ ہے جن کے مطابق ہم مختلف تراکیب کو زیادہ بڑی تراکیب میں ترتیب دیتے ہیں ــــ یہ بڑی تراکیب دو الفاظ سے لے کر پورے جملے تک کی ہو سکتی ہیں۔

ان تعریف میں اہم بات یہ ہے کہ نحو صرف آزاد روپوں یا الفاظ کے جوڑنے (combination) کے اصولوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ چاہے یہ ایک مارفیم کے ہوں یا ایک سے زیادہ مارفیم سے بنے ہوئے ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جوڑ جو الفاظ سے بنائے جاتے ہیں دو الفاظ سے لے کر ایک بڑے جملے تک کے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً 'اچھا آدمی' دو الفاظ کا جوڑ ہے جو ایک نحوی ترکیب کہلائے گی۔ اسی طرح 'وہ اچھا آدمی ہے' ایک جملہ ہے۔ یہ بھی ایک نحوی ترکیب ہے کیونکہ اس میں الفاظ کا یا آزاد روپوں کا جوڑ ہے۔ اسی طرح بڑے اور پیچیدہ جملے بھی نحوی ترکیب ہوتے ہیں۔ مثلاً "وہ آدمی جو کل آپ سے ملا تھا اچھا آدمی ہے" یہ بھی ایک نحوی ترکیب ہے۔ اس طرح یہ تمام تراکیب یا جوڑ (combination) نحوی ترکیب ہیں اور ان کا مطالعہ ہم نحو میں کریں گے۔ نحو میں ہم ان اصولوں کو اخذ کریں گے جن کے مطابق زبان میں الفاظ یا آزاد روپوں کو بڑی تراکیب میں ترتیب دے کر استعمال کیا

جاتا ہے۔

نحو اور مارفولوجی کا فرق

تعریف کے لحاظ سے مارفولوجی اور نحو میں فرق کرنا بہت آسان ہے۔ مارفولوجی میں ہم لفظ کی سطح تک زبان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ جبکہ نحو میں ہم دو الفاظ یا دو سے زیادہ الفاظ (جملے تک) کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

مارفولوجی میں کسی زبان میں الفاظ کی ساخت، ان میں مارفیم کی ترتیب، اور مارفیم کی قسمیں وغیرہ کا مطالعہ ہوتا ہے۔ مختلف الفاظ کن اصولوں کے تحت ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ترکیب میں اور پورے جملے میں استعمال ہوتے ہیں اس کا مطالعہ نحو میں ہوتا ہے۔

اگر ہم کسی لفظ کا تجزیہ کریں تو ہمیں ایک مارفیم یا ایک سے زیادہ مارفیم مل سکتے ہیں۔ مثلاً 'کرسی' ایک لفظ ہے اور ایک مارفیم بھی۔ لیکن 'کرسیاں' ایک لفظ تو ہے لیکن یہ ایک مارفیم نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں دو مارفیم 'کرسی' اور 'اں' ہیں۔ 'کرسیاں' ایک مارفولوجیکل ترکیب ہے کیونکہ اس کے تجزیہ پر ہمیں جو مارفیم ملتے ہیں ان میں ایک پابند مارفیم ہے۔ ایک نحوی ترکیب کا اگر ہم تجزیہ کریں تو اس کے جزو متصل میں سے بھی پابند اکائی نہیں ہوگی۔ اس لئے مثال کے طور سے 'اچھی کرسیاں' ایک نحوی ترکیب ہے کیونکہ اس کے دو متصل اجزا 'اچھی' اور "کرسیاں" میں سے کوئی بھی پابند مارفیم نہیں ہے۔ مارفولوجی اور نحو کے فرق کو سمجھنے کے لئے نیز نحو میں ہی مزید مطالعہ کے لئے چند ایسی اصطلا میں جن کا استعمال نحو میں ناگزیر ہے کا سمجھنا ضروری ہے۔ یہ اصطلا میں نحو کے لئے بنیادی اوزار (basic Term) ہیں۔ ان میں سے ترکیب (construction) جزو (constituent) جزو متصل (Immediate Constituent) وغیرہ بہت اہم ہیں۔

ترکیب (Construction)

مارفیم یا الفاظ کے کسی بھی اہم گروپ یا گروہ کو ہم ترکیب کہتے ہیں۔ اس طرح ایک پورا جملہ بھی ایک ترکیب ہے اور صرف دو مارفیم کا بھی گروہ ایک ترکیب کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک جملہ لیجئے: وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا میرا دوست ہے۔ اس میں 'دبلا آدمی' 'وہ دبلا آدمی' 'جو کل آپ سے ملا تھا' میرا دوست' وغیرہ سب ہی ترکیبیں ہیں۔ اس طرح پورا جملہ بھی ایک ترکیب ہے۔ لیکن 'تھا میرا' ایک ترکیب نہیں ہے حالانکہ جملے میں یہ دونوں الفاظ بالکل قریب بولے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کا کوئی قریبی قواعدی رشتہ نہیں ہے اور یہ ایک اہم گروہ نہیں بناتے ہیں۔ ترکیب کی تعریف ہی یہ ہے کہ اس میں کم سے کم دو مارفیم یا الفاظ ہوں اور دوسرے یہ دونوں یا جتنے بھی ہوں آپس میں مل کر ایک اہم گروہ بناتے ہوں۔

اگر ترکیب میں دو ایسے مارفیم ہیں جن میں سے ایک پابند ہے تو یہ ترکیب نحوی نہ ہو کر مارفولوجیکل ترکیب ہوگی۔ مثلاً 'کرسیاں' میں دو مارفیم ہیں لیکن دو الفاظ نہیں ہے اور ان میں سے ایک پابند مارفیم ہے اس لئے یہ ایک مارفولوجیکل ترکیب ہے نا کہ نحوی۔ لیکن اگر دو الفاظ الگ الگ ہوں جیسے 'کرسیوں پر' یا 'دبلا آدمی' تو یہ نحوی ترکیبیں ہیں۔

کسی ترکیبی تجزیہ سے ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کون کون سے الفاظ کس جملے میں ایک دوسرے سے قواعدی اعتبار سے زیادہ قریب ہیں (اگرچہ وہ ایک دوسرے سے فاصلے پر ہوں) اور کون کون سے الفاظ ایک دوسرے سے قریب نہیں ہیں (اگرچہ وہ ایک دوسرے سے نزدیک بولے گئے ہوں) اوپر کے جملے میں 'تھا میرا' قریب ہوتے ہوئے بھی ترکیب نہیں ہیں اور 'آدمی' اور 'دوست' دور ہوتے ہوئے بھی قریب ہیں۔

جزو ([illegible])

ایک 'جزو' ایک ایسا لفظ یا ایسی ترکیب (یا مارفیم) ہے جو کسی بڑی ترکیب کا ایک حصہ ہو۔ مثلاً اوپر کے جملے میں 'وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا میرا دوست ہے' میں سب ہی الفاظ جزو میں ہیں کیونکہ وہ بڑی ترکیب یعنی جملے میں ایک حصہ ہیں۔ اسی طرح 'دبلا آدمی' 'میرا دوست' وغیرہ بھی جزو ہیں۔ لیکن 'تھا میرا' یا 'آدمی جو' جزو نہیں ہیں

کیونکہ وہ خود کوئی ترکیب نہیں ہیں۔ اسی طرح یہ پورا جملہ بھی ایک جزو نہیں ہے کیونکہ یہ کسی دوسری بڑی ترکیب کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ترکیب اور جزو دونوں ہی قواعدی طور سے اہم ہیں یعنی وہ نہ صرف بامعنی ہوں بلکہ ان کے اجزا ایک دوسرے سے منسلک ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ترکیب میں ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ اجزا (مارفیم یا الفاظ) ہوتے ہیں جبکہ جزو صرف ایک مارفیم یا ایک لفظ بھی ہو سکتا ہے۔

جزو متصل (Immediate Constituent)

'جزو متصل' کا تصور بہت اہم ہے۔ نحو میں مطالعہ اور تحقیقات کافی حد تک اس بات پر ہی منحصر کرتی ہے کہ کسی ترکیب یا جملے کے 'اجزائے متصل' کیا ہیں۔

'جزو متصل' ان دو یا چند جزو میں سے ایک ہے جن سے کوئی ترکیب بالواسطہ بنی ہو۔ مثلاً اوپر دی ہوئی مثال 'وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا میرا دوست ہے" میں جو دو جزو متصل ہیں وہ یہ ہیں: "وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا" اور "میرا دوست ہے"۔ اس کے علاوہ "دبلا آدمی" ایک جزو متصل ہے "وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا" کا۔ لیکن "تھا میرا" یا 'ملا تھا میرا' کوئی جزو متصل نہیں ہیں کیونکہ یہ کوئی بھی ترکیب کو بالواسطہ نہیں بناتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر دی گئی تعریف سے ظاہر ہے کسی بھی ترکیب کے دو جزو متصل ہوتے ہیں یعنی ان دو سے مل کر کوئی ترکیب کو بنایا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی تین بھی جزو متصل ہو سکتے ہیں کیونکہ بعض وقت دو میں تقسیم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً 'پان بیڑی سگریٹ' ایک ایسی ترکیب ہے جس میں "پان بیڑی۔ سگریٹ" یا "پان۔ بیڑی سگریٹ" دونوں ہی جزو متصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس میں تین جزو متصل مقرر کئے جائیں یعنی" پان۔ بیڑی۔ سگریٹ"۔ اسی طرح "فٹ۔ کو۔ سیکنڈ" ایک ایسی ترکیب ہے جس میں تین جزو متصل مقرر کئے جانے چاہیں۔

جزو متصل کی اہمیت اور اس کا طریقہ کار سمجھنے کے لئے ہم ایک جملے کو لے تے ہیں اور اس کو تمام سطحوں پر جزو متصل میں تجزیہ کریں گے۔

وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا ۲ میرا دوست ہے

وہ دبلا آدمی ۳ ۴ جو کل آپ سے ملا تھا | میرا دوست ۵|۶ ہے

وہ دبلا آدمی ۳ | جو ۴ آپ سے ملا تھا کل | میرا دوست | ہے

وہ | دبلا آدمی جو | آپ سے ملا تھا

آپ سے | ملا تھا

آپ | سے | ملا | تھا

پورے جملے کو دو جزو متصل ۱ اور ۲ سے۔ اسی طرح ۱ کے جزو متصل ۳ اور ۴ ہیں۔ اور ۲ کے ۵ اور ۶ ہیں۔ لیکن نمبر ۴ ترکیب کے جزو متصل اتنے آسان نہیں ہیں کیونکہ اس جو کل قریب قریب لکھے یا بولے جانے کے باوجود یہ دونوں الفاظ قواعدی رو سے اتنے قریب نہیں ہیں جتنا کہ "جو" اور "آپ سے ملا تھا" قریب ہیں۔ اس لئے یہاں ہم نے ایک غیر مسلسل (discontinuous) جزو مقرر کیا ہے۔ اس طرح نمبر ۴ ترکیب کے جزو متصل ۷ اور ۸ ہیں۔ اوپر دیئے ہوئے ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ جملے یا ترکیبوں میں سب جزو ایک عمودی تنظیم hierarchical organization میں ہوتے ہیں۔

جزو متصل معلوم کرنے کے لئے ایک طریقہ تو یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ایک جزو متصل کسی ایک سادے لفظ یا اپنے سے چھوٹی ترکیب سے قائم مقام (substitute) ہو سکتا ہے۔ مثلاً اوپر کی مثال میں "وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا" ایک ترکیب ہے جو پورا چھوٹی ترکیب سے مثلاً "کل والا آدمی" یا صرف "وہ آدمی" اس کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اور کل ترکیب قواعدی طور سے صحیح رہے گی۔ یعنی جملہ "کل والا آدمی میرا دوست ہے" یا "وہ آدمی میرا دوست ہے" ہو جائے گا۔ اس کے برخلاف اگر ہم جملے کا کوئی اور حصہ لیں جیسے "آپ سے ملا تھا میرا دوست" یا "ملا تھا میرا" وغیرہ تو آسانی سے کسی چھوٹی ترکیب یا ایک سادے لفظ سے اس کی قائم مقامی نہیں ہو سکتی۔ اس طرح وہ حصے جو با آسانی چھوٹی اکائیوں سے قائم مقام ہو سکیں وہ ترکیب (Construction) ہیں اور وہی بجا طور سے جزو ہیں۔ چونکہ یہاں پورے جملے کے بھی دو حصے ہیں جو سب سے آسانی سے چھوٹی ترکیبوں سے قائم مقامی کر سکتے ہیں اس لئے یہ دونوں ہی جزو متصل (immediate constituents) ہیں۔ اسی طرح بعد کے سطح کے ترکیبوں

جزو متصل معلوم کئے جائیں گے۔

قائم مقامی (substitution) کے علاوہ ایک دوسرا ٹیسٹ جزو متصل کے لئے بول چال میں آزادی (freedom of occurrence) کا ہے یعنی جو حصہ زیادہ بولا جاتا ہے وہ ایک جزو سمجھا جانا چاہئے۔ بڑے حصوں کے بنسبت زبان کے چھوٹے حصے زیادہ آزادی اور تواتر (frequency) سے بولے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ تسلسل sequences of speech جو جزو ہوں گے وہ زیادہ بار frequent اور زیادہ آزادی (freedom) سے بولے جائیں گے۔ مثلاً اگر ہم "وہ دبلا آدمی" کی ترکیب لیں تو اس کے جزو متصل "وہ - دبلا آدمی" یا "وہ دبلا - آدمی" ہو سکتے ہیں لیکن ایک زبان داں فوراً محسوس کرلے گا کہ پہلی تقسیم مناسب ہے کیونکہ "دبلا آدمی" کی ترکیب زیادہ تواتر رکھتی ہے جبکہ "وہ دبلا" اتنا تواتر نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کی زیادہ استعمال میں آزادی (freedom of occurrence) ہے۔

روپ درجہ یا جزو درجہ Form-class or constituent classes

وہ تمام جزو جن کے استعمال کی شرائط ایک ہوں وہ سب ایک ہی قسم کے سمجھے جاتے ہیں اور وہ ایک روپ درجہ کے ممبر کہلائیں گے۔ اور اسی وجہ سے وہ سب ایک قسم کے جزو سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) وہ دبلا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا
(۲) وہ آدمی جو کل آیا تھا
(۳) وہ آدمی جو یہاں تھا
(۴) وہ اچھا آدمی
(۵) حامد

یہ سب ہی جزو جملے میں فاعل کے خانے کو بھرتے ہیں۔ جملے کے دو بڑے حصے مبتدا یا فاعل اور خبر ہوتے ہیں۔

predicate   subject

خبر   مبتدا

اوپر دی ہوئی سب ہی جزو کی مثالیں جملے میں مبتدا کا خانہ پر کر سکتی ہیں۔ مزید ثبوت کے طور پر ہم یہ ٹسٹ کر سکتے ہیں کہ خبر کے خانے میں اگر ایک ہی ترکیب رکھیں تو وہ قواعدی طور سے سب ہی مثالوں کے ساتھ استعمال ہو سکے گی۔ مثلاً اگر ہم خبر میں 'میرا دوست ہے' رکھیں تو پانچوں ترکیبوں کے ساتھ صحیح ثابت ہوگا۔

چھوٹی ترکیبیں دوسرے جزو درجہ یا روپ درجہ کے ممبر ہو سکتے ہیں جن کے ممبر بڑی ترکیبیں نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً اوپر کی مثالوں میں سے 'حامد' اور 'وہ اچھا آدمی' دونوں اسم کے خانے کو پر کر سکتے ہیں۔ لیکن 'جو کل آپ سے ملا تھا' اسم کے خانے میں نہیں آسکتا ہے کیونکہ یہ ایک تابع کنندہ عطف (subordinating conjunction) کے ساتھ ہے۔ اور اس کا استعمال محدود ہے۔

اسی طرح 'اچھا' 'بہت اچھا' 'بہت بڑا سا' وغیرہ صفت کا خانہ پر کر سکتے ہیں اور یہ 'حامد' یا "وہ اچھا آدمی" کے خانے سے مختلف ہیں۔

جو ترکیبیں ایک خانہ کو بھر سکیں اور جن کے استعمال کی شرائط زبان میں ایک سی ہوں ان کو ایک ہی روپ درجہ یا جزو درجہ کا ممبر سمجھا جاتا ہے۔

ترکیبی تجنیس (Constructional Homonymity) یا ابہام (Ambiguity)

بعض ترکیبیں اور جملے مبہم ہوتے ہیں۔ ان کے جزو متصل دو طریقوں سے بتائے جا سکتے ہیں۔ کبھی کبھی اس طرح کے ابہام میں معنی کا بھی ابہام ہو جاتا ہے۔ مثلاً 'چالاک آدمی کا بیٹا' کے دو طرح سے جزو متصل بنائے جا سکتے ہیں۔

'چالاک ۔ آدمی کا بیٹا' : "چالاک آدمی کا ۔ بیٹا" اسی طرح کی دوسری مثالیں ہیں۔ بوڑھے آدمی اور عورتیں۔ نیو لائٹ چیپ۔ لائٹ ہاؤس کیپر۔ وغیرہ

اس قسم کی ترکیبوں کا تجزیہ دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ بعض وقت کسی خاص مبہم ترکیب کے تجزیہ کرنے میں اس کے سیاق و سباق (context) سے آسانی ہو جاتی ہے۔

مثلاً اگر ہمارے پاس یہ جملہ ہو "چالاک آدمی کا بیٹا بہت ناسمجھ ہے"۔ اس میں ظاہر ہے لفظ "چالاک" "آدمی" کے ساتھ ہے۔

ترکیب اور اس کی قسمیں

نحوی ترکیب اپنی ساخت اور استعمال کی شرائط کی بنیاد پر مختلف قسم کی ہو سکتی ہیں۔ جیساکہ اوپر روپ درجہ کے سلسلے میں بتایا گیا ہے ایک قسم کی ترکیبیں ایک روپ درجہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔ یہاں ہم ترکیبوں کا ان کے استعمال کی آزادی freedom of occurrence کے لحاظ سے ان کے اقسام کا جائزہ لیں گے۔ نیز ہم یہ جائزہ ان کے جزو متصل کی نوعیت کے لحاظ سے بھی لیں گے۔ ترکیبوں کی قسموں کا مطالعہ مختلف زبانوں کا تقابلی جائزہ لینے میں بہت کارآمد ہوتا ہے۔ کیونکہ زبانیں مختلف قسم کی ترکیبیں مختلف تناسب (proportion) میں استعمال کرتی ہیں۔

ترکیبوں کے اقسام کے جائزہ میں دو باتیں خاص طور سے دیکھنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ ترکیب کے جزو کس روپ درجہ میں شامل ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ پوری ترکیب کس روپ درجہ میں شامل ہے۔

کچھ ترکیبیں ایسی ہوتی ہیں جن کا روپ درجہ وہی ہوتا ہے جو اس کے کم از کم ایک جزو متصل کا۔ مثلاً 'اچھا لڑکا' ترکیب کا ایک جزو متصل 'لڑکا' وہی روپ درجہ رکھتا ہے جو کہ 'اچھا لڑکا' رکھتا ہے۔ یعنی دونوں کے استعمال کی شرائط privileges of occurrence بڑی ترکیبوں larger construction میں ایک سی ہیں۔ دونوں ایک طرح سے استعمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً 'اچھا لڑکا جاتا ہے' 'لڑکا جاتا ہے'۔ وغیرہ۔ اس قسم کی تمام ترکیبیں جن کے ایک جزو متصل کے استعمال کی شرائط وہی ہوں جو پوری ترکیب کی ہوں "درون مرکزی ترکیبیں" (endocentric construction) کہلاتی ہیں۔ درون مرکزی ترکیب میں جس جزو کی استعمال کی شرائط (privileges of occurrence) وہی ہوں جو پوری ترکیب کی ہوں اس کو سر یا مرکز (Head or centre) کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو وصف (attribute) کہتے ہیں۔ مثلاً "اچھا لڑکا" میں "لڑکا" سر یا مرکز

کہلائے گا اور "اچھا" وصف (attributive) کہلائے گا۔

بعض دروں مرکز ترکیبیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے دونوں جزو متصل سربامرکز ہوتے ہیں اور ان میں کوئی وصف نہیں ہوتا۔ ایسی ترکیب کو ترکیب عطفی (coordinate construction) کہتے ہیں۔ مثلاً "عورت اور مرد"۔ "دین و دنیا" "سنگ و خشت" "بسر و چشم" وغیرہ۔ دوسرے قسم والی ترکیبیں جن میں مرکز اور وصف دونوں ہوتے ہیں ان کو توصیفی یا تابع ترکیب attributive or subordinate (construction) کہتے ہیں۔ اس طرح دروں مرکز ترکیب میں دو طرح کی بڑی قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ترکیب عطفی اور توصیفی ترکیب۔

دروں مرکزی ترکیبوں کے مقابلہ میں ترکیبوں کی دوسری بڑی قسم بیروں مرکزی ترکیبیں (exocentric constructions) ہیں۔ یہ وہ ترکیبیں ہیں جن کا کوئی بھی جزو متصل وہی استعمال کی شرائط نہیں رکھتا ہے جو کہ پوری ترکیب کے ہوں۔ مثلاً "جمیل سے ملے" اس ترکیب میں نہ "جمیل سے" کی اور نہ "ملے" کی استعمال کی شرائط وہی ہیں جو کہ پوری ترکیب کی ہیں۔

دنیا کی سب ہی زبانیں ان دونوں قسم کی ترکیبوں کو استعمال کرتی ہیں۔

دروں مرکزی ترکیبیں

دروں مرکزی ترکیبیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ترکیب عطفی (coordinate construction) اور توصیفی (attribute)

ترکیب عطفی

ترکیب عطفی بھی کئی طرح کی ہوتی ہیں:۔ (ا) اضافاتی additive عام طور سے یہ ترکیبیں نشان گر (marker) "اور" کا استعمال کرتی ہیں۔ "مرد اور عورتیں" "دین اور دنیا" وغیرہ۔ کبھی کبھی "اور" کی جگہ صرف "و" کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے "دین و دنیا" "دل وجاں"۔ "شان و شوکت"۔ کبھی کبھی "و" کا بھی استعمال نہیں ہوتا بلکہ "اور" کا لفظ چھپا ہوتا ہے۔ جیسے "دین دنیا" "شکوہ شکایت" "بات بے بات" وغیرہ۔ یہ بھی مثالیں اضافاتی عطفی ترکیب کی ہیں۔

(۲) متبادل ترکیب عطفی (alternative coordinate construction)

اس میں عام طور سے نشان گر "یا" کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً "صبح یا شام" "دن یا رات" "آج یا کل" وغیرہ۔ کبھی کبھی "یا" کا لفظ چھپا ہوتا ہے اور بولا نہیں جاتا ہے۔ اس حالت میں بھی یہ متبادل ترکیب عطفی کہلائیں گے۔ "صبح شام" (جیسے "صبح شام کسی وقت بھی آجاتے" ہیں)

ان کے علاوہ ذیل کی ترکیبیں بھی ترکیب عطفی ہیں، "نہ میں نہ تم" "نہ آج نہ کل" "نہ دن نہ رات" "نہ جان نہ پہچان"

(۳) مبدل یا مراجعی ترکیب (appositive construction)

یہ ترکیبیں عطفی اس لئے کہلاتی ہیں کیونکہ ان کے دونوں جز متصل میں سے کسی کو بھی مرکز کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً "صدر ذاکر حسین" میں "صدر" کو بھی مرکز سمجھا جا سکتا ہے اور "ذاکر حسین" کو بھی۔ ایک کو مرکز سمجھ کر دوسرے کو وصف سمجھا جائے گا۔ اس طرح کوئی بھی جز و متصل وصف ہو سکتا ہے اور دوسرا مرکز۔ اسی طرح کی دوسری مثالیں ہیں: شاعر مشرق اقبال، "شاعر انقلاب جوش" "وہ شخص جو کل آیا تھا" وغیرہ۔

ترکیب توصیفی

یہ بھی تقریباً ہر زبان میں پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے ترکیب توصیفی میں ترکیب کے دو جز و متصل میں سے ایک سر یا مرکز ہوتا ہے اور دوسرا وصف۔ لیکن مختلف ترکیبوں میں ان کی ترتیب مختلف ہو سکتی ہے۔ مثلاً کسی میں مرکز پہلے اور وصف بعد میں اور کسی میں وصف پہلے ہو اور مرکز بعد میں۔ بلکہ بعض ترکیبیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ مرکز غیر مسلسل ہوتا ہے اور وصف اس کے بیچ میں ہوتا ہے یا اس کا اُلٹا بھی ممکن ہے یعنی وصف غیر مسلسل ہوتا ہے اور مرکز اس کے بیچ میں ہوتا ہے۔ ان چار مختلف قسموں کی مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

(۱) وصف پہلے مرکز بعد میں۔ اچھا لڑکا۔ میرا قلم۔ مضبوط دروازہ۔ دلّی کے اخبار۔ آم کا رس۔ بہت اچھا منصوبہ۔ تازہ خبر۔ شریف النفس۔

(۲) مرکز پہلے وصف بعد میں: مزاج شریف۔ دل ناداں۔ ہے نہیں۔ دن میں۔

مات میں۔ اعتراض نہ ہو۔ چلے تیز۔ لڑکے کے بارے میں۔ آپ کے علاوہ۔

(۳) مرکز غیر مسلسل اور وصف بیچ میں۔ جا بھی نہیں سکتے۔ پاس بھی نہیں ہو سکتے
آرام نہیں اٹھایا۔ آ بھی جاؤ۔ ختم بھی کرو۔

ان مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ وصف ہیں اور آس پاس کے الفاظ مرکز ہیں۔ جو غیر مسلسل (discontinuous) ہیں۔

(۴) وصف غیر مسلسل اور مرکز بیچ میں۔ "بہتر حالات آج سے"۔ "اتنے آم میٹھے"۔ ایسی آندھی تیز۔ وغیرہ۔ ان مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ مرکز ہیں اور آس پاس کے الفاظ 'وصف' ہیں جو غیر مسلسل ہیں۔

توصیفی ترکیب سبھی زبانوں میں عام اور مقبول (universal and most common) ہے۔ اردو میں ملکیت ظاہر کرنے کے لئے عام طور سے 'کی' 'کا' استعمال ہوتا ہے جیسے 'حامد کی کتاب' 'جمیل کا مکان' وغیرہ۔ یہ سبھی ترکیبیں توصیفی قسم کی ہیں۔ 'حامد کی کتاب' کے وہی شرائط استعمال ہیں جو 'کتاب' کے ہیں۔ 'حامد کی کتاب اچھی ہے'۔ 'کتاب اچھی ہے'۔ اس میں 'کتاب' مرکز اور 'حامد' وصف ہے۔ لیکن اردو میں ملکیت ظاہر کرنے کے لئے اضافت کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے 'حالِ دل' 'پسرِ محمود' وغیرہ۔ ان میں وصف اور مرکز کی ترتیب بدل گئی ہے اور یہ توصیفی ترکیبیں ہیں۔ اس میں 'حال' اور 'پسر' مرکز ہیں اور 'دل' اور 'محمود' وصف ہیں۔

توصیفی ترکیبیں بہت بڑی اور پیچیدہ بھی ہوتی ہیں۔ "اچھی کتابیں" ایک چھوٹا اور سادہ سی ترکیب ہے۔ لیکن اس کو ہم بڑا بھی بنا سکتے ہیں۔ مثلاً "یہ تمام قیمتی اور اچھی کتابیں"۔ اس میں "یہ" وصف ہے اور "تمام قیمتی اور اچھی کتابیں" مرکز ہیں۔ اسی طرح "تمام قیمتی اور اچھی کتابیں" میں "تمام" وصف ہیں اور باقی مرکز۔

بیرون مرکزی ترکیبیں

بیرون مرکزی ترکیبیں تعداد میں سب ہی زبانوں میں بہت زیادہ قسموں کی ہوتی ہیں اور ان کی درجہ بندی کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن جو ترکیبیں بہت عام ہیں ان کا احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کو تین بڑی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

امری ترکیب (directive) اس کے جزو متصل میں سے ایک جزو آمر (director) اور دوسرا محور (axis) کہلاتے ہیں۔ مثلاً۔ مکرے میں "
اس میں "مکرے" محور ہے اور 'میں' امر۔

(۲) ربطی ترکیب۔ (connective) اس میں ایک جزو متصل رابط (connector) اور دوسرا خبر (predicate) وصف۔ مثلاً شریر لڑکا ہے'
اس میں 'ہے' محض رابط (connector) ہے اور "شریر لڑکا" خبر وصف (predicate attribute) ہے۔

(۳) خبری (predicative) ۔اس کا ایک جزو متصل ایک 'عنوان' (topic) اور دوسرا تبصرہ (comment) کہلاتا ہے۔ یہ عام طور سے مکمل جملے ہوتے ہیں۔ "وہ شریر لڑکا ہے"۔ اس میں 'وہ' عنوان ہے اور "شریر لڑکا ہے" تبصرہ ہے۔ کبھی کبھی یہ مکمل جملے نہیں بھی ہوتے بلکہ جملے میں ایک فقرہ ہوتا ہے۔ مثلاً "وہ شخص جسے میں پسند نہیں کرتا" تبصرہ ہے۔

اب ان ترکیبوں کا ذرا تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا۔

امری ترکیبیں (directive constructions)

امری ترکیبوں میں سب سے زیادہ عام قسم مفعول قسم (objective type) ہے۔ امر فعل ہوتا ہے اور محور ایک مفعول۔ مثلاً: 'حامد کو دیکھا'۔ 'حامد' مفعول اور 'دیکھا' امر ہے۔ 'مجھ سے خیریت معلوم کی' اس میں "مجھ سے.... معلوم کی" ایک غیر مسلسل امر ہے اور "خیریت" محور۔

دوسری امری قسموں میں ایک جزو امر حرف (directive particle) ہوتا ہے اور دوسرا جزو محور۔ امری حرف کی مثالیں ہیں: 'میں۔ پر۔ اگر۔ جب۔ جبکہ' وغیرہ۔ ان کو ہم دو بڑی قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ جاریہ (pre-/ postpositional) ترکیبیں اور عطفی (conjunctive) ترکیبیں۔

جاریہ ترکیبیں

جاریہ ترکیبیں عام طور سے کسی دوسری ترکیب کی وصف ہوتی ہیں۔ مثلاً صندوق میں ایک جاریہ ترکیب ہے اس جملے میں "کپڑے ہیں" کا وصف ہے:۔ "صندوق میں کپڑے ہیں" "میز پر (کتابیں ہیں)۔ کرسی پر (بیٹھا تھا)

عطفی ترکیبیں

عام طور سے عطفی ترکیبوں میں محور ایک پورا فقرہ (clause) ہوتا ہے مثلاً "جب تک وہ نہ آئے" اس میں "وہ نہ آئے" محور ہے جو پورا فقرہ ہے۔ "جب تک" عطفی حرف آمر ہے۔ اس طرح کی دوسری مثالیں ہیں :۔ "اگر وہ آیا" "جب کہ آپ سو رہے تھے" "اگرچہ گرمی بہت تھی"۔ "جب بھی ضرورت ہو"۔

مفعولی ترکیبیں

مفعولی ترکیبیں فعل اور مفعول سے مل کر بنتی ہیں جس میں فعل آمر ہے اور مفعول محور ہے۔ مختلف فعل مختلف مفعول کے ساتھ آتے ہیں اور اس بنیاد پر مفعولی ترکیبوں کی درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔

(ا) مفعول ایک لفظ یا فقرہ ہوتا ہے جو دروں مرکزی ترکیب سے بنا ہوتا ہے۔ "خریدے پھول"۔ "لایا قلم"۔ "کھیلا گیند"۔ "دیکھی ہر چیز جو دیکھ سکتے تھے"۔

(ب) مفعول ایک لفظ یا فقرہ ہوتا ہے جو فعل کے ساتھ دروں مرکزی یا بیروں مرکزی اصولوں سے بنا ہوتا ہے۔ "جانا چاہتا تھا"۔ "کام کرتے کرتے رک گئے"۔ "ساتھ ساتھ جانا چاہتے تھے"۔

(ج) مفعول ایک ایسا فقرہ ہوتا ہے جو عطف کے ساتھ یا بغیر عطف کے آتا ہے۔ "حامد کو جاتے ہوئے پکڑ لیا" "میری رائے میں اکبر غلطی پر ہے"۔ "کام کرالیا"۔ "صدر ہونے کا اعلان کر دیا"۔ "سمجھا وہ آ رہا ہے"۔

(د) اس قسم میں دو مفعول ہوتے ہیں۔ مفعول اوّل اور مفعول دوم۔ "اس کو اچھے کپڑے دیئے"۔ اس میں "اس کو" ایک مفعول ہے اور "اچھے کپڑے" دوسرا۔ "اس کو بتایا کیسے لکھا جائے"۔ یہاں "اس کو" ایک مفعول ہے اور "کیسے لکھا جائے"

دوسرا۔ "بچے کو پنسل دی"۔ "بچے کو" ایک مفعول ہے اور "پنسل" دوسرا۔

ربطی ترکیبیں

اردو انگریزی وغیرہ زبانوں میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جو محض ایک رابط connector کا کام کرتے ہیں۔ مثلاً ہے ہیں تھا تھے وغیرہ۔ رابط ضروری نہیں کہ ان دو جزو کے درمیان میں ہی بولا جائے جن کو وہ جوڑتا ہو۔ مثلاً "حامد ذہین ہے"۔ اس میں "ہے" "حامد" اور "ذہین" کو جوڑنے کا کام کر رہا ہے۔ انگریزی میں The plant grows sickly میں grows اور sickly کی بجائے plant اور sickly زیادہ قریب ہیں (معنی کے لحاظ سے) اس لئے اس میں grows ایک رابط (connector) ہے جو plant اور sickly کو ملا رہا ہے۔

کچھ زبانوں میں رابط کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً روسی۔ اس زبان میں خبری وصف predicate attribute ہوتا ہے لیکن رابط کوئی نہیں ہوتا۔ مثلاً ivan saldat جس کے معنی ہیں "جان سپاہی" یعنی "جان سپاہی ہے"۔ انگریزی میں بعض وقت خبری وصف میں رابط نہیں استعمال کیا جاتا۔ مثلاً I consider you my brother یہاں رابط چھپا ہوا سمجھا جانا چاہئے۔

خبری بیرون مرکزی ترکیبیں

بیرون مرکزی ترکیبوں کی تیسری بڑی قسم خبری ترکیبیں (predicate construction) ہیں۔ جن کے ایک جزو متصل کو عنوان اور دوسرے کو تبصرہ (comment) کہتے ہیں۔ یہ عام طور سے پورے جملے یا فقرے clause ہوتے ہیں۔

ایک جملہ ایک ایسی قواعدی شکل (grammatical form) یا ترکیب ہے جو کسی دوسری ترکیب کا جزو نہیں ہوتا۔

جب جملے میں ایک عنوان اور ایک تبصرہ ہو تو ایسا جملہ سادہ جملہ کہلاتا ہے۔

اردو میں اس طرح کے جملے بہت عام ہیں۔ "وہ جلتا ہے"۔ "حامد نے کہا"۔ "آپ چلئے"۔ وغیرہ
بہت سے ایسے جملے ہوتے ہیں۔ جن کے اندر دو یا دو سے زیادہ خبری جز وعطفی
ترکیب coordinate construction میں ہوتے ہیں۔ مثلاً: "وہ آیا اور
میں چلا"۔ اس میں 'اور' نشان گر marker ہے اور باقی دو خبری جزو پورے جملے
ہیں۔ "میں انتظار کرتا رہا لیکن تم نہ آئے"۔ اس میں 'لیکن' نشان گر ہے اور باقی دونوں
پورے جملے ہیں۔ بعض جملے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں کوئی لفظی نشان گر نہیں ہوتا بلکہ
رابطے کا کام سرلہر intonation کرتا ہے۔ مثلاً "دیر ہوگئی میں چلا"۔ اس
قسم کے تمام جملے جن میں دو یا دو سے زیادہ خبری جزو ہو مرکب جملے compound
کہلاتے ہیں۔

جملوں کی ایک اور قسم وہ ہے جس میں ایک جزو متصل خبری جزو ہوتا ہے اور دوسرا
جزو متصل ایک لفظ یا ترکیب phrase جو پہلے جزو کے لئے توصیفی (attributive
vocative) ہوتا ہے۔ ایسے جملوں کو مخلوط complex یا پیچیدہ جملے کہتے
ہیں۔ مثلاً "اگر تم آتے تو میں جاتا"۔ جب تک وہ نہیں کہتے میں یہ کام نہیں کروں گا۔ ایسی
صورت میں مجھے چلنا چاہئے۔ یہ تین قسم کے جملے عام ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے
جملے بولے جاتے ہیں جو اتنے عام نہیں ہیں۔ ان چھوٹے قسم کے جملوں میں وہ جملے بھی شامل
ہیں جن میں خبر تو ہوتی ہے لیکن عنوان یا فاعل پوشیدہ ہوتا ہے مثلاً: یہاں آیئے۔ دفعان
ہو۔ وغیرہ اس طرح کے جملے حکمیہ commands کہلاتے ہیں۔ ایک اور
چھوٹی قسم کے جملے پکارے جانے والے vocative کہلاتے ہیں۔ مثلاً
سنئیں بھئی۔ کون ہے۔ وغیرہ۔ اور بھی کئی چھوٹی قسموں کے جملے ہیں جن کو ٹکڑے
fragments کہتے ہیں۔ مثلاً "گھر" مثال کے طور پر ایسے سوال "کہاں
جا رہے ہو؟" کے جواب میں۔ انفعالی یا فجائیہ جملے exclamatory sentences بھی
آتے ہیں۔ مثلاً "اے خدا۔ تمہیں خدا سمجھے۔ واللہ۔"

خبری ترکیبیں predicative constructions

اردو انگریزی اور دیگر بہت سی زبانوں میں سب سے زیادہ عام جملے خبری جملے ہیں۔

ان جملوں کے جزو متصل عنوان اور تبصرہ ہوتے ہیں۔ بولنے والا ایک عنوان بولتا ہے اور پھر اس کے بارے میں تبصرہ کرتا ہے۔ مثلاً " حامد نیک لڑکا ہے"۔ اس میں 'حامد' ایک عنوان اور " نیک لڑکا ہے" تبصرہ ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ 'عنوان' اور 'فاعل' ایک ہوں۔ مثلاً " آپ نے جو کام بتایا تھا وہ میں نے کر دیا ہے"۔ اس میں " آپ نے جو کام بتایا تھا" عنوان ہے۔ اور " وہ میں نے کر دیا ہے" تبصرہ ہے۔ یہی دو اس کے جزو متصل ہیں۔ لیکن اس میں " آپ نے جو کام بتایا تھا" فاعل نہیں ہے۔ فاعل " میں" ہے جو تبصرہ کا ایک حصہ ہے۔ اور عنوان فعل کا مفعول ہے۔ اس طرح فاعل اور خبر کی ترکیب عنوان۔ تبصرہ میں ایک قسم ہے دوسرے بھی اس میں شامل ہیں۔

باب۔ 7

جزو متصل کی اہمیت

جیساکہ پچھلے باب میں بیان کیا جاچکا ہے۔ جزو متصل بہت اہم تصور ہے۔اس کا اطلاق اور استعمال نہ صرف نحو میں اہم مقام رکھتا ہے بلکہ مارفولوجی میں بھی کافی حد تک ضروری ہے۔ کوئی بھی لسانی روپ جس میں ایک سے زیادہ مارفیم ہیں اس کی ساخت کے مطالعہ کے لئے ہمیں جزو متصل کے تصور کا سہارا لینا ہوگا۔ یہاں تک کہ کسی ساخت کے لئے یہ طے کرنے کے لئے کہ آیا یہ مارفولوجی کی ساخت ہے یا نحوی ساخت ہے ہم اس کو جزو متصل کی بنیاد پر ہی طے کرسکتے ہیں۔ اگر کسی لسانی روپ کے جزو متصل میں سے ایک بھی جزو پابند جزو ہے تو وہ مارفولوجیکل ساخت ہے اگر دونوں جزو میں سے ایک بھی پابند نہیں ہے تو یہ نحوی ساخت ہے۔ خاص طور سے یہ بات چھوٹی ترکیبوں کے بارے میں طے کرنے کے لئے ضروری ہے۔ بڑی ترکیبوں میں اس کا موقع کم ہے وہ مارفولوجی کی ساخت ہو کیونکہ وہ نحوی ساخت ہوگی۔ مثلاً "لاپرواہی" میں ویسے تو تین مارفیم ہیں لیکن اس کے جزو متصل "لاپرواہ" اور "ی" ہوں گے۔ اب چونکہ اس میں ایک جزو متصل "ی" پابند مارفیم ہے اس لئے یہ ایک مارفولوجیکل ترکیب ہے۔ مارفولوجی میں اشتقاقی ترکیبوں کی درجہ بندی نیز نحوی ترکیبوں کی درجہ بندی کے لئے بھی ہمیں جزو متصل کے تصور کا اطلاق کرنا ہوتا ہے۔ نحو کے اصولوں کو سمجھنے کے لئے جزو متصل کا معلوم کرنا بہت ضروری ہوجاتا ہے۔

جزو متصل کی شناخت

جزو متصل کی شناخت کرنے کے لئے ہم ایک جملے کی مثال لیں گے۔ "وہ آدمی جو مجھ سے بات کر رہا تھا بہت نیک ہے"۔ اس جملے کا ہر لفظ ایک دوسرے سے کچھ رشتہ یا تعلق رکھتا ہے یہ تعلق کچھ الفاظ کے درمیان مضبوط اور گہرا ہے اور کچھ اور دوسرے الفاظ کے درمیان کم گہرا یا کمزور ہے۔ مثلاً "بہت" اور "نیک" ایک دوسرے سے معنی کے اعتبار سے بھی کم قریب ہیں اور بولے (لکھے) بھی قریب قریب گئے ہیں۔ اسی طرح 'وہ' اور "آدمی" بہت قریب ہیں۔ لیکن ایسے الفاظ بھی ہیں جو بولے تو قریب قریب نہیں گئے ہیں لیکن ان کا تعلق آپس میں کافی قریب ہے۔ مثلاً "آدمی" اور "نیک" بہت قریب ہیں۔ الفاظ میں یہ قربت اور تعلق معنی کے لحاظ سے ہے۔

معنی کے لحاظ سے تعلق رکھنے والے الفاظ کو ہم مندرجہ ذیل طریقے سے دکھا سکتے ہیں۔

وہ آدمی جو مجھ سے بات کر رہا تھا ~~بہت~~ نیک ہے۔

یہ الفاظ جن پر نشان لگایا گیا ہے جملے میں گروہ اور ایک اکائی کی شکل میں کام کرتے ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہوگا کہ ہم ان الفاظ کو کسی ایک لفظ سے بدل دیں تو بھی جملہ با معنی ہوگا۔

حامد جو میرے پاس تھا عقلمند ہے۔

اس جملے میں بھی چند الفاظ ایک گروہ کے روپ میں کام کر رہے ہیں اور ان کو پھر ایک لفظ سے بدلا جا سکتا ہے۔ مثلاً

حامد جو یہاں تھا عقلمند ہے۔

اس کو بھی ہم اور مختصر کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہم کہہ سکتے ہیں "وہ عقلمند ہے"۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ جملے میں الفاظ گروہ میں کام کرتے ہیں۔ یہ گروہ ہی جزو کہلاتے ہیں اور دو بڑے گروہ جزو متصل کہلاتے ہیں۔ اوپر دیئے ہوئے جملے میں یہ ثابت ہوگیا ہے کہ

وہ آدمی جو مجھ سے بات کر رہا تھا" ایک گروہ ہے کیونکہ اس کو ہم نے بتدریج ایک لفظ سے بدل دیا ہے۔ اور دوسری طرف "بہت نیک ہے" ایک الگ گروہ ہے۔ اس طرح یہ دو جزو متصل پورے جملے کے ہیں۔

جزو متصل کی شناخت کے لئے یہ ضروری ہے کہ چند بنیادی اصولوں کا دھیان رکھیں۔ جس میں سے ایک اصول یہ ہے کہ بڑی ترکیب (یا جملے) کے اندر چھوٹی ترکیبوں کو پہچانا جائے۔ الفاظ کے گروہ ساخت کے لحاظ سے ایک لفظ کے برابر ہوتے ہیں۔

وہ۔ اس کی ۔ اس کے لڑکے کی ۔ اس کے بھائی کے لڑکے کی ۔ وغیرہ ۔ یہ سب ساخت کے لحاظ سے ایک دوسرے کی بجائے استعمال ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک دوسرا اصول یہ ہے کہ جزو زیادہ سے زیادہ استعمال کی آزادی (freedom of occurrence) رکھتا ہو۔ مثلاً "حامد کے لڑکے کی کتاب" ترکیب کے جزو متصل جاننے کے لئے وہ دو حصے کریں گے جو زیادہ سے زیادہ استعمال میں آتے ہوں۔ "حامد کے" اور "لڑکے کی کتاب" دو جزو ہیں جو استعمال کے لحاظ سے زیادہ آزاد نہیں ہیں۔ جب کہ "حامد کے لڑکے کی" اور "کتاب" زیادہ آزاد ہیں۔ اس طرح آخری الذکر تقسیم زیادہ مناسب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ استعمال کی آزادی (freedom of occurrence)
اور قائم مقامی (substitutability)
دونوں ایک ہی اصول کے دو پہلو ہیں۔ کیونکہ جو تراکیب استعمال کی آزادی زیادہ رکھتے ہوں گے وہی زیادہ آسانی سے چھوٹی تراکیب اور ایک لفظ سے بدلے بھی جا سکتے ہیں۔ substitute مثلاً اوپر کی مثال میں "حامد کے لڑکے کی" کو ہم صرف "لڑکے کی" یا "حامد کی" سے بدل سکتے ہیں۔ اور یہی استعمال کی آزادی بھی زیادہ رکھتا ہے۔ اس لئے "حامد کے لڑکے کی" ایک جزو متصل ہے اور "کتاب" دوسرا۔

بعض اوقات کسی ترکیب کو دو کی بجائے تین جزو متصل میں تقسیم کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً "میٹر۔ گرام۔ سیکنڈ" کو تین میں ہی تقسیم کرنا مناسب ہے کیونکہ دو میں تقسیم کرنے کے لئے کوئی منطق نہیں ہے۔ اسی طرح کی دوسری ترکیبیں ہو سکتی

ہیں جن کو تین میں تقسیم کرنا ہی زیادہ مناسب ہوگا۔ مثلاً: آج کل پرسوں۔ حامد اکبر اشرف۔ دہلی بمبئی کلکتہ۔ وغیرہ۔

عمودی ساخت : ۔

جملے یا ترکیبیں محض الفاظ کے جوڑ کا کام نہیں ہے۔ بلکہ الفاظ گروہ در گروہ جملے میں کام کرتے ہیں۔ زبان کے بولنے والے جب کسی جملے کو سنتے ہیں تو اس کو وہ صرف خطی ترتیب (linear order) میں ہی نہیں سنتے ہیں بلکہ اس کو گروپ اور گہرائی میں سنتے ہیں۔ جب ہم کسی جملے یا ترکیب کو اس کے جز و متصل میں تجزیہ کرتے ہیں تو ہم اس جملے کے اندر مختلف مارفیم اور الفاظ کی ترتیب اور گروہ بندی کا جائزہ لے سکتے ہیں اور یہ تجزیہ اس جملے کی عمودی ساخت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح اس تجزیہ کو ہم عمودی ساخت یا جز و متصل ساخت کہہ سکتے ہیں۔ بولنے والا اور سننے والا دونوں ہی جملہ کو اس کے جز و متصل میں سوچتے ہیں۔ جز و متصل کے علاوہ کوئی اور الفاظ کا گروہ بے معنی ہوگا۔ مثلاً اس جملے: "وہ لمبا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا میرا اچھا دوست ہے" کے جز و متصل "وہ لمبا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا" اور "میرا اچھا دوست ہے" ہوں گے۔ اگر ہم کوئی اور دو گروہ بنائیں تو وہ قابل قبول نہیں ہوں گے۔ مثلاً اس جملے میں اگرچہ "تھا" اور "میرا" قریب قریب ہیں مگر ان دو کو پہلے دو جز و متصل میں سے کسی ایک میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح دوسرے گروہ بھی سمجھے جائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔ وہ لمبا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا میرا اچھا دوست ہے۔

وہ لمبا آدمی جو کل آپ سے ملا تھا میرا اچھا دوست ہے

وہ لمبا آدمی   جو کل آپ سے ملا تھا   میرا اچھا دوست ہے

وہ   لمبا آدمی   جو   کل آپ سے ملا تھا   میرا   اچھا دوست   ہے

لمبا   آدمی   کل   آپ سے ملا تھا   اچھا   دوست

آپ سے ملا تھا

آپ   سے   ملا تھا

اوپر کے خاکہ میں وہ گروہ دکھائے گئے ہیں جو مختلف سطحوں پر ایک دوسرے الفاظ سے قریب ہیں۔ اس طرح جملے کو بولا اور سمجھا جاتا ہے۔ دیئے گئے خاکے میں ہم جملے کی عمودی ساخت دیکھتے ہیں یعنی کس طرح جملے کے الفاظ مختلف سطح پر مختلف گروہ میں کام کرتے ہیں اور معنی ادا کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔

مبہم ساخت Ambiguity Or Constructional

بعض ترکیبیں مبہم ہوتی ہیں۔ ان کے دو یا دو سے زیادہ معنی ہوتے ہیں اور اسی لحاظ سے ان کے دو یا دو سے زیادہ مختلف جز و متصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ ترکیب "بوڑھے آدمی اور عورتیں" ایک ایسی ترکیب ہے جس میں لفظ "بوڑھے" "آدمی" کے لئے ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ "آدمی اور عورتیں" دونوں کے لئے آیا ہو۔ دونوں صورتوں میں دو مختلف طرح سے جز و متصل ہوں گے۔ اگر صرف "آدمی" بوڑھے ہوں تو جز و متصل ہوں گے:
"بوڑھے آدمی ۔ اور ۔ عورتیں" اور اگر "آدمی اور عورتیں" دونوں بوڑھے ہیں تو جز و متصل ہوں گے:

"بوڑھے ۔ آدمی اور عورتیں"۔ اس طرح ایک ہی ترکیب کے دو طرح سے جز و متصل ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کی ترکیب کو مبہم ترکیب کہتے ہیں۔ اسی طرح کی دوسری ترکیبیں یہ ہیں: چالاک لومڑی اور کوا۔ نیا قلم اور کاغذ۔

اس طرح کے مبہم جملے اور فقرے اکثر اپنے سیاق سباق کی وجہ سے صاف ہو جاتے ہیں اور ان کے جز و آسانی پہچانے جا سکتے ہیں۔ مثلاً "نیا قلم اور کاغذ جو پرانا تھا سب لے آیئے" بول چال میں یہ بھی ممکن ہے کہ سننے والے کے لئے یہ فقرے اور ترکیبیں مبہم نہ ہوں کیونکہ وہ ان کے بارے میں پہلے سے جانتا ہو۔ اس صورت میں یہ ابہام صرف تصوراتی ہی ہوگا۔
بعض وقت ابہام دور کرنے میں فوق قطعی خصوصیات suprasegmental feature بھی ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں اور وہ فقرے یا ترکیبیں جو بغیر ان فوق قطعی خصوصیات کے مبہم معلوم ہوتے ہیں ان کی وجہ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اردو کا یہ جملہ:
"روکو مت جانے دو"۔ دونوں طرح سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ "روکو ۔ مت جانے دو" اور "روکو مت ۔ جانے دو"۔ ظاہر ہے کہ بولنے والے کا ان دو میں سے ایک ہی مطلب

ہوگا اور وہ اس کو ادا کرنے کے لئے وقفہ juncture کا استعمال کرے گا۔ یعنی اگر وہ پہلے والا مطلب ادا کرنا چاہتا ہے تو "رد کو" کے بعد کافی دیر رکے گا اور اگر دوسرے والا مطلب ادا کرنا چاہتا ہے تو "مت" کے بعد زیادہ دیر pause رکے گا

آخری جزو ultimate constituents

وہ سب ہی چھوٹی سے چھوٹی اکائیاں جن سے مل کر کوئی ترکیب یا جملہ بنتا ہے ان کو آخری جزو ultimate constituents کہتے ہیں۔
جب ہم کسی جملے کی جزو متصل کو مکمل تجزیہ کریں تو آخری لائن یا قطار میں چھوٹے سے چھوٹا جزو حاصل ہوں گے۔ ان کو آخری جزو کہتے ہیں۔ مثلاً یہ جملہ ملاحظہ کیجئے:

وہ بڑا لڑکا جو ہنس رہا ہے نہایت چالاک ہے

وہ بڑا لڑکا جو ہنس رہا ہے						نہایت چالاک ہے		
وہ بڑا لڑکا			جو ہنس رہا ہے			نہایت چالاک		ہے
وہ	بڑا لڑکا		جو	ہنس رہا ہے		نہایت	چالاک	ہے
وہ	بڑا	لڑکا	جو	ہنس رہا	ہے			
				ہنس | رہا				

اس طرح آخری قطار میں جو بھی روپ ہیں وہ سب آخری جزو ہیں۔ یعنی "وہ۔ بڑا۔ لڑکا۔ جو۔ ہنس۔ رہا۔ ہے۔ نہایت۔ چالاک۔ ہے" یہ سب آخری جزو ہیں۔

ہم وقت جزو simultaneous constituents

حالات میں دو جملوں کا فرق صرف فوق قطعی خصوصیات سے ہی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی اور فرق نہیں ہوتا۔ مثلاً نیچے کے دو جملوں کو لیجئے:

وہ دہلی گیا۔

وہ دہلی گیا؟

پہلا جملہ معمولی سر لہر intonation کے ساتھ بولا گیا ہے اور یہ

ایک بیانیہ جملہ ہے۔ دوسرا جملہ اونچے ہوتے ہوئے سر لہر کے ساتھ کہا گیا ہے اور یہ سوالیہ جملہ ہے۔ عام طور سے اردو اور انگریزی زبانوں میں بیانیہ جملوں میں سر لہر ترتیب 321-Intonation Pattern ہوتی ہے اور سوالیہ جملوں کی سر لہر ترتیب 213 ↖ ہوتی ہے۔ اب یہ بات ظاہر ہے کہ اوپر کے دو جملوں میں فرق صرف سر لہر ترتیب کا ہے۔ کیونکہ قطعاتی segmental آوازیں دونوں میں ایک ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سر لہر ترتیب کو ایک جزو متصل مان لیا جائے۔ اوپر کے سوالیہ جملے کے جزو متصل ذیل کے خاکہ میں دکھائے ہیں:

۳ ۱ ۲↖

وہ دہلی گیا

وہ دہلی گیا ۳۱۲ ↖

کیونکہ قطعاتی اور فوق قطعی خصوصیات دونوں ایک ساتھ ہی بولی جاسکتی ہیں اس لئے فوق قطعی خصوصیات کو ہم وقت جزو کہتے ہیں۔ اس طرح اس جملے کو دو جزو متصل میں سے ایک جزو فوق قطعی خصوصیات پر مشتمل ہے۔

نشان گر (Markers)

کچھ لسانی روپ ایسے ہوتے ہیں جو کسی جزو کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ دو جزو کو جوڑنے کا کام کرتے ہیں اس لئے ایسے الفاظ یا روپوں کو کسی بھی جزو میں شامل نہیں کرتے بلکہ کسی خاص نشان کے ذریعہ ہم ان کو الگ رکھتے ہیں اور ان کو نشان گر markers کہتے ہیں کیونکہ ان کا کام محض اس بات کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے کہ جن ترکیبوں کے بیچ میں وہ آیا ہے وہ ترکیبیں آپس میں کچھ رشتہ رکھتی ہیں۔ مثلاً "آدمی اور عورت" ایک ترکیب ہے جس کے جزو متصل "آدمی" اور "عورت" ہیں۔ اس میں "اور" کا کام محض ان دونوں کو قواعدی طور سے ملانا ہے۔ اس لئے "اور" ایک نشان گر ہے اور خود نہ یہ "آدمی" کے ساتھ اور نہ "عورت" کے ساتھ۔ اسی لئے اس کو ترچھی لکیروں slanting lines میں دکھاتے ہیں۔ جیسے کہ ذیل میں

دکھایا گیا ہے:-

آدمی | اور | عورت

نشان گر زیادہ تر عطفی الفاظ ہوتے ہیں جیسے "اور - یا - بلکہ - لیکن" وغیرہ۔ ان کے علاوہ اضافی نشان "کا - کی - کے" بھی بعض وقت نشان گر کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ذیل میں اس کی مثال کو دکھایا گیا ہے

حامد کی کتاب
حامد (کی) کتاب

غیر مسلسل جزو Discontinuous constituents

بعض وقت الفاظ کی ترتیب جملے میں ایسی ہوتی ہے کہ کوئی جزو غیر مسلسل بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس جملے میں: "کتاب میں نے پڑھی" دو جزو متصل ہوں گے: "کتاب ... پڑھی" اور "میں نے" عام بول چال میں اور بعض وقت تحریری زبان میں بھی جملے کی ساخت معیاری زبان سے مختلف ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے۔ لیکن بعض وقت زور دینے کے لئے الفاظ کی ترتیب کو بدلنا عین معیاری ہوتا ہے۔ مثلاً "دودھ میں لایا"۔ آگ اس نے جلائی۔ چائے میں نے بنائی۔ کرسیاں میں نے صاف کیں۔ (یعنی آپ نے کیا کیا سارا کام تو میں نے کیا)۔ اب ان جملوں میں ظاہر ہے کہ ایک جزو غیر مسلسل ہو گیا لیکن چونکہ ایک جز متصل یہی ہے اس لئے اس کو ہی الگ کیا جائے گا گو یہ غیر مسلسل ہو گا۔ اس طرح بالترتیب "دودھ ... لایا - آگ ... جلائی - چائے ... بنائی - کرسیاں ... صاف کی۔" ان جملوں میں سے ایک جز متصل ہیں جو غیر مسلسل کہلائیں گے۔

باب۔ 8

نحوی طریقے

بظاہر سننے میں یا تحریر میں کسی جملے میں الفاظ ایک دوسرے کے بعد خطی (linear) ترتیب میں آتے ہیں جب کہ ہم پچھلے ابواب میں دیکھ چکے ہیں کہ الفاظ کا ایک دوسرے سے رشتہ عمودی ساخت کے روپ میں ہوتا ہے۔ یعنی وہ الفاظ جو ایک دوسرے کے قریب لکھے یا بولے جاتے ہیں ضروری نہیں کہ وہ معنی کے لحاظ سے یعنی قواعدی طور سے بھی ایک دوسرے کے قریب ہوں۔ بلکہ دور کے الفاظ بھی زیادہ قریب رشتہ میں منسلک ہو سکتے ہیں۔ یعنی دور کے الفاظ بھی ایک جزو یا جزو متصل کے رکن ہو سکتے ہیں۔ مثلاً "حامد جو ابھی یہاں تھا دہلی چلا گیا"۔ اس میں "حامد دہلی چلا گیا" الفاظ زیادہ قریب ہیں جب کہ یہ تحریر میں ایک دوسرے سے دور ہیں۔ ہر زبان میں الفاظ کے ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ کو مختلف طریقوں سے قائم کیا جاتا ہے جس کو نحوی طریقے (syntactic devices) یا نحوی رابطے (syntactic linkage) کہتے ہیں۔

انگریزی اور اردو میں سب سے آسان، عام اور جس کو کمزور قسم کا نحوی طریقہ کہتے ہیں وہ ہے ترتیب الفاظ یا روپ درجہ کی رکنیت (form class membership)۔ ایک جزو درجہ یا روپ درجہ کی سب ہی رکن جملے میں ایک ہی خانہ استعمال کرتے ہیں یعنی ایک طرح استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم کہیں "کالا کتّا" تو ہم جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی ترکیب ہے جس کے دو جزو متصل "کالا" اور "کتّا" ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ

دونوں الفاظ ایک دوسرے کے ساتھ ہیں کیونکہ زبان میں یہ الفاظ اسی طرح ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ پہلا لفظ توصیفی ہے۔ فقرے یا جملے بھی ترتیب الفاظ ہوتی ہے۔ اس قسم کے رابطہ کو رابطہ بذریعہ انتخاب (Linkage of selection) کہتے ہیں۔ اس کو رابطہ بذریعہ ترتیب الفاظ بھی کہتے ہیں۔

بعض وقت انتخابی رابطہ معنی میں ابہام (ambiguity) پیدا کردیتا ہے۔ اور سیاق وسباق کی مدد لینا پڑتی ہے۔ مثلاً "کھانا ہے" یا ایک ایسا فقرہ جس میں "کھانا" اسم بھی ہوسکتا اور فعل بھی۔ اب اگر یہ بڑے جملے کا حصہ ہے تو اس فقرہ کا ابہام دور ہوسکتا ہے۔ مثلاً "ہمیں دہی کھانا ہے" اس طرح یہ صاف ہوگیا ہے کہ "کھانا" یہاں فعل ہے۔ لیکن اگر جملہ ہے " یہ اچھا کھانا ہے" تو "کھانا" اسم ہے۔ اس طرح سیاق معنی سمجھنے میں مددگار رہتا ہے۔ اس قسم کے رابطہ کو رابطہ بذریعہ سیاق Linkage (by context) کہتے ہیں۔

مختلف زبانوں میں الفاظ کا ایک چھوٹا اور محدود ذخیرہ ایسا بھی ہوتا ہے جو معنی تو نہیں رکھتے ہیں لیکن جن کا کام قواعدی ساخت کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ ایسے الفاظ کو تفاعلی الفاظ (function words) یا ساختی نشان گر (structural markers) کہتے ہیں۔ اردو میں "اور۔ یا۔" وغیرہ نشان گر ہیں۔ ناخالص نشان گر (impure markers) بھی ہوتے ہیں مثلاً "بلکہ۔ لیکن۔ مگر۔" وغیرہ۔ یہ الفاظ محض مختلف جزو اور الفاظ کو جوڑنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اور معنی میں ان کا کوئی خاص کردار نہیں ہوتا۔ مثلاً "عادت اور اطوار" میں "اور" محض ان دو الفاظ کو جوڑنے کے کام کر رہا ہے۔ اس طرح کے رابطہ کو رابطہ بذریعہ نشان گر Linkage (by marker) کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا اقسام رابطہ تقریباً ہر زبان میں موجود ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی زبانوں میں تصریفی طریقے سے بھی رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔ تصریفی طریقہ رابطہ کئی قسم کے ہوتے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مطابقت (concord)

مطابقت نحوی رابطہ کا وہ تصریفی طریقہ ہے جس میں ایک لفظ اپنی شکل جملے میں موجود کسی دوسرے لفظ کی شکل کے مطابق اختیار کرتا ہے۔ یعنی ایک لفظ کا روپ تصریفی دوسرے لفظ کے روپ کے مطابق ہوگا۔ انگریزی میں اشاری ضمیریں demons trative pronouns اور اسم میں مطابقت ہوتی ہے: This boy These boys اور خبری انگریزی میں فاعلی اسم subject noun فعل میں بھی مطابقت ہوتی ہے۔ لیکن یہ مطابقت صرف زمانہ حال میں پائی جاتی ہے۔ he goes They go. اردو میں بھی یہ مطابقت پائی جاتی ہے اور فعل کا روپ اسم کی واحد یا جمع کے صیغہ پر منحصر ہوتی ہے۔ لڑکا جاتا ہے۔ لڑکے جاتے ہیں: لڑکا گیا لڑکے گئے۔ اردو میں یہ مطابقت صفت اسم کی ترکیب میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور یہ مطابقت نہ صرف تعداد بلکہ جنس gender کی بھی ہوتی ہے۔ مثلاً اچھا قلم۔ اچھے قلم: اچھی پنسل۔ اچھی پنسلیں۔

اس قسم کی مطابقت دوسری زبانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جس میں اسپینش، لاطینی اور عبرانی وغیرہ اہم ہیں۔

مطابعت (Government)

بہت زبانوں میں یہ تصریفی نحوی طریقہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ طریقہ بیرون مرکزی ترکیبوں کے جزو کے رشتہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ جب اس میں اسم ہو تو ان کو حالت case کہتے ہیں۔ حالت کے لحاظ سے اسم جملے میں اپنی جگہ پاتا ہے۔ مختلف زبانوں میں اسم کی حالت کی مختلف تعداد ہوتی ہیں۔ کم از کم یہ تعداد دو ہے۔ مشرقی افریقہ کی ایک زبان مسائی masia میں اس کی دو ہی حالتیں ہیں۔ سنسکرت میں اس کی آٹھ حالتیں ہیں۔

بہت سی زبانوں میں حالت (case) تصریفی نہیں ہوتے بلکہ تفاعلی الفاظ (function words) سے وہی کام اور مقصد حل کیا جاتا ہے جو حالت کا ہوتا ہے۔ اردو میں ایک طرح سے نظام حالت (case system) اور تفاعلی

الفاظ دونوں کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ دو حالتیں قطعی طور سے عیاں ہیں۔ ایک فاعلی حالت nominative جیسے لڑکا جاتا ہے۔ دوسرے غیر فاعلی حالت oblique مثلاً لڑکے نے کہا۔ یعنی اس میں کوئی نہ کوئی جار موخر (post-position) استعمال ہوتا ہے۔ "نے" اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آنے والا فعل ماضی میں استعمال ہوگا۔ چند جار موخر اسم کے فوراً بعد استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً "میں۔ سے۔ پر۔ کو۔ کا۔ کے" وغیرہ یہ سب ہی جار موخر اسم کے ساتھ ترکیبی ساخت بناتے ہیں۔ اسی طرح اگرچہ ان کے استعمال سے اسم کی شکل پر اثر نہیں پڑتا لیکن جو کام سنسکرت یا لاطینی اسم کو مختلف حالت (case) میں استعمال کے لئے تصریف inflection کا ہے وہی کام مختلف حالت کے لئے ان جار موخر کا ہے اس طرح یہ جار موخر تفاعلی الفاظ function words کی حیثیت رکھتے ہیں۔

داخلی حوالہ cross reference

نحوی طریقہ کی یہ قسم درون مرکزی ترکیبوں اور چند بیرون مرکزی ترکیبوں میں پائی جاتی ہے۔ اردو میں فعل اور فاعل مفعول میں داخلی حوالہ کی مدد سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ مثلاً میں نے آم کھایا۔ میں نے روٹی کھائی۔ ان دونوں جملوں میں فعل اور مفعول میں داخلی حوالے سے رشتہ ہے۔ چونکہ آم اور روٹی کی قواعدی جنس مذکر و مؤنث ہیں اس لئے "کھایا" اور "کھائی" استعمال ہوا ہے۔

باب - ۹

قواعد - اور اس کا مقصد

قواعد (GRAM MER) کیا ہے

لسانیات میں قواعد کے معنی عام استعمال سے ذرا مختلف ہیں۔ عام طور سے ایک لسان lingiust کسی زبان کے نمائندہ جملے اور الفاظ جمع کرتا ہے جس کو (cor- pusm) کہتے ہیں۔ یہ corpusm زبان کے بولنے والوں سے ریکارڈ کئے جاتے ہیں پھر وہ ان کا لسانی طور سے تجزیہ کر کے مختلف سطحوں پر جو قاعدے رائج ہوں ان کا مطالعہ کر کے پیش کرتا ہے۔ یہ قاعدے آواز sound کے نظام۔ مارفولوجی کے نظام اور نحوی نظام میں الگ الگ پیش کئے جاتے ہیں۔ کسی زبان کے اس طرح کے تجزیئے اور قاعدوں کے بیان کو توضیحی لسانیات یا قواعد (descriptive grammar) کہتے ہیں۔

لسانی طور سے یہ بھی ممکن ہے کہ ایک لسان ایک ایسی قواعد مرتب کرے جس میں مختلف قسم کے جملوں کو سمجھنے میں مدد ملے۔ ایک زبان میں جملوں کی اقسام محدود ہوتی ہے۔ اور ان کی بنیاد پر ہزاروں مختلف جملے بنائے جا سکتے ہیں۔ قواعد نگار جملوں کی مختلف اقسام کا اس طرح تجزیہ کر سکتا ہے۔ کہ مختلف جملوں کو اس کی مدد سے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ اس قسم کی قواعد کو جس میں بنیادی جملوں کا تجزیہ کر دیا جائے ہم بیانیہ قواعد یا sentence (interpreting grammar) کہتے ہیں۔ اس طرح سے ملتی جلتی اور قواعد کی ایک دوسری قسم ہوتی ہے۔ جس میں جملے بنانے کے قاعدے شامل

ہوں۔ چھوٹی سے چھوٹی ترکیب کو کن قواعد کی رو سے بڑھا کر (expansion) ہم بڑے جملے بنا سکتے ہیں۔ اس قسم کی قواعد کو ساختی sentence producing قواعد کہہ سکتے ہیں۔

اس طرح اگر دو مختلف زبانوں کا الگ الگ لسانی تجزیہ کرکے جو توضیحی قواعد ہوں ان کا آپس میں تقابلی جائزہ لیا جائے اور ایک دوسرے کی یکسانیت اور فرق کو نمایاں کیا جائے تو ایک نئی قواعد حاصل ہوگی جس کو تقابلی قواعد یا تبادلی قواعد contrastive یا (transfer grammer) کہتے ہیں۔ اس طرح کی قواعد زبان کے اساتذہ کے لئے اور زبان کی کتاب (language texts) کے لکھنے والوں کے لئے بہت سودمند ہو سکتی ہے۔

چند قواعد نگار سماجی قدروں کو بھی ایک پیمانہ بناتے ہیں اور اس بات کو ملحوظ رکھتے ہیں کہ کسی سماج میں کس طرح کی زبان پسند کی جائے گی اور کس کو سماج اچھا نہیں سمجھتا۔ یہ قواعد نگار عام بولنے والوں کی زبان کی بجائے چند پڑھے لکھے اور معیاری زبان بولنے والوں کی زبان کا تجزیہ کرکے اس کو ہی صحیح زبان بتاکر باقی سب سے اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ اس کی تقلید کریں۔ اس طرح کی قواعد کو ہدایتی (prescriptive) یا اصولی (normative) قواعد کہتے ہیں۔

ایک لسانی توضیحی قواعد (descriptive grammer) کو بہت مختصر کرکے بھی پیش کر سکتا ہے۔ جس میں غیر ضروری تفصیلات اور مثالیں شامل نہیں کی جاتیں۔ دراصل اس قسم کی قواعد دوسرے لسان کے لئے ہی ہوتی ہیں اور اس کے لئے یہ نہ صرف مختصر ہوتی ہیں بلکہ بہت زیادہ اصطلاحاتی زبان کا استعمال کرتی ہے کیونکہ یہ عام آدمی کے لئے نہ ہو کر مخصوص لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی دوسرے لسانوں کے لئے ہوتی ہے۔ اس قسم کی قواعد کو ساختی خاکہ structural linguistic (sketch) کہتے ہیں۔

ساختی خاکہ کے برخلاف قواعد کی ایک اور قسم حوالہ جاتی قواعد reference (grammer) ہے۔ یہ عام آدمی کے لئے لکھی جاتی ہے یعنی وہ لوگ جو لسان (linguists) نہیں ہیں۔ یہ قواعد کبھی کبھی حوالہ کے لئے ہوتی ہے۔ یہ عام طور

ے بہت آسان کرکے اور تفصیلی مثالوں کے ساتھ تیار کی جاتی ہے۔

نظریاتی لسانیات میں توضیحی قواعد (descriptive grammar) کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ اس میں کسی زبان کا تجزیہ لسانی رو سے کیا جاتا ہے۔ یہ تجزیہ زبان کے مختلف سطحوں پر یعنی آواز ۔ مارفولوجی اور نحو ۔ پر کیا جاتا ہے۔

لسانیات میں اس بات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کہ کسی قواعد لکھنے کے مقاصد کیا مقرر کئے گئے ہیں۔ اور کس قواعد کے طریقے اور اس کی شکل اس بات پر ہی منحصر ہوگی کہ اس کو لکھنے کے لئے کون کون سے مقاصد سامنے رکھے گئے تھے ۱۹۵۷ء سے جب سے چامسکی chomsky کی کتاب (syntactic structure) شائع ہوئی ہے قواعد لکھنے کے مقاصد اور کسی نظریہ (Theory) کو بنانے میں کیا مقاصد ہوں گے ان کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے اب لسانیات میں جو قواعد یا نظریات قائم کئے جارہے ہیں وہ اوپر بتائی گئی قواعد کی قسموں سے بالکل مختلف ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان نئی قواعد کا جائزہ لیں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا مطالعہ کرلیں کہ جدید لسانیات میں نظریاتی مقاصد کیا ہیں اور کس قسم کی قواعد تیار کرنا ان کا مقصد ہے۔

لسانی نظریوں کا مقصد

جدید لسانیات میں ایسی قواعد کو مرتب کرنا مقصد بتایا گیا ہے جس سے ہم کسی زبان کی تمام ممکن جملوں کو سمجھ سکیں اگرچہ قواعد کی اصل بنیاد ان محدود جملوں پر ہوگی جو قواعد نگار نے خود سنے ہوں اور نوٹ کرلئے ہوں۔ لیکن وہ اس قسم کی تعمیم (generali- zation) اخذ کرے گا جن کا زبان کے کل ممکن جملوں پر اطلاق ہوسکے۔ اس طرح زبان کی قواعد ایسے قاعدوں پر مبنی ہوگی جس کی مدد سے ہم زبان کے تمام قواعدی طور سے صحیح جملوں کو بناسکیں اور جس سے کوئی ایسے جملے نہ بن سکیں جو قواعدی طور سے صحیح نہ ہوں۔

چامسکی (chomsky) جس نے قواعد کا یہ نیا نظریہ فروغ دیا ہے کا کہنا ہے کہ کسی زبان کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ ایک زبان ان تمام جملوں سے مل کر بنتی ہے جو اس کی قواعد کے ذریعہ بنائے جاسکیں اور یہ قواعد ایسی ہوگی جس سے کہ ہم جملوں اور

اور غیر جملوں (non-sentence) کے بیچ تفریق کر سکیں گے۔ زبان کے اس نظریئے میں زبان کی اس خصوصیت کو بہت اہمیت دی گئی ہے کہ زبان میں جملوں کی تعداد لامحدود ہے۔ کیونکہ کوئی بھی جملہ کیوں نہ ہو اس کو اور زیادہ بڑا کیا جا سکتا ہے اگر ہم کوئی نیا فقرہ یا جملہ 'اور' کے ساتھ اس میں جوڑ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ چامسکی کا کہنا ہے کہ زبان کی قواعد میں ایک اعادی قاعدہ recursive rule ضرور شامل ہونا چاہئے جس سے ہم لامحدود فقرے یا جملے کسی ایک جملے میں شامل کر سکیں۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر کسی زبان کے لئے جو قواعد مرتب کی جائیں اس میں چند خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس قواعد کو اسی حد تک مکمل تصور کیا جانا چاہئے جس حد تک اس میں ذیل میں دی گئی مختلف خصوصیات پائی جائیں۔

سب سے پہلی اور ضروری شرط جو اس قواعد کو پوری کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہم اس زبان کے قواعدی اور غیر قواعدی جملوں میں تفریق کر سکیں۔ اس قواعد میں ایسے قاعدے ہونے چاہئیں جن سے نئے جملے جو کبھی نہ سنے گئے ہوں بنائے جا سکیں اور یہ سب جملے قواعدی رو سے صحیح ہوں۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ زبان کے سب ہی بولنے والے کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی قسم کی چھوٹی یا بڑی قواعدی غلطی کرتے ہیں یعنی ہر ایک وقت قواعدی رو سے صحیح جملے نہیں بولتا ہے لیکن ایک قواعد نگار کے ذہن میں اس کسوٹی کے لئے ایک عینی (idealized) بولنے والا ہوتا ہے جو مختلف جملوں کے قواعدی یا غیر قواعدی ہونے کو بتا سکے گا۔ یعنی گو قواعدی طور سے پورے طور سے مکمل جملے کوئی بھی ہر وقت نہیں بولتا لیکن قواعد مرتب کی جائے گی وہ ایسی ہونا چاہئے جو صرف صحیح جملوں کو ہی بنا سکے۔

کسی زبان کا بولنے والا native speaker اس قسم کی قابلیت رکھتا ہے جو اس کی چھٹی حس intuition ہے جس سے وہ قواعدی اور غیر قواعدی جملے میں فرق کر سکتا ہے۔ اس طرح یہ ممکن ہے کہ اس قواعد سے جو جملے بنیں ان کو ہم زبان کے بولنے والے کی چھٹی حس intuition کی مدد سے پرکھ سکیں آیا وہ قواعدی رو سے صحیح ہیں یا نہیں۔ اگر کسی قواعد میں صرف یہی ایک خاصیت ہو تو اس کی کمزور پیدا کرنے کی خاصیت weak generative

(capacity) کہلائے گی۔ یعنی یہ کم سے کم شرط ہے جس پر اس قواعد کو پورا اترنا ہے۔ چامسکی اس شرط کو مشاہدی اکتفا (observational adequacy) کہتا ہے۔

اگر کوئی قواعد دوسری شرط بھی پوری کر دے تو یہ قواعد پہلی قواعد کے مقابلہ میں زیادہ قوی اور مکمل ہو گی۔ یہ دوسری شرط ہے توضیحی کفایت descriptive adequacy) کی۔ ایسی قواعد کے لئے یہ کہا جائے گا کہ اس سے سب قواعدی جملے بنیں گے اور کوئی غیر قواعدی جملہ نہیں بنے گا۔ نیز یہ قواعد طاقتور پیدا کرنے کی خاصیت (strong generative capacity) رکھتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قواعدی جملہ بنائیں گی بلکہ بنائے ہوئے جملوں کی ساختی بیان (structural description) بھی دے گی۔ یعنی جملے کس طرح کے فقروں سے بنے ہیں اور یہ فقرے آپس میں کیسے منسلک ہیں۔ اس قواعد کے ذریعہ ہم کو جملے کی ساخت بھی معلوم ہو گی۔ جملہ کس طرح کی چھوٹی اکائیوں پر مشتمل ہے مثلاً اس میں فاعل اور غیر فاعل اور اسم وغیرہ کون سی اکائیاں ہیں اور یہ آپس میں کس طرح کا رشتہ رکھتی ہیں۔ جملے کا جو ساختی روپ ایک قواعد بتاتی ہے اس کو بھی ہم زبان کے بولنے والے کی چھٹی حس (intuition) کے ذریعہ جانچ سکتے ہیں کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں۔

مندرجہ بالا قواعد کے لئے دو خصوصیات کے علاوہ چامسکی نے قواعد کی ایک تیسری خاصیت بھی قائم کی ہے جو کہ سب سے زیادہ اونچی خاصیت ہے یعنی اگر کسی قواعد میں ان دو کے علاوہ یہ تیسری خاصیت بھی موجود ہو تو یہ قواعد سب سے زیادہ مکمل ہو گی۔ اس کو بیانیہ اکتفا (explanatory adequacy) کہا گیا ہے۔ جس طرح ایک بچہ آوازوں کی مختلف آوازوں کو سن کر اپنے لئے ایک مخصوص قواعد تیار کر لیتا ہے اسی طرح ایک قواعد نگار زبان کی قواعد کے روپ اور ان کے آپس کے رشتوں کے بارے میں ایسے عمومی خاصیتیں اخذ کر سکتا ہے جو سب ہی زبانوں کے لئے صحیح ہوں۔ ان عمومی خاصیتوں کو عمومی لسانیات linguistic (universals) کہا گیا ہے۔ اس طرح بیانیہ اکتفا کے معنی ہوں گے

کہ یہ قواعد زبان کا ایسا باقاعدہ بیان دے گی کہ جس کی مدد سے ہم مختلف توضیحی قواعدوں میں سے کسی زبان کے لئے بہترین قواعد کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ انتخاب عمومی خاصیتوں کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

کسی قواعد کو جانچنے یا پرکھنے کی کسوٹی نہ صرف یہ ہے کہ اس نے جو قاعدے اخذ اور بیان کئے گئے ہیں ان میں کتنا اختصار اور کفایت ((economy)) کا لحاظ رکھا گیا ہے بلکہ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس میں کتنی ایسی عمومی خاصیتوں کو شامل کر لیا گیا ہے جو دنیا کی سب ہی زبانوں کے لئے صحیح ہوں اور جس کی وجہ سے ان خاصیتوں کو پھر انفرادی زبان کی قواعدوں میں شامل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

مذکورہ بالا خاصیتیں در اصل ایک اچھا لسانی اور قواعدی نظریہ (Theory) قائم کرنے کے لئے ضروری بتایا گیا ہے۔ مختصراً ہم اوپر دی گئی تین خاصیتوں کو اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ ضروری شرط ایک قواعد کے لئے یہ ہے کہ اس کی مدد سے ہم قواعدی طور سے (grammatically) صحیح اور غلط جملوں میں فرق کر سکیں۔ دوسری خاصیت یا شرط یہ ہے کہ یہ جملے کے مختلف حصے (یا اکائیاں) بیان کر سکے اور یہ بتا سکے ان کے مختلف حصوں کے درمیان کیا رشتہ ہے۔ تیسری خاصیت جو ایک قواعدی نظریئے کا ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ وہ عمومی لسانیات کی خاصیتوں کا تعین کر سکے تاکہ ان خاصیتوں کو توضیحی طور سے مکمل قواعد میں شامل نہ کیا جائے۔ بالالفاظ دیگر ہم تیسری خاصیت کی مدد سے سب سے اچھی توضیحی قواعد کو چھانٹ سکتے ہیں۔

کسی زبان کی قواعد مرتب کرتے وقت ہم اوپر دی گئی خاصیتوں میں سے حسب مقصد خاصیتیں مد نظر رکھ سکتے ہیں۔ یعنی ہم ان میں سے کون سی خاصیتیں اپنی قواعد میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ ہمیں اگر ایک ہی شرط شامل کرنا ہے تو یہ پہلی ہوگی اور اگر دو کرنا ہیں تو یہ پہلی دو شرائط ہوں گی۔

جزو متصل قواعد

پچھلے باب میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ جملوں کا تجزیہ اور اس کی ساخت کا مطالعہ ہم جزو متصل کے تجزیہ سے کر سکتے ہیں۔ جزو متصل تکنیک سے ہم جملوں کو پہلے ان دو حصوں میں

تقسیم کرتے ہیں جن سے وہ جملے بالواسطہ بنتے ہیں۔ اس کے بعد ان حصّوں کے بھی جزو متصل کا تجزیہ کر سکتے ہیں یہاں تک کے ہم جملے کے آخری جزو تک پہونچ جائیں۔ اس طرح ہم جملے کے جزو اور ان کی قسموں کا اندازہ کرتے ہیں۔ جس کا ہم نے ترکیبوں کی قسموں میں مطالعہ کیا ہے۔

گو جزو متصل کی تکنیک سے بھی جملے اور دیگر تراکیب کو سمجھنے اور اس طرح کسی زبان کی نوعیت سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے لیکن جدید قواعد کے لئے جو شرائط کا تعین کیا گیا ہے اس کی روشنی میں ہم یہ بات نوٹ کریں گے کہ جزو متصل قواعد یا تکنیک میں کئی کمیاں اور کمزوریاں ہیں جن کی وجہ سے اس کو ایک قواعدی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ جزو متصل تکنیک سے ہم کسی ترکیب یا جملے میں موجود الفاظ اور مارفیم کے آپسی ساختی رشتہ کو جان لیتے ہیں نیز اس سے ہم یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کس طرح چھوٹے جملوں کو بڑے جملوں میں بڑھاکر (expand) تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس خاصیت کو ذیل کے بکس تصویر (box diagram) میں دکھایا گیا۔

حامد بازار گیا

عقلمند حامد بڑے بازار گیا

بڑا عقلمند حامد شہر کے بڑے بازار گیا

وہ بڑا عقلمند حامد شہر کے سب سے بڑے بازار گیا

لیکن جزو متصل تکنیک میں ایک کمزوری یہ ہے کہ اس سے ہم بعض وقت مختلف تجزیئے ملتے ہیں یعنی ایک ترکیب کو مختلف جزو متصل میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ مثلاً

وہ شاندار تاریخی اور اہم کارروائی

وہ | شاندار تاریخی اور اہم کارروائی

| شاندار تاریخی ـــ اور اہم

شاندار ـــ تاریخی اور اہم

اس طرح ایک جزو یا ترکیب " شاندار تاریخی اور اہم " کو ہم دو طرح سے تقسیم

کر سکتے ہیں۔ یعنی جز و متصل کی ترکیب سے ایک ہی صحیح حل نہیں ملتا ہے۔

جز و متصل تکنیک سے ہمیں مختلف قسم کے جملوں میں جو آپس میں رشتہ ہو سکتا ہے اس پر کوئی روشنی نہیں پڑتی ہے۔ مثلاً فاعلی اور مجہولی۔ اقراری ([illegible]) اور منفی ([illegible]) یا اقراری اور سوالیہ جملوں میں آپسی رشتہ کی طرف جز و متصل تکنیک کوئی اشارہ نہیں کرتی جب کہ زبان کا بولنے والا اس رشتہ کو خوب محسوس کر سکتا ہے۔

کیونکہ چامسکی نے قواعد کا معیار یہ قائم کیا ہے کہ اس سے نہ صرف لاتعداد جملے بن سکیں بلکہ یہ بھی کہ جملے کے مختلف حصّوں کا آپسی رشتہ ظاہر ہو اور یہ کہ مختلف جملوں کا بھی آپس میں اگر کوئی رشتہ ہو تو ظاہر کیا جا سکے یہ بات ظاہر ہے کہ جز و متصل تکنیک سے یہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے چامسکی نے پہلے ترکیبی ساخت قواعد پیش کی۔ لیکن اس میں کچھ خامیاں پانے پر اپنی قواعد پیش کیں۔ اب ہم ان قواعد کا جائزہ لیں گے۔

ترکیب ساخت قواعد

چامسکی نے اپنی نئی قواعد پیش کرنے سے پہلے ایک اور قواعد کا جائزہ لیا اور اس کی نوعیت کو جانچنے اور اس کی کمیاں دیکھنے کے بعد اپنی نئی قواعد کا خاکہ دیا ہے۔

ہر زبان میں کچھ تعداد ایسے جملوں کی ہوتی ہے جن کو بنیادی جملے کہا جا سکتا ہے۔ کسی بھی زبان کا کوئی بھی بولنے والا اس میں لاتعداد جملے بول سکتا ہے۔ جملوں کی وہ تعداد جو کہ ایک زبان میں بولے جا سکتے ہیں لاانتہا ہے۔ لیکن بنیادی جملے محدود تعداد میں ہوتے ہیں۔ یہ جملے سادے معروف اور اعلانیہ قسم کے ہوتے ہیں۔ زبان میں باقی تمام جملے ان سے ہی بنائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر "حامد بازار جاتا ہے" یہ ایک بنیادی جملہ ہے۔ بنیادی جملہ کی ساخت زبان میں بہت سے جملوں میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً اوپر کے جملے کے مانند ذیل کے جملے بھی ہیں۔

موہن اسکول جاتا ہے۔ میں شہر جاتا ہوں۔ وہ دہلی جاتا ہے۔ بچے میلے جاتے ہیں۔ ان سب جملوں کی ساخت ایک ہے۔ یعنی اسم۔ مفعولی اسم۔ فعل ترکیب چونکہ

یہ ساخت یا ڈھانچہ زبان میں جملوں کی ایک بڑی تعداد میں پایا جاتا ہے اس لئے اس کو بنیادی یا اصل (Kernel) جملہ کہیں گے۔ غیر بنیادی یا غیر اصل جملے non-kernel sentence ان ہی بنیادی جملوں سے بنتے ہیں۔ مثلاً اوپر کا ایک جملہ "حامد بازار جاتا ہے" سے نیچے دی ہوئی جملوں میں فہرست حاصل کی جا سکتی ہے۔

کیا حامد بازار جاتا ہے؟
حامد بازار نہیں جاتا ہے۔
حامد بازار نہیں گیا۔
حامد بازار گیا ہے۔
بازار تو حامد ہی گیا ہے۔
حامد بازار گیا اور موہن اسکول گیا ہے۔
حامد بازار جائے گا۔
حامد بازار جانے والا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح ہم اس فہرست کو اور طویل کر سکتے ہیں۔ لیکن ان سب جملوں کی اصل یا بنیاد وہی پہلا جملہ اور اس کی ساخت ہے۔ یہ باقی سب جملے ہم نے اس پہلے بنیادی جملے میں تبدیلیوں سے حاصل کئے ہیں۔

ساختی ترکیبی قواعد جملوں کی ساخت پر مبنی ہے۔ ہم جملے سے لے کر مختلف چھوٹی ترکیبوں کی ساخت کے قاعدے بنا سکتے ہیں جن کی مدد سے ہم پورے جملے حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً نیچے ایک ساختِ ترکیبی قواعد کا نمونہ دیا جاتا ہے۔ ایک ساخت ترکیبی قواعد کے تین حصے ہوتے ہیں۔

(۱) ساخت ترکیبی قاعدے
(۲) لغت
(۳) مارفو فونیمی قاعدے

پہلے ہم ساخت ترکیبی قاعدوں سے ایک علامتی زنجیرہ (string of symbols) حاصل کرتے ہیں۔ ان علامتوں کو ہم لغت کی اکائیوں سے

بدلتے ہیں اور پھر مارفو نیمی قاعدوں سے اس کے تلفظ کی شکل حاصل کرتے ہیں۔
اب ہم ایک مثال لیتے ہیں۔

(۱) ساخت ترکیبی قاعدے۔ یہ قاعدے بعض تحریری قاعدے یا -Re
write Rules. بھی کہلاتے ہیں کیونکہ اس میں ایک علامت کو دوسری علامت میں بدل کر لکھتے ہیں۔ تیر کا مطلب ہوتا ہے کہ "لکھا جا سکتا ہے"۔ مثلاً اگر ہم پہلا قاعدہ لیں۔

$$S \longrightarrow NP + VP$$

اس کا مطلب ہوا کہ S یعنی sentence جملہ کو ہم اسم (noun) ترکیب اور فعل ترکیب میں بدل سکتے ہیں۔ ان قاعدوں میں عام طور سے بائیں طرف ایک علامت ہوتی ہے لیکن ایک سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ اگر علامتیں ایک سے زیادہ ہوں تو بھی ان میں صرف ایک علامت کو ہی دوبارہ لکھا جا سکتا ہے۔ ساخت ترکیبی قاعدے کسی زبان میں جملوں کی نوعیت پر منحصر ہیں۔ جتنے زیادہ قسم کے جملے ہوں گے اتنے ہی زیادہ ساخت ترکیبی قاعدے ہوں گے۔ ان قاعدوں کو یکے بعد دیگرے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک بار ایک ہی قاعدہ استعمال ہوگا۔ ایک سے زیادہ نہیں۔ جب ہم آخری قاعدہ استعمال کر لیں گے تب اس جملے کا مشتق کرنا یا (derivation) کہا جائے گا۔ اب ایک سادہ جملے مشتق کرنے کے مراحل دیئے جاتے ہیں۔

(۱) ساخت ترکیبی قاعدے:۔

1 - $S \longrightarrow NP + VP$

2. $NP \longrightarrow T + N$

3. $VP \longrightarrow V + NP$

4. $V \longrightarrow Aux + V$

(۲) لغت 5. N ← آدمی، گیند، لڑکا وغیرہ

6. $T \longrightarrow$ وہ، یہ وغیرہ

7. $V \longrightarrow$ مارنا، لےنا، وغیرہ

'وغیرہ' سے مطلب یہ کہ یہاں اور دوسرے بہت سے الفاظ بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔

اشتقاق (derivation)

جملے کو حاصل کرنے کے لئے ہم پہلے ساخت ترکیبی قاعدوں کو لیں گے اور پھر لغت سے آخری زنجیرہ میں الفاظ رکھیں گے:۔

پہلا قاعدہ NP + VP

دوسرا قاعدہ T + N + VP

تیسرا قاعدہ T + N + V + NP

چوتھا قاعدہ T + N + Aux + V + NP

اب اس میں لغت سے الفاظ کو رکھ لیجئے:۔

گیند مار تا ہے لڑکا وہ

مارفونیمی قاعدے۔ ان قاعدوں سے ہم مختلف مارفیم کی صحیح شکل حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً

مار + تا = مارتا

وہ لڑکا گیند مارتا ہے۔

ترکیب ساخت قواعد میں جملے اور ترکیبوں کو بنانے اور بڑھانے expansion کے جو قاعدے شامل ہوتے ہیں ان کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ انمیں ایک علامت کو دوسری علامت میں تبدیل کیا جاتا ہے مثلاً اس قاعدے

S ——> NP + VP

میں ایک علامت S ہے جس کو دوسری علامتوں NP + VP میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سب ہی قاعدوں میں ایک علامت کی جگہ دوسری علامتوں کو لکھا جاتا ہے۔ اس قواعد میں ہم یہ نہیں دیکھ سکتے آیا ایک علامت کی جگہ جو دوسری علامت لکھ رہے ہیں وہ اشتقاق میں اور دوسری موجود علامتوں سے قواعدی مطابقت رکھتی ہیں یا نہیں۔ اسی لئے ان قاعدوں کو بازتحریری قاعدے rewrite rules کہتے

ہیں۔ باز تحریری قاعدوں کی اس خصوصیت کی بنا پر بعض وقت یہ ممکن ہے کہ کچھ نمبرے (maximum) غیر قواعدی ہو جائیں۔ خاص طور سے اگر جملے بڑے اور مخلوط قسم کے ہیں۔

بعض تحریری قاعدوں کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی علامت کو دوبارہ لکھا جا سکتا ہے۔ گویا بائیں طرف ایک سے زیادہ علامتیں ہو سکتی ہیں لیکن ان میں سے ایک ہی علامت کو قائم مقامی تیر (arrow) کے دوسری طرف کی جا سکتی ہے۔

ساخت ترکیبی قواعد کی ان دو خاصیتوں کی وجہ سے ہم بہت سے ایسے قاعدے اس قواعد میں شامل نہیں کر سکتے جو کسی زبان (مثلاً اردو، انگریزی) میں مختلف قسم کے عام جملوں کے بولنے میں ہم استعمال کرتے ہیں مثلاً ذیل میں ہم اس قسم کے جملے بیان کرتے ہیں جو اس قواعد سے حاصل نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ قاعدے جن سے یہ جملے حاصل ہوں گے وہ اس قواعد میں شامل نہیں کئے جا سکتے:۔

(۱) اردو اور انگریزی میں ہم بہت سے مرکب جملے عطف conjunction "اور" and کی مدد سے بناتے ہیں۔

دو فقروں کو جوڑنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک فقرے کا اپنے متعلقہ جملے میں وہی رشتہ ہو جو دوسرے فقرے کا اس کے متعلقہ جملے میں ہے۔ مثلاً

حامد نے آم کھائے۔

موہن نے آم کھائے۔

ان دونوں جملوں میں حامد کا اپنے جملے میں وہی رشتہ ہے جو موہن کا اپنے جملے میں اس لئے ہم ان دونوں جملوں کو جوڑ سکتے ہیں:

حامد اور موہن نے آم کھائے۔

لیکن اب ذیل کے جملوں کو دیکھئے:۔

حامد بازار گیا۔

موہن نے آم کھائے۔

ان دونوں جملوں میں 'حامد' اور 'موہن' کا متعلقہ جملوں میں رشتہ ایک

ہی نہیں ہے۔ چنانچہ ہم یہ جملہ

حامد اور موہن بازار گئے اور آم کھائے نہیں بنا سکتے۔

مشکل یہ ہے کہ ساخت ترکیبی قواعد میں صرف ہم ایک علامت کو دوسری علامت کی شکل میں لکھ سکتے ہیں ہم کسی فقرے یا مارفیم کی اشتقاقی تاریخ (deriva-tional history) کی جانچ نہیں کر سکتے۔ یعنی کسی مارفیم یا فقرہ کا گزرے ہوئے اقدام میں کیا رشتہ ہے اس کو ہم جانچ نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ بات ساخت ترکیبی قواعد کی نوعیت کے خلاف ہوگی۔ اس لئے یہ بات طے ہوگئی کہ اس قواعد میں ہم اب کوئی قاعدہ شامل نہیں کر سکتے جس سے ہم عطفی جملے بنا سکیں اور چونکہ عطفی جملے زبان میں عام ہیں اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قواعد اس حد تک ناقص ہے۔

(۲) ایک اور خاصیت جو انگریزی اور اردو کے جملوں میں عام ہے وہ یہ ہے کہ فعل کی شکل سادی اور ایک لفظی کے علاوہ مخلوط اور پیچیدہ بھی ہوتی ہے۔ مثلاً "کھاتا ہے"۔ "کھاتا رہے گا۔ کھاتا رہا ہوگا" وغیرہ۔ اس لئے ساخت ترکیبی قواعد میں ایسے قاعدے شامل ہونے چاہئیں جو سادے فعل جیسے "گیا" کے علاوہ اوپر دیئے ہوئے فعلی فقرے verb phrase بھی بنا generate سکے۔

چونکہ ہر سائنس کی طرح لسانیات میں بھی کفایت کا اصول (principle of economy) کو مدنظر رکھنا ہوگا اس لئے ہمیں ایسے قاعدے وضع کرنا ہوں گے کہ کم سے کم تعداد سے زیادہ سے زیادہ قسم کے جملے حاصل کر سکیں۔ چونکہ فعل کی مخلوط شکل میں امدادی فعل کی خاص اہمیت ہے اس لئے فعلی فقرے میں امدادی فعل auxi-(liary verb) کی شمولیت ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر فعل کسی خاص زمانے میں بولا جائے گا یعنی ماضی کا حال یا مستقبل میں اس لئے زمانے کا بھی کوئی مارفیم کہیں پر ہونا چاہئے کفایت کے فعل سے زمانہ کو بھی امدادی فعل میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ساخت ترکیبی قواعد میں علاوہ اور قاعدوں کے مندرجہ ذیل کے قاعدے بھی شامل کئے جانے چاہئیں:۔

1. VP → Aux + V

2. Aux → C (M) (have..en) (be..ing) (be..en)

3. C ⟶ { S ...... اگر واحد ہو
ϕ .... اگر جمع ہو
Past }

4. Af + V ⟶ V + Af

اب ان قاعدوں کی مدد سے ہم مختلف قسم کے جملے حاصل کر سکتے ہیں مثلاً اگر شروع کے چند اقدام چھوڑ کر ہم ذیل کے زنجیرے حاصل کرتے ہیں:

D + N + VP + NP

پہلا قاعدہ کے مطابق D + N + Aux + V + NP

دوسرے قاعدے کے مطابق D + N + C + have .. en + be .. ing + V + NP

D + N + C + have .. en + be .. ing + V + D + N

تیسرے قاعدے کے مطابق D + N + S + have .. en + be .. ing + V + D + N

اب یہ آخری کڑی (Terminal String) مل گئی۔ اس میں ہم لغت سے الفاظ لے کر علامت کی جگہ رکھ لیں گے۔ اس طرح ہمیں ذیل کا زنجیرہ مل جائے گا

The + boy + S + have .. en + be .. ing + beat + the + dog

اب اس آخری حصے میں ہم قاعدہ نمبر ۴ کے ذریعہ مارفیم کے مقام میں ضروری تبدیلی کر لیں گے مثلاً S جو have کے پہلے ہے وہ have کے بعد لکھا جائے گا اسی طرح کی دوسری تبدیلیاں بھی ہیں۔ ان سب کو ہم ذیل میں دکھاتے ہیں۔

S + have ⟶ have + S

en + be ⟶ be + en

-ing + beat ⟶ beat + ing

اب ان کو مارفو فونیمی قاعدوں کی مدد سے الفاظ کی صحیح شکل میں تبدیل کیا جائے گا جو ذیل میں دی گئی ہیں:۔

have + S ⟶ has

be + en ⟶ been

beat + ing ⟶ beating

اور ہمیں ذیل میں دیا ہوا جملہ حاصل ہوگا۔

The boy has been beating the boy.

اوپر کیا گیا اشتقاقی عمل بظاہر صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں جملے کو حاصل کرنے کے لئے جس قسم کے قاعدے اس قواعد میں شامل کئے گئے ہیں اس میں کئی قباحتیں ہیں۔ مثال کے طور پر قاعدے نمبر۳ کو لیجئے۔ اس قاعدے کے اطلاق کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسمی فقرہ واحد ہے یا جمع۔ یعنی اس کے اطلاق کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اشتقاقی تاریخ کا جائزہ لیں اور پچھلے اقدام کی جانچ کریں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ساخت ترکیبی قواعد میں اس قسم کا قاعدہ شامل نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) اردو اور انگریزی میں ایک جملے کو دو طرح سے کہا جا سکتا ہے جس کو معروف (active) اور مجہول passive جملے کہتے ہیں۔ انگریزی میں معروف سے مجہول بنانے کے لئے کئی تبدیلیاں کرنا پڑتی ہیں۔ مثلاً The lion killed the hunter کو اگر ہم مجہول روپ میں پیش کریں تو اس میں نہ صرف فاعل اور مفعول کا مقام بدل جاتا ہے بلکہ نئے الفاظ کا اضافہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ یعنی The hunter was killed by the lion گو اردو میں اتنی زیادہ تبدیلیوں کی ضرورت پیش نہیں آتیں۔ "شیر نے شکاری کو مارا"۔ "شکاری شیر سے مارا گیا"۔ لیکن اردو میں اور بھی روپ مجہول جملے کو رائج ہیں مثلاً "شکاری کو شیر نے مارا"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اردو میں "کو۔ نے" وغیرہ ایسے قواعدی نشان گر ہیں جو اس سے پہلے آنے والے الفاظ کی نوعیت کو صاف کر دیتے ہیں آیا وہ فاعل ہیں یا مفعول۔

لیکن انگریزی میں مختلف جملوں کے مجہول روپ حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایسے قواعد کا سہارا لینا ہوگا جن سے

(۱) دونوں اسمی ترکیبوں کے جملے میں مقام بدل جائیں۔

(۲) by کا اضافہ ہو۔

(۳) فعل میں ایک امدادی فعل کے کسی روپ کا اضافہ ہو۔ یہ روپ اس بات پر منحصر ہوگا کہ جملے میں کیا زمانہ پایا جاتا ہے۔ جملے میں اس قسم کی تبدیلیاں کرنے سے پہلے ہمیں کئی باتوں کا خیال کرنا ہوگا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ فعل کا متعدی

Transitive ہونا ضروری ہے۔ فعل لازم (intransitive)
نہ ہو۔ یعنی ایسا فعل جس کے ساتھ مفعولی اسم آ سکے۔ مثلاً 'کھانے' کے ساتھ مفعولی اسم "آم۔ روٹی" وغیرہ آسکتا ہے۔ لیکن "سونے" کے ساتھ کوئی مفعول اسم نہیں آسکتا۔

وہ آم کھاتا ہے۔ وہ سوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انگریزی میں 'by' شامل کرنا اور دونوں اسمی ترکیبوں کے مقام کو بدلنا یہ سب عمل ہمیں ایک ساتھ کرنا ہوں گے۔ یہ عمل ایسے نہیں ہیں کہ ایک ایک کرکے کئے جائیں کیونکہ ایسا کرنے سے جو زنجیرے یا کڑیاں (strings) ہمیں حاصل ہوں گی وہ غیر قواعدی ہوں گی مثلاً اگر ہم نے 'by' نہیں استعمال کیا اور باقی تبدیلیاں کردیں تو اس قسم کا جملہ حاصل ہوگا۔

The hunter has been killed the lion

ظاہر ہے کہ یہ جملہ غیر قواعدی ہے۔ اب صحیح جملہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ساری تبدیلیاں ایک ساتھ کی جائیں۔ یعنی ایک ایسا قاعدہ مرتب کیا جائے جس میں یہ سب تبدیلیاں موجود ہوں اور اس کا اطلاق اس معروف جملے پر کیا جائے۔

اب مشکل یہ ہے کہ اس قسم کا قاعدہ ہم ساخت ترکیبی قواعد میں شامل نہیں کرسکتے ہیں۔ کیونکہ ساخت ترکیبی قواعد میں صرف ایک ہی علامت کو تبدیل کیا جاسکتا ہے اور کوئی نیا لفظ یا مارفیم داخل نہیں کیا جاسکتا۔ جب کہ معروف مجہول قاعدے میں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے نہ صرف ایک سے زیادہ تبدیلیاں ہیں بلکہ نئے الفاظ کا داخلہ بھی شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ قاعدہ ہم ساخت ترکیبی قواعد میں شامل نہیں کرسکتے۔

مذکورہ بالا نقائص جو ساخت ترکیبی قواعد میں پائے جاتے ہیں ان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چامسکی نے تبادلی قواعد پیش کی۔ چامسکی نے پہلے ۱۹۵۷ء میں تبادلی قواعد پیش کی۔ اس کے بعد ۱۹۶۵ء میں چند تبدیلیوں اور اضافوں کے ساتھ دوسری بار ہی قواعد پیش کی۔ اب ہم ان دونوں قواعد کا جائزہ لیں گے۔

باب-۱۰

تبادلی قواعد

'تبادلی قواعد' Transformational Grammer کا تصور چامسکی کے نام سے منسلک ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے پہلے چامسکی نے ۱۹۵۷ء میں اپنی کتاب syntactic structures میں اس کو پیش کیا۔ چامسکی نے مختلف قسم کے نحوی ماڈل جو اس وقت تک عام طور سے مقبول تھے ان کا جائزہ لے کر یہ ثابت کیا کہ یہ تمام نمونے کسی نہ کسی نقطہ نظر سے ناکافی اور ناقص ہیں کیونکہ یہ زبان کی نوعیت کی صحیح طرح سے عکاسی نہیں کرتے ہیں۔

سب سے پہلے چامسکی نے زبان میں دو طرح کے جملوں میں تفریق کی: ایک بنیادی اور دوسرے باقی تمام جن کو غیر بنیادی (non-kernal) کہا۔ بنیادی جملے کسی بھی زبان میں محدود تعداد میں ہوتے ہیں۔ یہ جملے سادے معروف اعلانیہ simple active affirmative declarativ ہوتے ہیں باقی تمام جملے جو مخلوط یا مرکب ہو سکتے ہیں ان بنیادی جملوں میں چند تبدیلیوں کے بعد بنائے اور بولے جاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کے مرحلوں کو ہی چامسکی تبادلی قواعد کہتا ہے۔ جو یہ تبادلی قواعد زبان کا ہر بولنے والا اپنے دماغ میں رکھتا ہے جو وہ زبان کے ماحول میں بچپن سے ہی قدرتی طور سے تیار کر لیتا ہے۔

تبادلی قواعد جو چامسکی نے ۱۹۵۷ء میں پیش کی اس کے تین اہم حصے ہیں:

(ا) ساخت ترکیبی قاعدے اور لغت

(ب) تبادلی قاعدے

(ج) مارفوفونیمی قاعدے

اب ہم ان تینوں حصّوں کو انفرادی طور سے جانچیں گے، نیز ان کے مقصد کا مطالعہ کریں گے۔

(ا) ساخت ترکیبی قاعدے اور لغت اور ان کا کردار۔

چامسکی کی قواعد کے مطابق ساخت ترکیبی قاعدوں سے ہمیں کسی جملے کی گہری ساخت deep structure ملتی ہے۔ جو جملہ ہم بولتے ہیں وہ جملے کی سطحی ساخت surface structure ہے لیکن جملے کو جس طرح ہم سمجھتے ہیں وہ جملے کی ادائیگی والے روپ سے کم یا زیادہ مختلف ہو سکتی ہے۔ جملے کو ہم گہرائی کی ساخت میں سمجھتے ہیں اور سطحی ساخت میں بولتے ہیں۔

زبان کے بولنے اور سمجھنے میں دماغ کا اہم کردار ہوتا ہے۔ مثلاً "حامد نے شیر کو مارا" کو بولنے سے ذہن میں ان الفاظ کے معنی۔ الفاظ کے ساتھ کے تعلیقیوں کے معنی اور الفاظ کی ترتیب کی اہمیت۔ یہ سب باتیں مجموعی طور سے اس جملے کے معنی بتاتی ہیں اور یہ سب باتیں ایک ساتھ ذہن میں آتی ہیں۔ جملے کو جس طرح بولا جاتا ہے وہ جملے کی سطحی شکل کہلاتی ہے۔ اور جملے کو جس روپ میں سمجھا جاتا ہے وہ اس جملے کی گہری شکل کہلاتی ہے۔

ساخت ترکیبی قاعدے ہمیں جملے کی گہرائی کی ساخت بتاتے ہیں یعنی یہ بتاتے ہیں کہ جملے کو کس طرح سمجھا گیا ہے۔ اس کے بولنے یا ادا کرنے والی شکل کے لئے تبادلی قاعدے کی ضرورت ہوگی۔ اہم بات یہ ہے کہ ساخت ترکیبی قاعدوں سے جو گہرائی کی ساخت ملتی ہے وہ کسی kernal بنیادی جملے کے ساخت ہوگی۔ اب ہمیں اگر بنیادی ہی جملہ بولنا ہے تو اس گہرائی کے ساخت والے جملے پر ایک یا چند لازمی تبادلی قاعدوں کا اطلاق ہوگا اور ہمیں سطحی ساخت مل جائے گی۔ لیکن اگر ہم غیر بنیادی non-kernal sentence یا اشتقاقی derived جملہ بولنا ہوگا تو ایک یا چند لازمی تبادلی قاعدوں کے علاوہ ضرورت کے مطابق

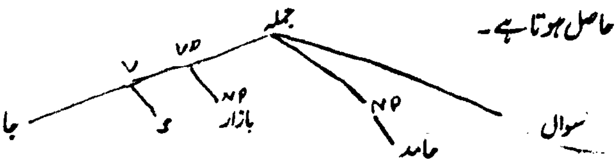
چند اور غیر لازمی یا اختیاری (optional) قاعدوں کا اطلاق بھی کرنا ہوگا۔

اس بات کا اِعادہ یہاں کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ساخت ترکیبی قاعدوں سے ہمیں جو آخری زنجیرہ (Terminal string) ملتا ہے وہ سب علامات کے روپ میں ہوگا۔ اور یہاں آکر ہم سب علامات میں سے جو مارفیم یا الفاظ ہم لغت میں سے لے سکتے ہیں ان کو لے کر آخری زنجیرے میں علامات کی قائم مقامی کریں گے

(ب) تبادلی قاعدے (Transformation rules)

ساخت ترکیبی قاعدوں سے ہمیں جو آخری کڑی مارفیم کی ملتی ہے وہ گہری ساخت کی کڑی ہوگی یعنی اس کڑی میں چند ایسے مارفیم ہوں گے جن کی جگہ بدلنا ہوگی اور / یا چند ایسے الفاظ یا مارفیم ہوں گے جو ہمیں داخل کرنا ہوں گے اور / چند ایسے الفاظ یا مارفیم ہوں گے جن کو کم کرنا ہوگا۔ تبادلی قاعدے یہی سب اقدام کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ تبادلی قاعدے قواعدی عمل (grammatical operations) ہیں جو کسی جملے کے گہری ساخت پر کئے جاتے ہیں تاکہ اس جملے کا سطحی ساخت حاصل ہو سکے تبادلی قاعدے نہ صرف مختلف جزو کا آپسی رشتہ بتاتے ہیں بلکہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ کس کس قسم کی تبدیلی ضروری ہے جس سے ہمیں صحیح قواعدی جملہ حاصل ہو سکے۔ ساخت ترکیبی قاعدے اور تبادلی قاعدے کا بنیادی فرق یہ ہے کہ جب کہ اوّل الذکر میں ایک علامت کو دوسری علامت کے روپ میں لکھنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ آخری الزکر میں ہم ایک علامت کی جگہ دوسری علامت نہیں بلکہ جس کی وہ علامت ہے وہی لکھا جاتے۔

مثال کے طور پر ساخت ترکیبی قاعدوں کے اطلاق کے بعد مان لیجئے ہمیں یہ جملہ حاصل ہوتا ہے۔



یہ جملے کی گہرائی کی ساخت ہے یعنی اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جملہ کس قسم کا ہے (سوالیہ) اور مختلف جزو میں آپس میں کیا رشتہ ہے۔ اس میں کم سے کم دو لازمی تبادلی قاعدے نافذ ہوں گے۔

(۱) سوالیہ — کیا

(۲)۲+۶ جا — جا + ۶

پہلے قاعدے کے مطابق لفظ "کیا" کا جملے کے شروع میں اضافہ کیا جائے گا اور دوسرے قاعدے کے مطابق تعلیقیہ جو لفظ "جا" سے پہلے ہے وہ لفظ "جا" کے آخر میں جوڑ دیا جائے گا۔ یہ تعلیقیہ بعد میں مارفونیمی قاعدوں کی مدد سے "تا ہے" میں بدل جائے گا۔ اور اس طرح ہمیں پورا جملہ سطحی ساخت میں ذیل کے مطابق مل جائے گا: "کیا حامد بازار جاتا ہے؟"

تبادلی قاعدے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کا اطلاق لازمی ہے۔ ان قاعدوں کا اطلاق نہ کرنے سے جملہ غیر قواعدی ہو جائے گا۔ کسی بھی جملے کی گہری ساخت پر کم از کم ایک لازمی تبادلی قاعدہ کا اطلاق ضروری ہے۔ عام طور سے یہ قاعدہ اوپر دیئے ہوا قاعدہ (تعلیقیہ + فعل = فعل x تعلیقیہ) ہوتا ہے جس کی مدد سے فعل کی صحیح شکل حاصل ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایک سے زیادہ لازمی قاعدوں کا اطلاق بھی ضروری ہوتا ہے اس قسم کے قاعدوں کو جن کا اطلاق ضروری ہوتا ہے اور جن کے اطلاق کے بغیر جملہ غیر قواعدی ہو جاتا ہے "لازمی تبادلی قاعدے" یا obligatory Transformational rules کہتے ہیں۔

لازمی تبادلی قاعدوں کے اطلاق سے جو جملہ ملتا ہے وہ دراصل زبان کے بنیادی جملوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ اب اگر بولنے والا غیر بنیادی جملوں میں سے کوئی جملہ بولنا چاہتا ہے تو وہ ضرورت کے مطابق ایک یا ایک سے زیادہ دوسرے قاعدوں جو لازمی نہیں ہوتے ہیں بلکہ اختیاری ہوتے ہیں ان کا اطلاق کر کے غیر بنیادی جملے بولتا ہے۔ ان دوسرے قاعدوں کو جو غیر بنیادی یا اشتقاقی non - kernal or derived جملے بناتے ہیں اختیاری تبادلی قاعدے یا optional Transformational rules کہتے ہیں۔ مثلاً مجہول جملہ ایک

غیر بنیادی جملہ ہے۔ اس کا معروفی جملے سے حاصل کرنے کے لئے "مجہولی تبادلی قاعدے" کا اطلاق ہوگا۔

تبادلی قاعدے کے مطالعے سے ہمیں دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ کس قسم کے جملے پر اس کا اطلاق ہوگا۔ قاعدے کا پہلا حصّہ ساختی بیان دیتا ہے یعنی اس ترکیب یا ساخت کو بتاتا ہے جس پر اس کا اطلاق ہوگا۔ دوسرا حصّہ یہ بتاتا ہے کہ اس جملے یا ترکیب میں کیا تبدیلی ہوگی یعنی ساختی تبدیلی کو بتاتا ہے۔ دوہرا تیر ایک تبادلی قاعدے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اب ہم نیچے چند لازمی اور چند اختیاری تبادلی قاعدوں کی مثال دیتے ہیں۔

لازمی تبادلی قاعدے

ذیل میں چند لازمی تبادلی قاعدوں کی مثال دی جا رہی ہے۔ اگر بائیں طرف کا حصّہ جملے کی گہری ساخت میں موجود ہو تو دائیں طرف کی تبدیلی لازمی کرنا ہوگی ورنہ جملہ غیر قواعدی ہو جائے گا۔

$$1.\ NP_s + Pres \Longrightarrow NP_s + Z_1$$

یہ فعل اور فاعل میں صحیح مطابقت کا قاعدہ ہے اگر فاعل واحد میں ہے اور زمانہ حاضر ہے تو Z_1 ایک تعلیقیہ لیا جائے گا تاکہ آگے چل کر اس کا اطلاق فعل پر کیا جا سکے اور فعل کو واحد زمانہ حاضر میں رکھا جا سکے۔

$$۲ - Af + V \Longrightarrow V + Af$$

اُوپر کی مثال میں دیا گیا ہے کہ تعلیقیہ بعض قاعدوں کی بنا پر متعلقہ لفظ سے پہلے آتا ہے۔ اس لئے قاعدہ نمبر۲ کی مدد سے ہم اس کو صحیح جگہ پر رکھ لیتے ہیں۔ مثلاً

تا x جا   جاتا

$$۳ - NP + V + NP \Longrightarrow$$

اس قاعدے کو معکوسی تبادل reflexive transformation کہتے ہیں۔ اس کے مطابق اگر کسی ترکیب یا جملے کی گہری ساخت میں دو ایک

سے اسم ترکیبیں یا فقرے ہیں تو دوسرے میں معکوسی ضمیر لگائی جاتی ہے۔ اردو میں معکوسی ضمیر "خود" یا "اپنے" لگائی جائے گی۔ مثلاً "تم" اپنے" کو صاف کرو"۔

(۴) (Adeutical NP deletion Rules) ایک ہی اسمی فقرے کے تلف کا قاعدہ۔ اس قاعدے کے مطابق اگر گہری ساخت میں دو ایک سے اسمی فقرے ہیں تو دوسرا تلف کر دیا جائے گا۔ مثلاً

حامد چاہتا تھا کہ حامد کلاس سے چلا جائے

اس میں دوسرا "حامد" تلف کر دیا جائے گا کیونکہ دونوں حامد ایک ہی شخص کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

اختیاری تبادلی قاعدے

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے یہ وہ قاعدے ہیں جن کا اطلاق اختیاری ہے۔ اگر ان کو استعمال کیا جائے گا تو غیر بنیادی جملے بنائے اور حاصل کئے جا سکتے اختیاری قاعدوں کی چند مثالیں یہاں دی جاتی ہیں۔

۱۔ مجہولی تبادلی قاعدہ

$$NP_1\ Aux\ V_t\ NP_2 \Rightarrow NP_2\ Aux\ be..en + V_t + by\ NP_1$$

اگر کسی جملے کی ساخت بائیں طرف دی ہوئی ساخت کے مطابق ہو تو اس میں دائیں طرف کی تبدیلیاں کر کے مجہولی جملہ حاصل ہو سکتا ہے۔

(۲) اسمیانہ کے تبادلی قاعدے۔ اس کے مطابق جملوں کو اسمی فقروں میں بدلا جاتا ہے۔ مثلاً

حامد گا رہا تھا ⟸ حامد کا گانا

موہن کے پاس ایک کار ہے ⟸ موہن کی کار

وہ ڈاکٹر بن گیا ⟸ اس کے ڈاکٹر بن جانے سے۔

(۳) موصولی فقرہ بنانے کا تبادلی قاعدہ۔ ایک بنیادی جملہ تبادلی قاعدے سے موصولی فقرہ relative clause میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں چند موصولی فقرے بنائے گئے ہیں:۔

بچّہ سو رہا تھا ⟸ جو سو رہا تھا

پھول کھل رہے تھے ⟸ جو کھلے ہوئے تھے

اس طرح جملے کے تابع فقرے (subordinate clause) بنائے جاتے ہیں:۔

میں نے آپ کو ٹیلیفون کیا تھا۔ جب میں آپ کو ٹیلیفون کر چکا تھا۔

لڑائی ختم ہو گئی تھی۔ جب لڑائی ختم ہو گئی

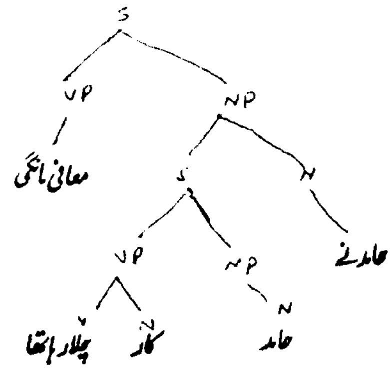
تبادلی قاعدوں کی لازمی اور اختیاری قاعدوں میں تفریق کے علاوہ ایک اور تفریق بھی کی جانی چاہئے۔ جو ذیل میں دی گئی ہے:۔

(۱) واحد تبادلی قاعدے (singulary)۔ وہ قاعدے جو صرف ایک گہرائی کی کڑی پر لاگو ہوتے ہیں۔

(۲) عمومیت کے تبادلی قاعدے (Generalized Transformations)

وہ قاعدے جو دو یا دو سے زیادہ گہرائی کی جملوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

واحدی قاعدے سادے جملے بنانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں جب کہ عمومیت کے قاعدے مخلوط اور مرکب جملے بنانے کے کام آتے ہیں۔ واحدی قاعدے ایک گہرائی کی ساخت پر لاگو ہوتے ہیں۔ عمومیت کے قاعدے دو یا دو سے زیادہ گہرائی کے ساخت پر لاگو ہوتے ہیں۔ مثلاً مجہول معروف تبادلی قاعدہ واحدی قاعدہ ہے۔ جب کہ اسمیانہ کا قاعدہ۔ موصولیانہ کا قاعدہ اور تابع کنندہ کا قاعدہ۔ دو یا دو سے زیادہ گہرائی کے سارے قاعدوں پر لاگو ہوں گے۔ مثلاً ایک گہرائی کی ساخت کا معائنہ کیجئے:۔



یہ گہرائی کی ساخت دو جملوں کی کڑیاں رکھتی ہیں۔ ان پر سب سے پہلے ایک موصولیانہ کا قاعدہ (relativezation transformation rules) کا اطلاق ہوگا جس کی وجہ سے گہرائی کا جملہ (embedded sentence) کو موصولی فقرے میں بدل دیا جائے گا۔

حامد کار چلا رہا تھا ← جو کار چلا رہا تھا

اب یہ فقرہ قالبی جملہ (matrix sentence) میں شامل ہو جائے گا۔

حامد نے جو کار چلا رہا تھا معافی مانگی۔

اس طرح عمومیت کے قاعدے سے ہم نے ایک پیچیدہ جملہ حاصل کیا عمومیت کے سب ہی قاعدے اختیاری قاعدے ہوتے ہیں کیونکہ ان کی مدد سے جو جملے حاصل ہوتے ہیں وہ غیر بنیادی جملے ہوتے ہیں۔

(ج) مارفونیمی قاعدے۔ ان قاعدوں کا مقصد محض مارفیم اور الفاظ کی صحیح شکل بنانا ہے۔ ساخت ترکیبی قاعدوں سے گہری ساخت کی کڑی حاصل ہوتی ہے۔ تبادلی قاعدوں سے اس گہری ساخت میں جو ضروری تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ عمل میں لائی جاتی ہیں تاکہ جملہ قواعدی ساخت اختیار کر سکے اور جس قسم کا جملہ درکار ہے حاصل ہو جائے۔ آخر میں مارفونیمی قاعدوں سے الفاظ کی صحیح شکل حاصل کی جاتی ہے۔ ذیل میں چند مارفونیمی قاعدوں کی مثال دی جاتی ہے:۔

اسم + ϕ ← اسم

اسم + ے ← اسمیں

فعل + ϕ ← فعل

فعل + ے ← فعل + ا

اب ایک مثال لیجئے جس سے پوری تبادلی قواعد کا کردار کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔

ا۔ بنیادی قاعدے

ا۔ ساخت ترکیبی قاعدے

1. S ⟶ NP + VP

2. NP ⟶ D + N (+S)

3. VP ⟶ Aux + MV

4. Aux ⟶ t + (M) + (be..ing)(be..en)(have.en)

5. t ⟶ {pre / past}

6. MV ⟶ {be + Pred / V}

7. Pred ⟶ {Adj / NP / Adv.}

8. V ⟶ {Vi / Vt + NP (+NP) / Vc + (Adj) + (NP)}

ب لغت ۔

D ← وہ ۔ اس ۔ یہ ۔ وغیرہ

N ← لڑکا ۔ حامد ۔ لڑکی ۔ لوگ ۔ گیند ۔ وغیرہ

V ← کھیلنا ۔ دوڑنا ۔ رونا ۔ کھانا ۔ وغیرہ

Adj ← شریر ۔ نٹ کھٹ ۔ چالاک ۔ وغیرہ

۲۔ تبادلی قاعدے

1. Af + V ⟶ V + Af

2. Relativization

NP + VP + NP ⟶ who NP + VP

مارفونیمی قاعدے

اردو میں:

1. V + ing ⟶ {V + rha in the context NP_s / V + rhe in the context NP_{pl}}

2. be + Past → { was in the Context NP_s
were in the Context NP_{pl}

3. be + Pres → { is in the Context NP_s
are in the Context NP_{pl}

وغیرہ

اب ہم ایک مثال لے تے ہیں۔ سب سے پہلے جو جملہ بول نا ہے اس کے مطابق ضروری ساخت ترکیبی قاعدوں کو لیا جائے گا:

$NP + VP^S$ .... (1)

D + N + S + VP (2)

D + N + S + Aux + MV (3)

D + N + S + t + MV (4)

D + N + NP + VP + t + MV (1)

D + N + D + N + VP + t + MV (2)

D + N + D + N + Aux + MV + t + MV (3)

D + N + D + N + t + be..ing + MV + t + MV (4)

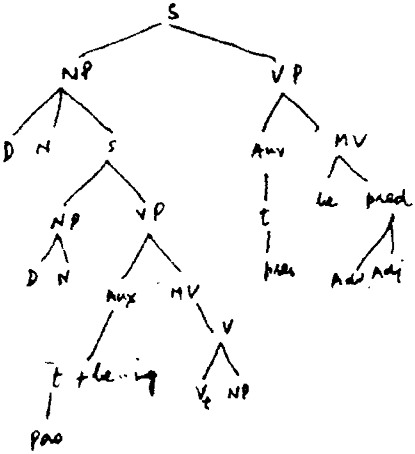
D + N + D + N + past + be..ing + MV + pres + MV (5)

D + N + D + N + past + be..ing + V + pres + be + pred (6)

D + N + D + N + past + be..ing + V_t + NP + pres + be + pred (7)

D + N + D + N + past + be..ing + V_t + NP + pres + be + Adv + Adj (8)

اب یہ آخری کڑی آگئی۔ جو کہ جملے کی گہری ساخت ہے۔ اس کو شاخ والی پیڑ کے ڈائیگرام یا ترکیب نشاندہ (Phrase marker) پر دکھا سکتے ہیں:۔



اب اس آخری کڑی میں لغت سے الفاظ لے کر علامات کی جگہ رکھ لئے جائیں گے:۔

the + boy + the + boy + past + be..ing + play +
football + pres + be + very + naughty

اس گہری ساخت پر ضروری تبادلی قاعدوں کا اطلاق کیا جائے گا جو کہ ذیل میں دکھائے گئے ہیں

past + be ⟹ be + past

ing + play ⟹ play + ing

pres + be ⟹ be + pres

the boy + the + boy ⟹ the + boy + who

ان قاعدوں کے اطلاق کے بعد جملے کی صورت اس طرح ہو جائے گی:۔

the + boy + who + be + past + play + ing +
football + be + pres + very + naughty

یہ کڑی جملے کی سطح کی ساخت surface structure ظاہر کرتی ہے۔ اب ہمیں صرف ضروری مارفو فونیمی قاعدوں کا نفاذ کرنا ہے جو یہاں حسب ذیل ہیں:۔

be + past → was
play + ing → playing
be + pres → is

تیز+ علامت ہٹ جائے گی اور پہلا لفظ بڑے سے لکھا جائے گا۔ (لکھائی میں ان قاعدوں کو مارفوگرافیمک قاعدے کہا جاتا ہے)

اس کے بعد کوئی مرحلہ باقی نہیں رہتا اور جملے کی بولی جانے والی صورت حاصل ہو جائے گی:۔

The boy who was playing football is very naughty

ہر زبان میں گہرائی کی اور سطح کی ساخت کا فرق ہوتا ہے اردو میں بھی ہم باآسانی اس قواعد کی تشریح کر سکتے ہیں۔ نیچے بنیادی قواعد کے مختلف حصے اردو کی ساخت کے اعتبار سے مناسب ردو بدل کے ساتھ دیئے جاتے ہیں۔

(۱) بنیادی قواعد

(ب) ساختی ترکیبی قاعدے

(i) ج ← اسم ترکیب + فعل ترکیب

(ii) اسم ترکیب ← صفت اشاری + اسم (+ ج)

(iii) فعل ترکیب ← (تمیز) (اسم) فعل

(iv) فعل ← (صفت) فعل خاص + امدادی فعل

(v) امدادی فعل ← (نا) (ہو) + زمانہ

وغیرہ

[تشریح اصطلاحات وعلامات: ج = جملہ ؛ قوسین میں دی گئی علامت اختیاری ہے۔ جملے کے مطابق اس کا استعمال ہوگا۔ ج کا دوبارہ استعمال ہمیں ایک بار پھر

شروع سے سارے قاعدوں کے استعمال کے لئے نظر ڈالنا ہو گی۔ انگریزی رواج کے مطابق ہم بھی ان اصطلاحات کے مختصر روپ استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً اسم ترکیب کے لئے ات اور فعل ترکیب کے لئے ف ت۔ آگے صفحہ پر جملے کے اشتقاق کے لئے یہ مختصر روپ بھی استعمال کئے جائیں گے۔ تاکہ صفحہ پر سب علامات کے لکھنے کی گنجائش بن سکے۔ 'صفت اشاری' کو صرف 'اشاری' لکھا جائے گا]

(۲) لغت۔ وہ۔ یہ۔ لڑکا۔ لڑکی۔ کھیل۔ کام۔ گیند۔ ہے۔ بہت۔ شریر۔ وغیرہ

ج

ات + ف ت

اشاری + اسم + ج + ف ت

اشاری + اسم + ج + تمیز + فعل

اشاری + اسم + ج + تمیز + صفت + فعل خاص + امدادی فعل

اشاری + اسم + ج + تمیز + صفت + ف خ + زمانہ

اشاری + اسم + ات + ف ت + تمیز + صفت + ف خ + زمانہ

اشاری + اسم + اشاری + اسم + ف ت + تمیز + صفت + ف خ + زمانہ

اشاری + اسم + اشاری + اسم + اسم + فعل + تمیز + صفت + ف خ + زمانہ

اشاری + اسم + اشاری + اسم + اسم + ف خ + امدادی فعل + تمیز + صفت + ف خ + زمانہ

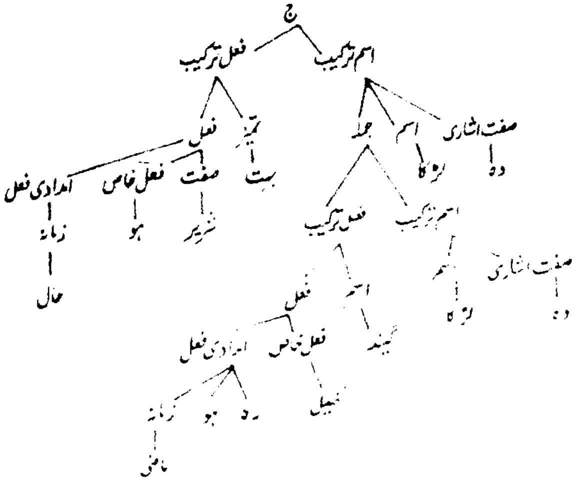
اشاری + اسم + اشاری + اسم + اسم ف خ + رہ + ہو + زمانہ + تمیز + صفت + ف خ + زمانہ

اس آخری کڑی میں لغت سے الفاظ علامات کی جگہ رکھ لئے جائیں گے اور ہمیں جملے کی گہری ساخت حاصل ہو جائے گی۔

وہ + لڑکا + وہ + لڑکا + گیند + کھیل + رہ + ہو + زمانہ + بہت + شریر + ہو

زمانہ

اس کو ہم درخت ڈائیگرام پر ذیل کے مانند دکھا سکتے ہیں۔



یہ جملے کی گہری ساخت کا ڈائیگرام ہے۔ جو ساخت ترکیبی قاعدہ
حاصل ہوا ہے۔ اب ہمیں قواعدی تبدیلی اور ردو بدل کرنے کے
کے ضروری قاعدوں کا استعمال کرنا ہوگا۔ اس گہرائی کی ر
پہلے ہمیں اس کا خیال کرنا ہوگا کہ اس میں ایک شمولی
sentence ہے۔ جس کی وجہ سے ہم
relativization T. Rule
اگر ترکیب x فعل ترکیب ← ج
اگر دو ایک سے اسم ترکیب ہیں تو
گا۔ اس طرح اوپر کے اند
اور کوئی تبادلی قاع
میں سے ضروری تو

رہ × ہو × زمانہ (ماضی) ← رہا × تھا

پچھلے صفحوں پر یہ بتایا گیا ہے کہ 'رہ' اور 'ہو' کے لئے ہم سباق (Context) کو دیکھتے ہوئے تبدیل کریں گے۔ کیونکہ اردو میں نہ صرف 'زمانہ' بلکہ شخص (person) اور جنس (gender) کا بھی خیال کرنا ہوگا چونکہ اس جملے میں 'لڑکا' فاعل ہے جو واحد اور مذکر ہے اس لئے 'رہ' کا 'رہا' اور 'ہو' کا 'تھا' ہو جائے گا۔ اسی طرح آگے دوسرے 'امدادی فعل' میں زمانہ 'حال' اور خاص فعل 'ہو' ہے۔ 'ہو' کو ہم 'ہے' یا 'ہیں' میں تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ 'حال' ہے۔ چونکہ یہاں واحد فاعل ہے اس لئے یہ 'ہے' ہوگا۔ اب پورا جملہ اس طرح ہو گیا۔

وہ لڑکا جو گیند کھیل رہا تھا بہت شریر ہے۔

اس طرح اردو میں تبادلی قواعد کے مختلف حصوں کی مدد سے یہ جملہ حاصل ہوا۔ اُوپر کی دی ہوئی انگریزی اور اردو کی مثالیں چامسکی کی ۱۹۵۷ء کی قواعد کی بنیاد پر ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں چامسکی نے ایک اور کتاب (Aspect of The Theory of Syntax) لکھی جس میں اس نے اپنی قواعد میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ ۱۹۵۷ء کے قواعدی ماڈل میں معنی کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ جب کہ ۱۹۶۵ء کے قواعدی ماڈل میں معنی کا بھی حصہ رکھا گیا ہے۔ اس ماڈل کو ہم ذیل میں اس طرح دکھا سکتے ہیں:-

نحوی حصہ

بنیادی قاعدے

۱. ساخت ترکیبی قاعدے

۲. لغت

جملے کی گہرائی کی ساخت ← تبادلی قاعدے

جملے کی سطحی ساخت

صوتی حصہ

جملے کی سطحی نمائندگی

معنی کا حصہ

جملے کی معنوی نمائندگی

۱۹۵۷ء کی قواعد میں زبان کے مختلف جملے بنیادی جملے Kernel sentence سے حاصل کئے گئے تھے جب کہ یہاں گہرائی کی ساخت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ نحوی حصے سے گہرائی کی ساخت کے جملے حاصل ہوتے ہیں۔ دوسری بڑی تبدیلی معنی کا حصہ ہے۔ یعنی جملے میں موجود معنی کس طرح سمجھے جاتے ہیں۔ تبادلی قواعد کا حصہ بھی جملے کی گہری ساخت پر نافذ ہوتا ہے اور سطحی ساخت دیتا ہے۔ اس سطحی ساخت پر صوتی قاعدوں کا اطلاق ہوتا ہے جس کے بعد ہمیں جملے کی صوتی شکل حاصل ہو جاتی ہے۔ پہلے صرف مارفونیمی قاعدوں کو شامل کیا گیا تھا۔ لیکن فونیمی شکل یا صوتی شکل حاصل ہونے کی تکنیک کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اب ہم ان نئے حصوں کا مطالعہ کریں گے۔

نحوی حصہ

۱۹۵۷ء کے ماڈل میں نحوی حصے سے بنیادی کڑی حاصل ہوتی تھی جس پر ایک یا ایک سے زیادہ تبادلی قاعدوں کا اطلاق ہوتا تھا جس سے بنیادی جملہ یا دوسرے غیر بنیادی جملے حاصل ہوتے تھے۔ بنیادی جملہ حاصل کرنے کے لئے صرف لازمی تبادلی قاعدے اور دوسرے غیر بنیادی جملے حاصل کرنے کے لئے اختیاری قاعدوں کا اطلاق ہوتا تھا۔

۱۹۶۵ء کی قواعد کے مطابق بنیادی اور غیر بنیادی جملے کی بجائے یہ کہا گیا ہے کہ ہر جملے کا ایک گہرائی کا اور دوسرا سطحی ساخت ہوتی ہے۔ نحوی حصے سے جو کڑی حاصل ہوتی ہے وہ گہرائی کی ساخت ہے جس پر تبادلی قاعدوں کے اطلاق سے سطحی ساخت حاصل ہوگی۔ بلکہ سطحی ساخت معلوم کرنے کے لئے گہرائی کی ساخت میں ہی نشان گر شامل کئے گئے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ جملے میں کون کون سے تبادلی قاعدوں کا اطلاق ہونا ہے۔ یعنی اگر جملہ مجہولی، منفی یا استفہامیہ ہے تو اس کا کوئی نشان گر گہرائی کی ساخت میں دکھایا جائے گا۔ مثلاً اگر منفی ہے تو گہرائی کی ساخت میں منفی (Neg) دکھایا جائے گا۔ اب ہمیں منفی کے لئے ضروری قاعدے سطحی ساخت حاصل کرنے کے لئے لازمی طور سے استعمال کرنا ہوں گے۔ غرضیکہ گہرائی کی ساخت

میں ہی نہ صرف یہ اشارہ ہوگا کہ کس قسم کے تبادلی قاعدوں کا استعمال کرنا ہے بلکہ اگر ایک سے زیادہ سادے جملوں کو جوڑنا ہے تو یہ سب جملے ایک ہی جملے میں شامل ہوں گے۔ اس لئے شروع میں یعنی ساخت ترکیبی قاعدوں میں اس قسم کا قاعدے شامل کئے جائیں گے۔

$$S \longrightarrow NP + VP\ (+S)$$

$$NP \longrightarrow NP + S\ (Feat + S)$$

$$VP \longrightarrow VP + S$$

اس طرح کے قاعدوں کی مدد سے مخلوط اور مرکب جملے بنائے جا سکتے ہیں یعنی ان میں سے اختیاری S (جملہ) کو چھانٹ کر قاعدوں کا استعمال کیا جائے گا۔

لغت

ساخت ترکیبی قاعدے گہرائی کی ساخت کا صرف **ایک** حصہ بیان کرتے ہیں۔ دوسرا اہم حصہ جو گہرائی کی ساخت میں کردار ادا کرتا ہے وہ الفاظ ہیں جو لغت میں شامل ہیں۔ کسی **ایک** لفظ کی وجہ سے دوسرے الفاظ پر کافی پابندی آجاتی ہے۔ مثلاً بعض فعلی الفاظ ایسے ہیں جو صرف انسانوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ بے جان چیزوں اور جانوروں کے لئے یہ الفاظ استعمال نہیں ہوں گے۔ مثلاً ''ہنسنا'' 'رونا' وغیرہ جو صرف انسانوں کے لئے استعمال ہوں گے۔ یا 'سونا' 'کھیلنا' وغیرہ جو صرف جاندار چیزوں کے لئے استعمال ہوں گے۔ لغت میں جو الفاظ اس قواعد میں شامل کئے جاتے ہیں ان کو سب ہی خاصیتوں کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان خاصیتوں کو features کی مناسبت سے ہی دوسرے الفاظ کو استعمال کے لئے چھانٹا جا سکے۔ مثلاً ایک لفظ 'لڑکا' لیجئے۔ لغت میں اس لفظ کو اس طرح بیان کیا جائے گا۔

لڑکا

اسم

عام

جاندار

انسان

مذکر

بالغ

وغیرہ

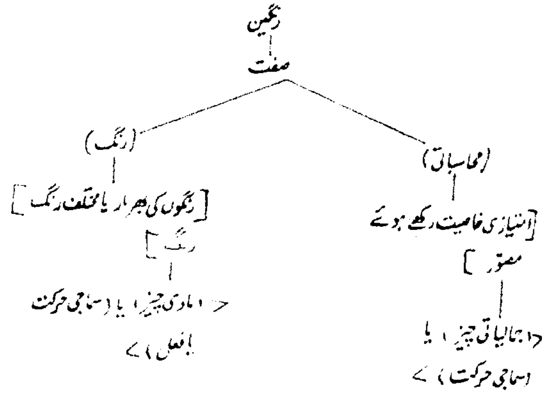
اب اس لفظ کو اسم یا فاعل کی جگہ پر رکھ دینے سے جملے میں دوسرے بہت سے الفاظ پر پابندی ہو جائے گی کیونکہ ہم ایسے کوئی الفاظ شامل نہیں کر سکیں گے جو "لڑکا" کی کسی بھی خاصیت سے ٹکرائے۔ مثلاً جملے میں "لڑکا" کے ساتھ "رہتی" یا "تھی" وغیرہ استعمال نہیں ہو سکتا۔

جملے کا معنوی حصّہ

ساخت ترکیبی قاعدوں اور لغت کے استعمال کے بعد جو گہرائی کی ساخت حاصل ہوتی ہے اس سے ایک طرف تبادلی قواعد کے ذریعہ جملے کی سطحی ساخت حاصل ہوتی ہے اور دوسری طرف یہ گہرائی کی سخت معنوی حصے سے گزر کر جملے کے معنی مہیا کرتی ہے۔ معنوی حصے کے دو خاص حصے ہوتے ہیں۔ ایک لغت اور دوسرا الفاظ کو ملانے کا قاعدہ

لغت میں الفاظ کے معنوی خاصیتیں یا نشان گر (features or marker) ہوتے ہیں۔ کچھ قواعد نویس اس حصے کو اوپر بنیادی حصوں میں ساخت ترکیبی قاعدوں کے بعد لغت میں ہی شامل کر لیتے ہیں۔ اور دوسرے حصے کو یعنی الفاظ کو ملانے کے قاعدوں (projection rules) کو آخر میں معنوی حصے میں رکھتے ہیں۔

لغت میں الفاظ کے سب ہی قواعدی اور لغتی معنی شامل ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے اوپر قواعدی درجہ یعنی اسم یا فعل یا صفت دیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد چھوٹے قوسین میں معنوی نشان کر دے تے ہیں۔ مربع قوسین میں فرق کنندگان دیئے ہیں۔ selection restrictions ان سے ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی میں فرق کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آخر میں زاویہ قوسین ہیں جن کو 'پابندی' کہتے ہیں۔ مثلاً لفظ "رنگین" لیجئے۔ اس کو اس لغت میں ذیل کی طرح دکھایا جائے گا:۔



زاویہ قوسین میں جو پابندی selection restrictions دی ہوئی ہیں وہ یہ بتاتی ہیں کہ ہم کس قسم کے اسم سے اس کو ملا سکتے ہیں۔ مثلاً "رنگین" کے دو معنی دکھائے گئے ہیں۔ ایک "مادی چیز" کے لئے اور دوسرے "غیر مادی" اور جمالیاتی aesthetic sense میں۔ جیسے "رنگین گیند" اور دوسرے "رنگین مزاج" وغیرہ۔ یہ دونوں معنی دوسرے الفاظ جو جملے میں موجود ہوں اس سے معلوم ہوں گے۔ الفاظ کو ملانے کے بعد جو معنی پورے جملے

کے حاصل ہونا ہیں وہ پروجیکشن قاعدوں کی مدد سے حاصل ہوں گے۔
صوتی قاعدے:۔ ایک لفظ میں جتنی آوازیں ہوتی ہیں وہ سب گہرائی کی ساخت میں ظاہر کی جاتی ہیں۔ سطحی ساخت کے لئے مختلف قاعدے نافذ کئے جاتے ہیں۔ مثلاً اردو میں "گ" آواز گہرائی کی ساخت میں ذیل کی خصوصیات رکھتی ہے:۔

/گ/
\+ مصمتی
\- مصوتی
\- انفی
\+ مسموع
\+ بندشیہ

یہ خصوصیات گہرائی کی ساخت میں ظاہر کی جائیں گی۔ لیکن سطحی ساخت کے لئے بعض وقت صوتی قاعدے کی نفاذ کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً ایک غیر مسموع صوت کے ساتھ یہ آواز /گ/ بھی غیر مسموع ہو جائے گی۔ مثلاً "جاگ کر" جاک کر" تلفظ کیا جائے گا۔ اس کے لئے ذیل کے مطابق قاعدہ بنایا جائے گا۔

مسموع + غیر مسموع بندشیہ ← غیر مسموع + غیر مسموع بندشیہ
اس طرح کے سارے قاعدے جو کسی زبان میں استعمال ہوتے ہیں وہ سب صوتی قواعدی حصے میں شامل کر لئے جائیں گے۔ اس طرح ۱۹۶۵ء کی قواعد کے مطابق ایک طرف جملے کی بولنے والی صورت صوتی قاعدوں کی مدد سے حاصل ہوگی اور دوسری طرف جملے کی سمجھنے والی صورت معنوی قاعدوں کی مدد سے حاصل ہوگی۔

اصطلاحات

اردو	انگریزی
آزاد تغیر	Free variation
آزاد روپ	Free form
اشتقاق	Derivation
الفریکیٹ	Africate
جُڑوارہ۔ تقسیم	Distribution
بل	stress
بندشیہ	stop
تالوئی	Palatal
تجزیاتی لسانیات	Descriptive / Analytical Linguistics
تج صوتیات	Phonemics
تصریف	Inflection
تصوّر	Concept
تکملی جُڑوارہ	Complementary Distribution
ڈھانچہ	Structure
ذیلی مارفیم	Allomorph
سُر لہر	Intonation
صرف	Morphology

Fricative	صفیری
Syllable	صوت رکن
Voiceless	غیر مسموع
Un-aspirated	غیر ہکاری
Nasalisation	غنائیت
Segment	قطعہ
Segmental	قطعاتی
Root	مادّہ
Morpheme	مارفیم
Consonant	مصمتہ
Consonantal cluste	مصمتی خوشہ
Vowel	مصوّتہ
Voiced	مسموع
Syntax	نحو
Aspirated	ہکاری
Aspiration	ہکاریت
Allophone	ہم صوت

ہماری مطبوعات

جدید سیاسی فکر	سید انوار الحق حقی / ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی	14/25
جدید ہندوستان کے معمار	آئی، سی، ایچ، آر / ڈاکٹر قیام الدین احمد	14/-
جغرافیہ کی ماہیت اور اس کا مقصد	ایس۔ ڈبلیو وولرج / انیس احمد صدیقی	19/-
جدید ہندوستان کے سماجی و سیاسی افکار	ڈاکٹر محمد ہاشم قدوائی	47/-
اورنگ زیب کے عہد میں مغل امراء	محمد اطہر علی / امین الدین	28/-
بادشاہ	میکاولی / ڈاکٹر محمود حسین	14/-
برطانیہ کا دستور اور نظام حکومت	محمد محمود فیض آبادی	36/-
تاریخ آصفی	مرزا ابو طالب / ڈاکٹر ثروت علی	10/-
تاریخ اور سماجیات	عائشہ بیگم	10/50
اسلامی تہذیب و تمدن	عماد الحسن آزاد فاروقی	14/-
اسلامی سماج	ریوبن لیوی / ڈاکٹر مشیر الحق	60/-
اکبر سے اورنگ زیب تک	ڈبلو ایچ مورلینڈ / جمال محمد صدیقی	21/50
البیرونی کے جغرافیائی نظریات	ڈاکٹر حسن عسکری کاظمی	11/-
تاریخ فلسفہ سیاسیات	پروفیسر محمد مجیب	18/-
تاریخ ہندی فلسفہ	ایس۔ این داس گپتا	12/50
تحریک آزادی ہند	ظہور محمد خاں	2/25
تحریک خلافت	قاضی محمد عدیل عباسی	65/-
قدیم ہندوستان میں شودر	ڈاکٹر رام سرن شرما / جمال الدین محمد صدیقی	14/50
مہاتما گاندھی	بی۔ آر۔ نندا / علی جواد زیدی	60/-
مغلیہ سلطنت کا عروج و زوال	ڈاکٹر ریاض احمد خاں شیروانی	37/-
مغل دربار کی گروہ بندیاں اور ان کی سیاست	ڈاکٹر ستیش چندر /	22/-
(دوسری طباعت)	ڈاکٹر قاسم صدیقی	